عمران سیریز
بزنس کرائم
مظہر کلیم

ناشران ------ اشرف قریشی

-------- یوسف قریشی

تزئین ------ محمد بلال قریشی

طابع ------ پرنٹ یارڈ پرنٹرز لاہور

قیمت ------ -/70 روپے

چند باتیں

محترم قارئین۔ سلام مسنون۔ نیا ناول "بزنس کرائم" آپ کے ہاتھوں میں ہے۔ جرائم کی دنیا اب اس قدر وسعت اختیار کر گئی ہے کہ اس بارے میں سوچتے ہوئے بھی حیرت ہوتی ہے۔ جہاں انسان مادی وسائل میں ترقی کرتا جا رہا ہے ویسے ویسے ان وسائل کی لوٹ مار کے جرائم بھی تیزی سے بڑھتے چلے جا رہے ہیں۔ میری ہمیشہ یہی کوشش رہی ہے کہ جاسوسی ادب میں نئی سے نئی جہتیں سامنے لائی جائیں تاکہ موجودہ دور میں ان جرائم اور ان کے پس منظر تک قارئین پہنچ سکیں جن کے بارے میں عام طور پر سوچا بھی نہیں جا سکتا۔ یہی وجہ ہے کہ میرے قارئین اتنے طویل عرصے سے میری کتب نہ صرف پڑھتے چلے آ رہے ہیں بلکہ انہیں پسند بھی کرتے ہیں ورنہ یکسانیت کا احساس یقیناً قارئین کے ذوق پر گراں گزرتا۔ یہ ناول بھی جرائم کی ایک ایسی جہت کو سامنے لے آیا ہے جس کے بارے میں شاید قارئین نے کبھی سوچا بھی نہ ہو گا کہ ایسا جرم اور وہ بھی بین الاقوامی سطح پر ہو سکتا ہے۔ مجھے یقین ہے کہ یہ ناول بھی قارئین کی فکر کے لئے نئی راہیں کھول دے گا اور قارئین میرے سابقہ ناولوں کی طرح اسے بھی پسند کریں گے۔ اپنی آراء سے مجھے ضرور مطلع کریں کیونکہ آپ کی آراء نہ صرف میری حوصلہ افزائی کا باعث بنتی ہیں بلکہ

میرے لئے رہنمائی کا فریضہ بھی انجام دیتی ہیں کیونکہ میری ہمیشہ یہی کوشش ہوتی ہے کہ میں جو کچھ بھی لکھوں اپنے قارئین کی پسند کو سامنے رکھ کر لکھوں۔ لیکن یہ دلچسپ ناول پڑھنے سے پہلے اپنے چند خطوط اور ان کے جواب بھی ملاحظہ کر لیں کیونکہ یہ بھی دلچسپی کے لحاظ سے کسی طرح کم نہیں ہیں۔

شہر کا نام لکھے بغیر محترمہ علیشہ لکھتی ہیں۔ "آپ کی کہانیاں ہم پڑھتے ہیں کیونکہ انہیں پڑھنا ہماری مجبوری ہے اس کے بغیر ہم رہ نہیں سکتے۔ مجھے چند باتیں بے حد پسند ہیں۔ قارئین کے خطوط بے حد دلچسپ ہوتے ہیں لیکن آپ ان خطوط کے جواب سنجیدگی سے نہیں دیتے۔ ٹال مٹول سے کام لیتے ہیں۔ میں نے آپ کی کہانیوں کے کرداروں کا پوسٹ مارٹم کیا ہے۔ امید ہے آپ کو یہ رپورٹ پسند آئے گی"۔

محترمہ علیشہ صاحبہ خط لکھنے اور ناول پڑھنے کا بے حد شکریہ۔ آپ نے قارئین کے خطوط کو دلچسپ بھی کہا ہے اور ساتھ ہی یہ شکوہ بھی کر دیا ہے کہ میں ان کے جواب سنجیدگی سے نہیں دیتا۔ اب آپ خود ہی فیصلہ کیجئے کہ قارئین تو مجھے دلچسپ خطوط لکھیں اور جواب میں انہیں سنجیدگی کا تحفہ دوں۔ اس لئے دلچسپ خطوط کا جواب بھی دلچسپ ہونا چاہئے۔ جہاں تک آپ کی پوسٹ مارٹم رپورٹ کا تعلق ہے تو آپ نے اسے پوسٹ مارٹم رپورٹ لکھ کر خود ہی اس کی پسندیدگی پر قدغن لگا دی ہے کیونکہ پوسٹ مارٹم مردہ افراد کا ہوتا ہے اور ایسی رپورٹ بھلا کیسے پسند آسکتی ہے۔ امید ہے آپ آئندہ بھی خط لکھتی رہیں گی۔

لالیاں ضلع جھنگ سے محترمہ درشہوار لکھتی ہیں۔ "آپ کے ناولوں کی تعریف عام الفاظ میں نہیں کی جا سکتی اور ایسے سپیشل الفاظ ابھی بنے ہی نہیں۔ اس لئے تعریف سے معذرت۔ البتہ آپ کے ناول پڑھ کر مجھے اپنے ملک سے محبت پہلے سے کہیں زیادہ بڑھ گئی ہے۔ آپ سے ایک بات پوچھنی ہے کہ آپ کے سپیشل ناولوں میں جو شخصیات ہوتی ہیں وہ بلیک زیرو کو نہیں دیکھ سکتیں کہ اس طرح عمران کا یہ سیٹ اپ ظاہر بھی تو ہو سکتا ہے۔ امید ہے آپ ضرور جواب دیں گے"۔

محترمہ درشہوار صاحبہ۔ خط لکھنے اور خوبصورت انداز میں ناولوں کی تعریف کرنے کا بے حد شکریہ۔ حب الوطنی تو بہت اعلیٰ صفت ہے۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ آپ کو اپنے ملک کی کسی نہ کسی انداز میں خدمت کرنے کا موقع دے۔ جہاں تک آپ کے سوال کا تعلق ہے تو بے چاری شخصیات سیکرٹ ایجنٹوں کے مخصوص داؤ پیچ تک پہنچ ہی نہیں سکتیں۔ اس لئے بلیک زیرو کو دیکھ لینے کے باوجود اس سیٹ اپ کو سمجھ ہی نہ سکیں گی اور پھر انہیں اس کے سمجھنے کی ضرورت بھی تو نہیں ہوتی۔ اس لئے عمران کا یہ سیٹ اپ قائم دائم ہے۔ امید ہے آپ آئندہ بھی خط لکھتی رہیں گی۔

ڈیرہ اسماعیل خان سے محمد اقبال شفیع لکھتے ہیں۔ "آپ کے معیاری اور بہترین ناولوں کا مستقل قاری تو نہیں البتہ شوقین ضرور

ہوں۔ آپ کی تحریر کا معیار اس قدر بلند ہے کہ اس سلسلے میں کوشش کے باوجود کوئی غلطی نہیں نکال سکتا۔ البتہ آپ سے ایک بات پوچھنی ہے کہ عمران اور اس کے ساتھی دشمنوں پر اپنی مہارت، تجربہ اور ٹریننگ کی وجہ سے حاوی رہتے ہیں لیکن کیا ایکریمیا، روسیاہ، اسرائیل اور کافرستان اپنے ایجنٹوں کی ٹریننگ اس انداز میں نہیں کر سکتے کہ وہ بھی عمران اور اس کے ساتھیوں پر حاوی ہو سکیں۔ امید ہے آپ ضرور جواب دیں گے"۔

محترم محمد اقبال شفیع صاحب۔ خط لکھنے اور تحریر پسند کرنے کا بے حد شکریہ۔ آپ نے واقعی بے حد دلچسپ سوال کیا ہے۔ ہر ملک اپنے ایجنٹوں کو بھرپور انداز میں ٹریننگ دلواتا ہے۔ تاکہ ان کے ملک کے ایجنٹ دوسروں پر حاوی رہ سکیں۔ لیکن ٹریننگ، تجربہ اور مہارت ہی سب کچھ نہیں ہوتی اصل کام خداداد ذہانت کا ہوتا ہے اور وہی فیصلہ کن قوت ہوتی ہے۔ امید ہے آپ بات سمجھ گئے ہوں گے اور آئندہ بھی خط لکھتے رہیں گے۔

صادق آباد سے عبدالقیوم فرحیا لکھتے ہیں۔ "آپ نے اپنی ذہانت اور قابلیت کو اپنے ناولوں میں منتقل کیا ہے اور اس سے خاصے افراد فائدہ بھی اٹھا رہے ہیں البتہ ایک بات آپ سے پوچھنی ہے کہ ناولوں میں علی عمران کا پورا نام بہت کم لکھا جاتا ہے۔ زیادہ تر صرف عمران ہی لکھا جاتا ہے۔ اس کی کیا وجہ ہے۔ امید ہے آپ ضرور جواب دیں گے"۔

محترم عبدالقیوم فرحیا صاحب۔ خط لکھنے کا بے حد شکریہ۔ آپ نے میری ذہانت اور قابلیت کے بارے میں جو کچھ لکھا ہے میں اس کے لئے آپ کا مشکور ہوں۔ لیکن لکھنے والے سے زیادہ ذہانت اور قابلیت پڑھنے والے کی شمار ہوتی ہے۔ کیونکہ موتی اس وقت تک قیمتی نہیں کہلاتا جب تک کہ اسے پرکھنے والا جوہری اسے قیمتی نہ کہہ دے۔ اس لئے اصل قابلیت اور ذہانت تو قارئین کی ہوتی ہے۔ آپ نے علی عمران کے نام کے بارے میں انتہائی دلچسپ بات پوچھی ہے۔ اصل میں پورا نام تو اس وقت لیا جاتا ہے جب باقاعدہ باتکلف گفتگو ہو رہی ہو۔ ورنہ روانی میں بار بار پورا نام لیا ہی نہیں جا سکتا۔ البتہ عمران جب بھی اپنا نام لیتا ہے تو پورا نام ہی لیتا ہے۔ امید ہے آپ آئندہ بھی خط لکھتے رہیں گے۔

سکردو بلتستان سے غلام حیدر آتش لکھتے ہیں۔ "میں آپ کے ناولوں کا شیدائی ہوں۔ میں نے آپ کے تمام ناولوں کو باقاعدہ جلد کرا کر رکھا ہوا ہے۔ میرا پسندیدہ کردار عمران ہے۔ اس لئے آپ کرنل فریدی کے مقابلے میں عمران کو ہر صورت میں برتر دکھایا کریں۔ آپ کے کسی قاری نے آپ کو اپنے خون سے خط لکھا تھا تو آپ نے جواب میں لکھا تھا کہ اگر قاری نے خون سے خط لکھنے کی بجائے کسی مریض کو خون دیا ہوتا تو آپ کو زیادہ خوشی ہوتی۔ میں آپ کی اس بات سے بے حد متاثر ہوا ہوں اور میں اب باقاعدہ ضرورت مندوں کو خون عطیہ کرتا رہتا ہوں تاکہ وہ صحت یاب ہو سکیں اور

یقین کیجئے ایسا کر کے مجھے جو دلی سکون ملتا ہے اس کا اظہار میں الفاظ میں نہیں کر سکتا"۔

محترم غلام حیدر آتش صاحب۔ خط لکھنے اور ناول پسند کرنے کا بے حد شکریہ۔ عمران ویسے تو کرنل فریدی کو اپنا پیرومرشد کہتا ہے لیکن اس کے باوجود آپ نے خود دیکھا ہوگا کہ وہ اپنے مقصد کے حصول کے لئے اس کا کبھی لحاظ نہیں کرتا۔ اس طرح تو آپ کی بجائے فریدی پسندوں کو شکایت ہونی چاہئے تھی۔ جہاں تک آپ کے ضرورت مند مریضوں کو خون عطیہ کرنے کی بات ہے تو یہ واقعی اللہ تعالٰی کے نزدیک انتہائی پسندیدہ کارِ خیر ہے اور مجھے بھی آپ کی یہ بات پڑھ کر بے حد مسرت ہوئی ہے۔ اللہ تعالٰی آپ کو اور دوسرے قارئین کو بھی اس کارِ خیر کی مزید توفیق دے۔ واقعی اس سے سکون کی ایسی دولت انسان کو ملتی ہے جس کا کوئی بدل نہیں ہے۔ امید ہے آپ آئندہ بھی خط لکھتے رہیں گے۔

اب اجازت دیجئے

والسلام

مظہر کلیم ایم اے

عمران نے کار ٹریفک سگنل کی وجہ سے چوک پر روکی ہی تھی کہ سائیڈ پر موجود فٹ پاتھ پر کھڑا ایک ادھیڑ عمر آدمی فٹ پاتھ سے اتر کر تیزی سے کار کی طرف بڑھا۔

"جناب کیا آپ مجھے روشن ہسپتال پہنچا دیں گے۔ وہاں میرا بیٹا داخل ہے اور میرے پاس وہاں جانے کے لئے ٹیکسی کا کرایہ نہیں ہے اور بسوں کی آج ہڑتال ہے"...... ادھیڑ عمر نے جلدی جلدی کہا تو عمران نے ہاتھ بڑھا کر کار کا دروازہ کھول دیا اور وہ آدمی جلدی سے سائیڈ سیٹ پر بیٹھ گیا۔ اسی لمحے سگنل اوپن ہو گیا تو عمران نے کار آگے بڑھا دی۔

"آپ کی مہربانی جناب ورنہ میں نے پہلے بھی کئی لوگوں سے کہا تھا لیکن کسی نے لفٹ نہیں کرائی"...... اس آدمی نے انتہائی تشکرانہ لہجے میں کہا۔

"آپ کا کیا نام ہے اور آپ کے بیٹے کو کیا ہوا ہے"....... عمران نے چوک سے کار موڑتے ہوئے کہا۔ وہ جا تو ایک ہوٹل میں رہا تھا لیکن اب اس نے کار کا رخ چوک سے اس سڑک کی طرف موڑ دیا تھا جو روشن ہسپتال کو جاتی تھی۔ یہ آنکھوں کا پرائیویٹ ہسپتال تھا اور خاصا مہنگا تھا اس لئے عمران کو حیرت ہو رہی تھی کہ اس آدمی کا بیٹا روشن ہسپتال میں داخل ہے لیکن اس کے پاس ٹیکسی کے پیسے نہیں ہیں۔

"میرا نام عبدالغنی ہے جناب۔ میری داراب محلے میں کریانے کی چھوٹی سی دکان ہے۔ میرا بیٹا محمد ہاشم یہاں کی ایک پرائیویٹ فرم میں کام کرتا ہے۔ اس فرم کے مالک بے حد اچھے اور نیک انسان ہیں۔ انہوں نے ہاشم کو اس بڑے اور مہنگے ہسپتال میں داخل کرایا ہے اور وہی اس کا علاج کرا رہے ہیں"....... اس آدمی نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"آپ کے بیٹے کی آنکھوں کو کیا ہوا ہے جو اسے روشن ہسپتال میں داخل کرایا گیا ہے"....... عمران نے پوچھا۔

"بس کیا ہونا ہے جناب۔ قسمت کی باتیں ہیں۔ شاید سارے دکھ ہم غریبوں کی قسمت میں ہی لکھ دیئے جاتے ہیں۔ میرا بیٹا اکاؤنٹنٹ ہے۔ اس نے اکاؤنٹسی کی باقاعدہ تعلیم حاصل کی ہوئی ہے اور وہ بے حد محنتی لڑکا ہے۔ وہ فرم میں بیٹھا کام کر رہا تھا کہ اچانک اس کی آنکھوں کی بینائی ختم ہو گئی۔ اسے ڈاکٹر کے پاس لے جایا گیا

لیکن ڈاکٹر نے کہا کہ اس کے ذہن اور آنکھوں کا رابطہ بلاک ہو گیا ہے اس لئے اس کا بڑا اور طویل آپریشن ہو گا اور یہ آپریشن روشن ہسپتال میں ہو سکتا ہے اس لئے ہاشم کی فرم کے مالک نے اسے یہاں داخل کرا دیا۔ ابھی اس کے آپریشن سے پہلے ٹیسٹ ہو رہے ہیں۔ اس کے بعد آپریشن ہو گا"....... عبدالغنی نے دکھ بھرے لہجے میں تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ اچھلے بھلے آدمی کی اچانک بینائی چلی جائے۔ کیا پہلے بھی اس کی آنکھوں میں تکلیف تھی"....... عمران نے پوچھا۔

"نہیں جناب۔ اس کی بینائی تو تیز تھی۔ وہ تو عینک بھی نہیں لگاتا تھا۔ بس اچانک ہی یہ سب کچھ ہو گیا"....... عبدالغنی نے کہا تو عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ پھر تقریباً آدھے گھنٹے کی مسلسل ڈرائیونگ کے بعد وہ روشن ہسپتال پہنچ گئے۔ یہ ایک جدید ہسپتال تھا جو خاصے وسیع رقبے پر پھیلا ہوا تھا۔ عمران نے کار ایک سائیڈ پر موجود پارکنگ میں روک دی۔

"آپ کا بہت شکریہ جناب۔ آپ نے میری وجہ سے اپنا قیمتی وقت ضائع کیا"....... عبدالغنی نے کار کا دروازہ کھول کر نیچے اترتے ہوئے کہا۔

"ایسی کوئی بات نہیں۔ آپ کا مسئلہ ضروری تھا۔ بہرحال اب میں آ گیا ہوں تو میں آپ کے بیٹے سے بھی ملنا چاہتا ہوں"۔ عمران

نے بھی کار سے نیچے اترتے ہوئے کہا۔

"آپ واقعی ہمدرد دل رکھنے والے انسان ہیں۔ آیئے"۔ عبدالغنی نے کہا اور پھر وہ عمران کو ساتھ لے کر آگے چل دیا اور تھوڑی دیر بعد عمران ایک کمرے میں داخل ہوا جہاں بیڈ پر ایک صحت مند نوجوان لیٹا ہوا تھا۔ اس کی آنکھوں پر پٹی بندھی ہوئی تھی اور اس کی عمر چوبیس پچیس سال تھی۔

"بیٹے ہاشم میں آگیا ہوں۔ کیا حال ہے تمہارا"...... عبدالغنی نے آگے بڑھ کر نوجوان کے ہاتھ پر اپنا ہاتھ رکھتے ہوئے کہا۔

"ابا کیا بتاؤں۔ اب میں ہمیشہ کے لئے ایسا ہی رہوں گا۔ ابا۔ اب میرا علاج نہیں ہو سکتا۔ اب تم مجھے گھر لے جاؤ۔ یہی میری قسمت ہے"...... نوجوان نے رو دینے والے لہجے میں کہا۔ اس کی آواز میں ایسا درد تھا کہ عمران بے اختیار تڑپ اٹھا۔

"کیا۔ کیا کہہ رہے ہو۔ علاج کیوں نہیں ہو سکتا۔ کیا ہوا ہے"...... عبدالغنی نے تڑپ کر کہا۔

"ابا۔ ٹیسٹ کرنے کے بعد ڈاکٹروں نے کہا ہے کہ آپریشن نہیں ہو سکتا۔ اس کا علاج خاص قسم کے انجکشن ہیں لیکن یہ انجکشن بے حد مہنگے ہیں۔ ایک انجکشن دس ہزار روپے کا ہے اور ساٹھ انجکشن کا کورس ہے اور اتنے انجکشن لازماً اور متواتر لگانے ہوں گے۔ اگر ہم نے ایک بھی ناغہ کر دیا تو سابقہ انجکشنز کا اثر ختم ہو جائے گا اور کورس نئے سرے سے شروع کرنا ہو گا۔ اس کا مطلب ہے کہ چھ لاکھ

کا کورس پہلے ہی خریدا جائے اس کے بعد ہسپتال کے اخراجات ہیں۔ یہ سب ملا کر تقریباً دس لاکھ روپے بن جاتے ہیں اور فرم کے مالک نے معذرت کر لی ہے کہ وہ اتنی بھاری رقم خرچ نہیں کر سکتا۔ اس پر ڈاکٹروں نے مجھے کہا ہے کہ یا تو میں دس لاکھ روپے کا فوری بندوبست کروں یا پھر واپس گھر چلا جاؤں اس لئے اب میں اور کیا کہہ سکتا ہوں۔ ہم غریب لوگ کہاں سے اتنی بڑی رقم کا بندوبست کر سکتے ہیں۔ اس لئے اب یہ اندھیرا تو میری قسمت میں لکھ دیا گیا ہے۔ مجھے گھر لے چلو"...... ہاشم نے اٹھ کر بیٹھتے ہوئے کہا۔

"دس لاکھ روپے۔ اوہ۔ اوہ۔ اتنی بڑی رقم کہاں سے آئے گی۔ اتنی بھاری رقم تو کوئی ادھار بھی نہیں دے گا اور دے بھی تو ہم اسے واپس کیسے کریں گے۔ اوہ میرے اللہ۔ اب میں کہاں جاؤں میرا جوان بیٹا اب کیا کرے گا"...... عبدالغنی نے باقاعدہ روتے ہوئے کہا۔

"تم سے کس ڈاکٹر نے یہ بات کی ہے"...... عمران نے آگے بڑھ کر ہاشم سے مخاطب ہو کر کہا۔

"آپ۔ آپ کون ہیں"...... ہاشم نے چونک کر اور حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"بیٹا یہ ہمدرد دل رکھنے والے ایک نیک آدمی ہیں۔ آج بسوں کی ہڑتال تھی اور میرے پاس یہاں تک آنے کے لئے ٹیکسی کا کرایہ بھی نہیں تھا۔ میں نے ان سے درخواست کی تو یہ مجھے یہاں لے آئے اور

تمہیں دیکھنے بھی آئے ہیں"...... عبدالغنی نے کہا۔

"آپ کا شکریہ جناب۔ لیکن آپ ڈاکٹر صاحب کا نام کیوں پوچھ رہے ہیں۔ میں غلط بیانی نہیں کر رہا۔ ویسے آپ کے آنے سے دو گھنٹے پہلے سب سے بڑے ڈاکٹر رفیع صاحب نے خود مجھے یہ بات بتائی ہے"...... ہاشم نے کہا۔

"میں یہ نہیں کہہ رہا کہ تم غلط بیانی کر رہے ہو۔ میں تو اس ڈاکٹر سے خود ملنا چاہتا ہوں کیونکہ اس قدر مہنگا کورس تو شاید کوئی بھی افورڈ نہیں کر سکتا جتنا ڈاکٹر صاحب بتا رہے ہیں۔ کیا نام بتایا ہے تم نے ڈاکٹر رفیع"...... عمران نے کہا۔

"جی ہاں"...... ہاشم نے جواب دیا۔

"آپ یہاں رکیں۔ میرے آنے تک آپ نے کہیں نہیں جانا۔ میں ڈاکٹر صاحب سے مل کر ابھی آ رہا ہوں۔ اللہ تعالیٰ اپنی رحمت کرے گا"...... عمران نے کہا اور تیزی سے مڑ کر کمرے سے باہر نکل گیا۔ تھوڑی دیر بعد وہ ڈاکٹر رفیع کے کمرے میں موجود تھا۔ چند اور ڈاکٹر بھی وہاں موجود تھے جو اپنے مریضوں کے سلسلے میں ڈاکٹر رفیع سے ملنے آئے تھے جن سے فارغ ہو کر ڈاکٹر عمران کی طرف متوجہ ہو گیا۔

"جی آپ فرمائیے"...... ڈاکٹر رفیع نے کہا۔

"میں ایک مریض ہاشم کے سلسلے میں آیا ہوں جسے آپ نے علاج کے لئے دس لاکھ روپے کے اخراجات بتائے ہیں"...... عمران نے

کہا۔

"اوہ اچھا۔ یقیناً جناب میں نے چھ لاکھ روپے انجکشنز کے کورس کے بتائے ہیں۔ جبکہ چار لاکھ روپے ہسپتال کے اخراجات اور دیگر متعلقات پر خرچ ہوں گے"...... ڈاکٹر رفیع نے جواب دیا۔

"اس قدر مہنگا کورس کس کمپنی کا ہے اور کون اسے استعمال کرتا ہوگا"...... عمران نے کہا۔

"یہ ایک ایکریمین کمپنی ہے جناب اور یہ انجکشن ان کی جدید ترین ریسرچ کا نتیجہ ہے اور اس ریسرچ کے نتیجے میں ہی بلاکنگ کا علاج ممکن ہوا ہے ورنہ اس سے پہلے تو اس طرح کی بلاکنگ کا کوئی علاج ہی نہیں تھا"...... ڈاکٹر رفیع نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"لیکن اس قدر مہنگے علاج کا کیا فائدہ کہ کوئی اس سے مستفید ہی نہ ہو سکے"...... عمران نے کہا۔

"جناب بینائی سے بڑھ کر کوئی دولت اس دنیا میں نہیں ہے اس لئے جو لوگ طبقہ امراء میں شامل ہیں وہ تو آسانی سے علاج کرا لیتے ہیں لیکن جن کا تعلق متوسط طبقے سے ہو وہ جائیداد اور بزنس وغیرہ فروخت کر کے علاج کراتے ہیں اور جو بہت غریب ہیں وہ بس ٹھنڈی سانس لے کر رہ جاتے ہیں لیکن اب کیا کیا جائے یہ واقعی اس قدر مہنگا علاج ہے کہ کوئی دوسرا اس کی امداد بھی نہیں کر سکتا"...... ڈاکٹر رفیع نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"آپ نے اب تک کتنے مریضوں پر یہ علاج آزمایا ہے"۔ عمران

نے کہا۔

"جناب۔ میں نے پہلے بتایا ہے کہ یہ جدید ترین ریسرچ ہے اور اسے یہاں متعارف ہوئے ابھی صرف ایک ماہ ہوا ہے اور اب تک اس مرض کے پچیس مریض یہاں روشن ہسپتال میں داخل ہو چکے ہیں جن میں سے دس علاج نہ کرا سکنے کی وجہ سے واپس چلے گئے ہیں جبکہ پندرہ زیر علاج ہیں اور پھر اس سے پہلے یہ مہلک بیماری یہاں اس قدر زیادہ نہیں دیکھی گئی لیکن اب تو لگتا ہے کہ گزشتہ ایک ماہ سے یہ بیماری پھیلتی چلی جارہی ہے"...... ڈاکٹر رفیع نے کہا۔

"کیا اس بیماری کا اور کوئی علاج نہیں ہے۔ کوئی اور انجکشن یا آپریشن وغیرہ"...... عمران نے پوچھا۔

"جی نہیں۔ ڈاکٹر رفیع نے مختصر جواب دیتے ہوئے کہا تو عمران نے جیب سے چیک بک نکالی اور ایک چیک پر اس نے دس لاکھ لکھ کر دستخط کئے اور اسے چیک بک سے علیحدہ کر کے اس نے اسے ڈاکٹر کے سامنے رکھ دیا۔

"یہ کیا ہے جناب"...... ڈاکٹر نے چیک اٹھا کر حیرت بھری نظروں سے دیکھتے ہوئے کہا۔

"ہاشم کا علاج شروع کر دیں۔ یہ انجکشن کے کورس اور ہسپتال کے دیگر تمام اخراجات ہیں"...... عمران نے کہا۔

"اوہ اچھا۔ ٹھیک ہے جناب"...... ڈاکٹر رفیع نے کہا اور جھک کر گھنٹی بجادی۔ دوسرے لمحے ایک نوجوان اندر داخل ہوا۔

"رضا یہ چیک لے جاؤ اور اس کی رسید بنا کر لے آؤ۔ یہ کمرہ نمبر اٹھارہ میں داخل نوجوان ہاشم ولد عبدالغنی کے لئے ہے اور ایک کورس ٹی ایس انجکشنز کا منگوا لو"...... ڈاکٹر رفیع نے کہا۔

"یس سر"...... نوجوان نے کہا اور چیک لے کر واپس چلا گیا۔

"آپ رسید لے کر جائیں۔ میں وارڈ کا ایک راؤنڈ لگا لوں"۔ ڈاکٹر رفیع نے کہا اور اٹھ کر تیز تیز قدم اٹھاتا باہر چلا گیا۔ چند لمحوں بعد دروازہ کھلا اور وہی نوجوان جس کا نام رضا تھا اور جو چیک لے کر گیا تھا واپس اندر داخل ہوا اور اس نے رسید عمران کے حوالے کر دی۔

"یہ کس کمپنی کا کورس ہے اور کہاں سے ملتا ہے"...... عمران نے اٹھ کر رضا کے ساتھ ہی باہر آتے ہوئے کہا۔

"ٹی ایس ایکریمین کمپنی کا کورس ہے جناب۔ بہت ہی مہنگا کورس ہے۔ نجانے لوگ کس طرح اس قدر مہنگا علاج کراتے ہیں میں تو سوچ کر ہی پاگل ہو جاتا ہوں"...... رضا نے مڑ کر کہا۔

"کیا اس انجکشن کی کوئی خالی ڈبیہ مل سکتی ہے"...... عمران نے کہا۔

"آپ نے کیا کرنا ہے اسے"...... رضا نے چونک کر کہا۔

"میں کوشش کرنا چاہتا ہوں کہ حکومت اس کی قیمت میں کمی کرا دے"...... عمران نے کہا تو رضا اس طرح ہنس پڑا جیسے عمران نے بچگانہ بات کی ہو۔

"حکومت کے ارباب اختیار کی وجہ سے تو یہ اس قدر مہنگی ہوئی ہے جناب۔ اس کمپنی کا یہ انجکشن کافرستان میں صرف ایک ہزار کا ہے۔ یہاں دس ہزار کا ہے۔ کیوں۔ اس لئے کہ یہاں وزارت کے بڑے افسر صاحب نے لاکھوں روپے رشوت لے کر اس کی اتنی قیمت رکھنے کی اجازت دے دی ہے۔ بہرحال یہ لیں خالی ڈبیہ"...... رضا نے کہا اور ساتھ ہی جھک کر اس نے ایک چھوٹی سی ڈبیہ اٹھائی اور اسے عمران کی طرف بڑھا دیا۔

"شکریہ"...... عمران نے ایک نظر ڈبیہ کو دیکھا اور پھر اسے جیب میں رکھ لیا اور واپس اس کمرے کی طرف بڑھ گیا جہاں عبدالغنی اور اس کا بیٹا موجود تھے۔ عبدالغنی بیڈ کے ساتھ کرسی پر سر جھکائے انتہائی مغموم حالت میں بیٹھا ہوا تھا جبکہ ہاشم جس کی آنکھوں پر پٹیاں بندھی ہوئی تھیں۔ اس کا چہرہ بھی بری طرح لٹکا ہوا تھا۔ عمران کے کمرے میں داخل ہونے پر عبدالغنی نے سر اٹھا کر اسے دیکھا اور اٹھ کھڑا ہوا۔

"یہ لیں رسید دس لاکھ کی۔ ہاشم کے علاج کے تمام اخراجات ادا ہو گئے ہیں۔ اب آپ کو مزید کچھ نہیں خرچ کرنا۔ اب ہاشم کا علاج ہو گا اور انشاء اللہ یہ صحت مند ہو جائے گا"...... عمران نے رسید عبدالغنی کے ہاتھ میں دیتے ہوئے کہا تو عبدالغنی کا منہ کھلے کا کھلا رہ گیا۔ وہ اس طرح عمران کو دیکھ رہا تھا جیسے عمران کوئی مافوق الفطرت چیز ہو۔

"کیا۔ کیا واقعی میرا علاج ہو گا"...... ہاشم نے ایک جھٹکے سے اٹھ کر بیٹھتے ہوئے کہا۔

"ہاں۔ واقعی تمہارا علاج ہو گا اور یہ رقم میں نے جمع نہیں کرائی بلکہ ایک ٹرسٹ کی طرف سے جمع کرائی گئی ہے"...... عمران نے عبدالغنی کے شانے پر تھپکی دیتے ہوئے کہا۔

"کیا۔ کیا واقعی دس لاکھ روپے ادا کر دیئے گئے ہیں۔ اوہ۔ اس قدر بھاری رقم۔ اوہ۔ کیا اس زمانے میں بھی ایسے لوگ موجود ہیں۔ کیا واقعی"...... عبدالغنی نے رک رک کر اور ایسے لہجے میں کہا جیسے اسے ابھی تک اس بات پر یقین نہ آ رہا ہو۔

"یہ لیں۔ یہ تھوڑی سی رقم رکھ لیں اخراجات کے سلسلے میں اور انشاء اللہ میں بھی آتا رہوں گا۔ اب مجھے اجازت دیں"...... عمران نے کوٹ کی اندرونی جیب سے بڑے نوٹوں کی ایک گڈی نکال کر عبدالغنی کے ہاتھ پر رکھی اور خود کمرے سے باہر نکل گیا۔ تھوڑی دیر بعد اس کی کار تیزی سے دانش منزل کی طرف بڑھی چلی جا رہی تھی۔ اس کے ذہن میں یہ سوچ کر ہی بگولے سے اٹھ رہے تھے کہ اگر اس انجکشن کی قیمت ہمسایہ ملک کافرستان میں ایک ہزار روپے ہے تو یہاں کیوں دس ہزار روپے ہے۔ گو وجہ اسے رضا نے بتائی تھی لیکن اسے اس پر یقین نہ آ رہا تھا کیونکہ اتنا زیادہ فرق ممکن ہی نہ تھا اور وہ اب اسے چیک کرنا چاہتا تھا۔

آفس کے انداز میں سجائے گئے کمرے میں ایک انتہائی قیمتی آفس ٹیبل کے پیچھے ایک لمبے قد اور بھاری جسم کا مالک غیر ملکی بیٹھا ہوا تھا کہ میز پر موجود فون کی گھنٹی بج اٹھی تو غیر ملکی نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

" یس "...... غیر ملکی نے کہا۔

" جیکسن بول رہا ہوں سر "...... دوسری طرف سے ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

" یس۔ کیا رپورٹ ہے "...... غیر ملکی نے پوچھا۔

" ہمارا مشن خاصا کامیاب جا رہا ہے سر۔ آج بھی بیس مریض سی بی کے ہسپتالوں میں پہنچ گئے ہیں جن میں سے گیارہ مریضوں نے کورس خریدا جبکہ نو ایسے ہیں جو کورس نہیں خرید سکے "...... دوسری

طرف سے جیکسن نے جواب دیا۔

" یہ تناسب تو اچھا نہیں ہے ــــــ اسے بڑھنا چاہیئے "...... غیر ملکی نے کہا۔

" سر۔ اس ملک میں غربت بہت زیادہ ہے اور ہمارے پاس کوئی ایسا طریقہ نہیں ہے کہ یہ بیماری صرف امراء کو ہی متاثر کرے اس لئے مجبوری ہے "...... جیکسن نے کہا۔

" میرا خیال ہے کہ اگر سی بی ریز کو پوش علاقوں میں پھیلا دیا جائے تو خاصے بہتر نتائج نکل سکتے ہیں "...... غیر ملکی نے کہا۔

" ہم اس ٹارگٹ پر بھی کام کر رہے ہیں۔ لیکن پوش علاقوں میں سبزہ زیادہ ہے اور کوٹھیاں بھی بڑی بڑی اور دور دور ہیں اس لئے ریز ضائع ہو جاتی ہے اور اکا دکا مریض بنتے ہیں جبکہ گنجان آباد علاقوں میں آکسیجن کی ویسے ہی کمی ہوتی ہے اس لئے وہاں ریز زیادہ اچھے انداز میں کام کرتی ہے لیکن مسئلہ یہ ہے کہ گنجان آباد علاقوں میں امراء کا تناسب بے حد کم ہوتا ہے "...... جیکسن نے کہا۔

" کیا ایسا نہیں ہو سکتا کہ ریز کو ہر کوٹھی میں علیحدہ علیحدہ فائر کیا جا سکے "...... غیر ملکی نے کہا۔

" نہیں جناب۔ ایسا کوئی سسٹم نہیں ہے۔ ان ریز کو کسی بھی علاقے میں فائر کرنے کے لئے ایک طویل پراسس استعمال کرنا پڑتا ہے اور وہ بھی کسی چار دیواری کے اندر رہ کر ورنہ تو اسے چیک بھی کیا جا سکتا ہے "...... جیکسن نے جواب دیا۔

"پھر یہ ٹارگٹ کیسے مکمل ہو گا۔ ہمیں پاکیشیا کے بڑے بڑے شہروں میں ایک سال کے اندر بیس لاکھ افراد کو سی بی کے کورس فروخت کرنے ہیں جبکہ ابھی دارالحکومت میں ہم اتنے عرصے میں دو ہزار سے اوپر نہیں جا سکے۔ ابھی دوسرے شہروں میں بھی کام کرنا ہے"...... غیر ملکی نے کہا۔

"جناب۔ اگر کورس کی قیمت قدرے کم دی جائے تو ٹارگٹ وقت پر پورا ہو سکتا ہے"...... جیکسن نے کہا۔

"قیمت کیسے کم کی جا سکتی ہے یہاں ہر طرف کرپشن کا سلسلہ موجود ہے۔ ہمیں نیچے سے اوپر تک مسلسل رشوت دینی پڑ رہی ہے پھر ڈاکٹر صاحبان کو بھی خصوصی مراعات دینی پڑتی ہیں ورنہ ڈاکٹر صاحبان کمپنی سے تعاون نہیں کرتے اس لئے یہاں قیمت کے کم کرنے کا تو سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ البتہ اب مجھے اس سلسلے میں کچھ اور سوچنا ہو گا۔ بہرحال تم لوگ اپنا کام جاری رکھو"...... غیر ملکی نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے کریڈل دبایا کر ہاتھ اٹھایا اور ٹون آنے پر اس نے تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"مائیک بول رہا ہوں"...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک اور مردانہ آواز سنائی دی۔

"آرنلڈ بول رہا ہوں"...... غیر ملکی نے کہا۔

"اوہ۔ یس سر۔ فرمایئے"...... دوسری طرف سے اس بار مؤدبانہ لہجے میں کہا گیا۔

"ڈاکٹر شائر سے بات کراؤ"...... غیر ملکی آرنلڈ نے کہا۔

"یس سر ہولڈ کریں"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ہیلو۔ ڈاکٹر شائر بول رہا ہوں"...... چند لمحوں بعد ایک بھاری سی آواز سنائی دی۔

"آرنلڈ بول رہا ہوں ڈاکٹر شائر پاکیشیا سے یہاں آپ کا فارمولا کامیاب نہیں جا رہا جس کی وجہ سے ہم بے حد پریشان ہیں"۔ آرنلڈ نے کہا۔

"کیا مطلب۔ یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ فارمولا کامیاب نہ ہو"۔ ڈاکٹر شائر نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"آپ نے سی بی ریز فائر کرنے کا جو فارمولا دیا ہے وہ انتہائی گنجان آباد علاقوں میں تو قدرے کارآمد ہے لیکن کھلے علاقوں میں اس کی کارکردگی بے حد کم ہے اور یہاں پاکیشیا میں چونکہ کرپشن بہت زیادہ ہے اس لئے ہمیں ڈرگ کی قیمت اس قدر رکھنی پڑتی ہے کہ غریب تو ایک طرف اچھے خاصے متوسط طبقے کے افراد بھی اسے خریدنے کی استطاعت نہیں رکھتے اور گنجان آباد علاقوں میں زیادہ تر غریب یا متوسط طبقے کی آبادی ہے۔ کیا ایسا نہیں ہو سکتا کہ آپ اس فارمولے میں کوئی ایسی تبدیلی کر دیں کہ یہ کھلے علاقوں میں بھی بہتر انداز میں کام کر سکے کیونکہ امیر طبقہ ایسے ہی کھلے علاقوں میں رہتا ہے اگر یہی صورت رہی تو پھر ہماری مارکیٹنگ فیل ہو جائے گی"۔ آرنلڈ نے کہا۔

"آپ قیمتوں میں کمی کر دیں تاکہ ڈرگ متوسط طبقہ بھی خرید سکے"...... ڈاکٹر شائر نے کہا۔

"بتایا تو ہے ڈاکٹر کہ یہاں ہر سطح پر کرپشن ہے۔ پھر ہم اصل کمپنی تو نہیں ہیں۔ ہم نے تو ایشیا کے لئے مارکیٹنگ کے حقوق خریدے ہوئے ہیں اور ایشیا کے دوسرے ملکوں میں بھی کرپشن ہے لیکن اتنی نہیں جتنی یہاں پاکیشیا میں ہے اس لئے ہمیں یہاں ڈرگ کی قیمتیں بھی سب سے زیادہ رکھنی پڑی ہیں اور اب اسے کم نہیں کیا جا سکتا کیونکہ صرف کرپشن ہی مسئلہ نہیں ہے۔ یہاں ڈاکٹروں کو بھی مراعات دینی پڑتی ہیں۔ ڈرگ سیلرز کو بھی بھاری کمیشن دینا پڑتا ہے۔ اس کے علاوہ اس علاج کے بارے میں بڑے بڑے سیمینار کرائے جا رہے ہیں جس میں اس بیماری اور اس کے علاج کے بارے میں پیپرز پڑھنے والوں کو بھاری معاوضے دیئے جاتے ہیں۔ مخصوص صحافیوں کو بھی بھاری معاوضے دے کر اس بیماری اور اس کے علاج کے بارے میں کالم لکھوائے جا رہے ہیں۔ اخبارات کے مالکان کو بھی بڑے بڑے اشتہارات دیئے جا رہے ہیں۔ اس طرح یہاں اس ڈرگ کی مارکیٹنگ پر بے پناہ سرمایہ خرچ ہو رہا ہے۔ اس لحاظ سے اس کی سیل بے حد کم جا رہی ہے کیونکہ غریب عوام تو ایک طرف اعلیٰ متوسط طبقہ بھی اس علاج پر سرمایہ لگانے سے قاصر ہے"...... آرنلڈ نے کہا۔

"تو پھر آپ مجھ سے کیا چاہتے ہیں"...... ڈاکٹر شائر نے کہا۔

"میں نے اس لئے فون کیا ہے کہ کیا کوئی ایسا طریقہ ہے کہ جس سے اس بیماری کو صرف امراء کے رہائشی علاقوں میں پھیلایا جا سکے تاکہ وہ لوگ ڈرگ خرید کر ہمارا ٹارگٹ پورا کر سکیں"...... آرنلڈ نے کہا۔

"آپ نے اب تک کیا طریقہ اپنایا ہے"...... ڈاکٹر شائر نے کہا۔

"وہی جو ہر ملک میں اپنایا جاتا ہے کہ گنجان آباد علاقوں میں اور پوش علاقوں میں سی بی گیس فائر کر دی جاتی ہے اور جن لوگوں کی آنکھوں میں پہلے سے ٹی ایس ٹی موجود ہوتا ہے اس پر گیس اثر انداز ہو جاتی ہے اور وہ سی بی کا شکار ہو کر ہسپتال پہنچ جاتا ہے لیکن مجھے حیرت ہے کہ یہاں ٹی ایس ٹی کے حامل افراد کی تعداد اول تو بے حد کم ہے اس لئے سی بی ریز کا شکار بے حد کم لوگ ہوتے ہیں۔ یوں سمجھو کہ دس ہزار کی آبادی میں سے دو سو مریض میسر آتے ہیں اور ان دو سو میں سے بھی دس بارہ ہی علاج کی طاقت رکھتے ہیں۔ اس طرح بھاری ریز بھی ضائع ہو جاتی ہے"...... آرنلڈ نے جواب دیا۔

"اوہ۔ واقعی یہ تناسب تو انتہائی مایوس کن ہے۔ شاید پاکیشیا کی آب و ہوا یا پانی میں ایسے اثرات ہیں کہ وہاں ٹی ایس ٹی کے حامل افراد کی تعداد بے حد کم ہے۔ لیکن اگر اچانک بڑے شہروں میں اندھوں کی تعداد بڑھ جائے تو حکومت یا اس کی کوئی ایجنسی چونک بھی سکتی ہے اور پھر معاملات اوپن ہو جائیں گے"...... ڈاکٹر شائر نے کہا۔

" اس کی مجھے فکر نہیں کیونکہ بظاہر یہ سب کچھ قدرتی سمجھا جاتا ہے یہاں کسی کو سی پی ریز کے بارے میں علم نہیں ہے اور نہ ہی اس ریز کو فائر کرنے سے کچھ ظاہر ہوتا ہے کیونکہ یہ بے رنگ اور بے بو طرح کی ریز گیس بن کر ہوا میں شامل ہو جاتی ہے اور بس ۔ اصل مسئلہ یہ ہے کہ ہمیں امراء طبقے میں اس کے زیادہ مریض چاہئیں تاکہ ہماری پراڈکٹ کا ٹارگٹ پورا ہو سکے "...... آرنلڈ نے کہا۔

" ایک صورت میں ایسا ہو سکتا ہے کہ آپ امراء طبقے کے رہائشی علاقوں میں سی پی کے ساتھ ایسٹاس ریز مکس کر کے فائر کرائیں ۔ اس طرح سی پی کی پاور یکسر بڑھ جائے گی لیکن یہ بتا دوں کہ ان کے اثرات صرف دو ہفتوں تک رہ سکتے ہیں ۔ دو ہفتوں بعد جیسے ہی اس کے اثرات ختم ہوں گے بینائی خود بخود بحال ہو جائے گی ۔ لہذا ایسا نہ ہو کہ سی پی کے شکار مریض آپ کا کورس مکمل نہ خریدیں اور اس طرح آپ کو نقصان ہو جائے "...... ڈاکٹر شائر نے کہا۔

" لیکن ایسٹاس ریز تو بے حد مہنگی پڑے گی "...... آرنلڈ نے کہا۔

واقعی ۔ یہ بے حد مہنگی ہے اس لئے اسے زیادہ مقدار میں استعمال نہ کریں اور صرف امراء کے رہائشی علاقوں میں استعمال کریں ۔ گنجان آباد علاقوں میں استعمال نہ کریں "...... ڈاکٹر شائر نے کہا۔

" ہاں ۔ ایسا ہو سکتا ہے اور ساتھ ہی ہمیں یہ بھی کرنا ہو گا کہ ہم مکمل کورس فروخت کرنے کا اعلان کر دیں اور وہ بھی ناقابل واپسی

ہو تاکہ ہمیں نقصان نہ ہو سکے ۔ ٹھیک ہے ڈاکٹر صاحب ۔ اب ایسا کر کے بھی دیکھ لیتے ہیں ۔ گڈ بائی "...... آرنلڈ نے کہا اور رسیور رکھ دیا ۔ اب اس کے چہرے پر قدرے اطمینان کے تاثرات ابھر آئے تھے۔

"کیا رعایا کو بارگاہ سلطانی میں حاضر ہونے کی اجازت ہے یا نہیں"...... عمران نے سر سلطان کے آفس کا پردہ ہٹاتے ہوئے انتہائی لجاجت آمیز لہجے میں کہا تو میز کے پیچھے بیٹھے ہوئے سر سلطان بے اختیار چونک پڑے۔ وہ کسی فائل کے مطالعہ میں مصروف تھے۔

"تم اور یہاں اس طرح بغیر اطلاع دیئے چلے آئے"...... سر سلطان نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا کیونکہ عمران جب بھی آتا تھا تو اطلاع دے کر ہی آتا تھا لیکن آج وہ اچانک آ گیا تھا۔

"میں چونکہ اس وقت ہرہائی نس آنٹی کا نمائندہ ہوں اس لئے اچانک چھاپہ مارنے حاضر ہوا ہوں"...... عمران نے اندر داخل ہوتے ہوئے بڑے سنجیدہ لہجے میں کہا تو سر سلطان بے اختیار ہنس پڑے۔

"تمہاری قسمت میں شاید نمائندگی ہی لکھ دی گی ہے۔ بہرحال

بیٹھو"...... سر سلطان نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"یہ بہت بڑا اعزاز ہوتا ہے جناب۔ آپ غیر ملک میں پاکیشیا کی نمائندگی کرتے ہیں کیا یہ اعزاز کم ہوتا ہے"...... عمران نے سلام کرنے کے بعد میز کی دوسری طرف کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہا۔

"[illegible] تمہاری بات درست ہے۔ بہرحال بتاؤ کیسے آنا ہوا کیونکہ میں انتہائی اہم فائل کا مطالعہ کر رہا ہوں اور آدھے گھنٹے بعد مجھے خصوصی میٹنگ میں شریک ہونا ہے"...... سر سلطان نے لہجے کو سنجیدہ بناتے ہوئے کہا۔

"ہرہائی نس آنریبل آنٹی کو بھی اطلاعات ملی ہیں کہ آپ دفتر میں بیٹھنے کی بجائے خصوصی میٹنگز میں زیادہ وقت گزارتے ہیں اور مجھے نمائندگی کا اعزاز اس لئے بخشا گیا ہے کہ میں ان خصوصی میٹنگز کے بارے میں تفصیلی رپورٹس ہرہائی نس آنریبل آنٹی کی خدمت میں پیش کر سکوں"...... عمران بھلا کہاں آسانی سے باز آنے والا تھا۔

"کیا مصیبت ہے۔ کیا تمہیں اس دارالحکومت میں صرف میں ہی فارغ نظر آتا ہوں"...... سر سلطان نے غصے سے آنکھیں نکالتے ہوئے کہا۔

"آپ فارغ ہوں تو پھر ہرہائی نس آنریبل آنٹی کو کوئی شکایت نہیں ہو گی کیونکہ پھر آپ فراغت کی وجہ سے انہیں شاپنگ کرانے لے جائیں گے۔ تفریحی مقامات کی سیر کرائیں گے۔ فوڈ سٹریٹ لے جا کر کھانے کھلائیں گے۔ اصل مسئلہ تو آپ کی عدم فراغت کا

ہے"...... عمران نے جواب دیا تو سر سلطان نے بے اختیار ایک
طویل سانس لیا اور سامنے پڑی ہوئی فائل بند کر کے اسے اٹھا کر
ایک طرف رکھ دیا۔

" ٹھیک ہے۔ اب بولو۔ کیا کہتے ہو"...... سر سلطان نے زچ ہو
جانے والے لہجے میں کہا۔

" یہ ڈبیہ دیکھیں۔ ایک ملٹی نیشنل کمپنی کا تیار کردہ ڈرگ ہے۔
اس میں ایک ایسا انجکشن ہے جو بینائی کی بحالی کے لئے استعمال
ہوتا ہے"...... عمران نے یکلخت سنجیدہ ہوتے ہوئے کہا اور اس کے
ساتھ ہی اس نے جیب سے ایک ڈبیہ نکال کر سر سلطان کے سامنے
رکھ دی۔ سر سلطان کے چہرے پر حیرت کے تاثرات ابھر آئے تھے۔
انہوں نے ڈبیہ اٹھا کر اسے چاروں طرف سے گھما کر دیکھا۔

" تم کہنا کیا چاہتے ہو"...... سر سلطان نے حیرت بھرے لہجے میں
کہا۔

" اس ڈبیہ میں ایک انجکشن ہوتا ہے اور اس انجکشن کی پاکیشیا
میں قیمت دس ہزار روپے ہے اور بینائی کی بحالی کے لئے ساٹھ
انجکشنز کا کورس ہے۔ اس کا مطلب ہوا کہ ایک کورس چھ لاکھ
روپے کا ہے اور یہ کورس اکٹھا ہی خریدنا پڑتا ہے کیونکہ بلا ناغہ ایک
انجکشن لگایا جاتا ہے اور اگر کسی روز انجکشن نہ لگے تو پھر گزشتہ
انجکشنز کے اثرات ختم ہو جاتے ہیں اور پھر نئے سرے سے ساٹھ
انجکشن لگانے پڑتے ہیں"...... عمران نے اسی طرح سنجیدہ لہجے میں

کہا۔

" لیکن میں کیا کر سکتا ہوں۔ تم کہنا کیا چاہتے ہو"۔ سر سلطان
نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔ انہیں واقعی سمجھ نہ آ رہا تھا کہ عمران
کیا کہنا چاہتا ہے۔

" اس انجکشن کی کافرستان میں قیمت ایک ہزار روپے ہے جبکہ
یہاں دس ہزار روپے اور کمپنی ایک ہی ہے"...... عمران نے کہا تو
سر سلطان بے اختیار چونک پڑے۔

" اتنا فرق۔ اوہ نہیں۔ اس قدر فرق کیسے ہو سکتا ہے"۔
سر سلطان نے چونک کر حیرت بھرے لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ
ہی انہوں نے ایک بار پھر میز پر پڑی ہوئی ڈبیہ کو اٹھا کر غور سے
دیکھنا شروع کر دیا۔

" رٹیل پرائس واقعی دس ہزار روپے چھپی ہوئی ہے"...... عمران
نے کہا تو سر سلطان نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

" پھر تم کیا چاہتے ہو۔ میں اس معاملے میں کیا کر سکتا ہوں"۔
سر سلطان نے کہا۔

" میں نے اپنے طور پر جو کچھ معلوم کیا ہے اس کے مطابق واقعی
کافرستان میں اس انجکشن کی قیمت ایک ہزار روپے ہے اور صرف
اس انجکشن کا مسئلہ نہیں ہے بلکہ تمام ادویات جو ملٹی نیشنل کمپنیاں
تیار کرتی ہیں سب میں اسی طرح کا فرق ہے۔ بے پناہ فرق۔ میں
اس فرق کی وجہ سمجھنا چاہتا ہوں۔ آپ سیکرٹری وزارت صحت سے

میری بات کرائیں یہاں تو عوام کو باقاعدہ لوٹا جا رہا ہے"۔ عمران کے لہجے میں بے حد سختی تھی۔

"اگر ایسا ہے تو درست ہے۔ لیکن تم نے یہ ڈبیہ کہاں سے لی ہے"...... سر سلطان نے کہا تو عمران نے انہیں عبدالغنی سے ہونے والی ملاقات اور اس کے بیٹے کی بیماری سے لے کر واپس آنے تک کی تمام تفصیل بتا دی۔

"دس لاکھ روپے اخراجات اس بیماری کے علاج پر آتے ہیں۔ اوہ۔ ویری بیڈ۔ یہ تو بہت زیادہ ہیں۔ اس طرح تو پاکیشیا کی تمام آبادی اس علاج سے محروم رہ جائے گی"...... سر سلطان نے پریشان سے لہجے میں کہا اور ساتھ ہی انہوں نے فون کا رسیور اٹھا کر ایک بٹن پریس کر دیا۔

"سیکرٹری وزارت صحت رانا اکمال صاحب سے میری بات کراؤ"...... سر سلطان نے اپنے پی اے سے کہا اور رسیور رکھ دیا۔

"میں ان سے تفصیلی بات کرنا چاہتا ہوں"...... عمران نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ میں تمہارے بارے میں انہیں بتا دیتا ہوں۔ نچلی منزل میں ان کا آفس ہے۔ تم ان سے مل کر بات کر لو"۔ سر سلطان نے کہا تو اسی لمحے فون کی گھنٹی بج اٹھی اور سر سلطان نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"سلطان بول رہا ہوں رانا صاحب۔ آپ پاکیشیا سیکرٹ سروس

کے چیف جناب ایکسٹو کے بارے میں تو جانتے ہوں گے۔ وہ اس قدر بااختیار ہیں کہ اگر وہ چاہیں تو آپ اور میری تو کوئی حیثیت ہی نہیں وہ صدر مملکت کو بھی اپنے حکم سے فارغ کر سکتے ہیں۔ ان کے نمائندہ خصوصی جناب علی عمران صاحب میرے آفس میں موجود ہیں اور وہ آپ سے چند اہم باتیں معلوم کرنا چاہتے ہیں"...... سر سلطان نے مسلسل بولتے ہوئے کہا۔ عمران نے اس دوران ہاتھ بڑھا کر لاؤڈر کا بٹن پریس کر دیا تھا۔

"میں عمران صاحب کو جانتا ہوں جناب سر عبدالرحمن کی وجہ سے۔ ہمارے اور سر عبدالرحمن صاحب کے خاندانی مراسم ہیں"۔ دوسری طرف سے ایک بھاری سی آواز سنائی دی۔

"اوکے۔ میں انہیں آپ کے پاس بھیج رہا ہوں"...... سر سلطان نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔

"تمہارا کیا خیال ہے عمران۔ کیا یہ کوئی سازش ہے"۔ سر سلطان نے رسیور رکھتے ہوئے کہا تو عمران بے اختیار اچھل پڑا۔

"میں سمجھتا تھا کہ ہمارے ذہن ہی پولیس والوں کی طرح ہو گئے ہیں لیکن لگتا ہے کہ آپ پر بھی ہمارے ذہنوں کے اثرات پڑ گئے ہیں میں تو صرف یہ معلوم کرنا چاہتا تھا کہ قیمتوں میں اتنا فرق کیوں ہے اور اسے کم کیوں نہیں کیا جا رہا۔ اس میں سازش کہاں سے آ گئی"...... عمران نے ہنستے ہوئے کہا تو سر سلطان بے اختیار مسکرا دیئے۔

"اصل میں تم جس کام میں بھی ہاتھ ڈال دو اس میں کوئی نہ کوئی سازش نمودار ہو جاتی ہے اس لئے پوچھ رہا تھا"...... سر سلطان نے کہا تو اس بار عمران کھلکھلا کر ہنس پڑا۔

"یہ ہماری سبز قدمی کا نتیجہ ہے۔ ویسے چیف کو نہ بتانا۔ اسی سبز قدمی کی وجہ سے چھوٹا موٹا چیک مل جاتا ہے ورنہ تو مجھے سڑکوں پر بھیک مانگنا پڑے"...... عمران نے اٹھتے ہوئے کہا تو سر سلطان ایک بار پھر کھلکھلا کر ہنس پڑے۔ عمران نے ڈبیہ میز سے اٹھا کر جیب میں ڈالی اور پھر وہ سر سلطان کو سلام کر کے مڑا اور آفس سے باہر آ گیا۔ تھوڑی دیر بعد وہ رانا اکمل کے آفس میں موجود تھا۔ رانا اکمل بھاری جسم کا ادھیڑ عمر آدمی تھا۔ سر سے مکمل گنجا تھا اور اس کا چہرہ بھی بھاری تھا اور پیشانی بھی بے حد چوڑی تھی۔

"السلام علیکم ورحمتہ اللہ وبرکاتہ جناب رانا صاحب۔ من کہ مسمی علی عمران ایم ایس سی۔ ڈی ایس سی (آکسن) بنفس نفیس بلکہ اس حد تک نفیس کہ چلتے ہوئے لڑکھڑا جاتا ہے"...... عمران نے اندر داخل ہوتے ہوئے کہا تو رانا اکمل بے اختیار مسکراتے ہوئے اٹھ کھڑے ہوئے۔

"وعلیکم السلام ورحمتہ اللہ وبرکاتہ۔ تم ویسے ہی ہو جیسے بچپن میں تھے۔ انتہائی شرارتی اور انتہائی فقرے باز"...... رانا اکمل نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"واہ۔ یہ نئی اصطلاح ہے فقرے باز۔ پہلے کبوتر باز، پتنگ باز

اور مرغ باز تو سنتے رہتے تھے اب یہ فقرے باز۔ بہت خوب۔ عمران نے کہا تو رانا اکمل بے اختیار ہنس پڑا۔

"بیٹھو اور مجھے بتاؤ کہ تم کیا معلوم کرنا چاہتے ہو جس کے لئے سر سلطان کو مجھے ایکسٹو کا تفصیلی تعارف کرانا پڑا"...... رانا اکمل نے سنجیدہ ہوتے ہوئے کہا۔

"آپ نماز تو پڑھتے ہوں گے"...... عمران نے یکلخت سنجیدہ ہوتے ہوئے کہا۔

"ہاں۔ الحمدللہ۔ کیوں۔ کیا مطلب۔ یہ تم کیوں پوچھ رہے ہو"۔ رانا اکمل نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"آپ نے خود ہی تو کہا ہے کہ میں جو پوچھنا چاہتا ہوں وہ پوچھوں۔ اب جب میں نے پوچھ گچھ شروع کی ہے تو آپ خود ہی پریشان ہو گئے ہیں"...... عمران نے کہا۔

"کیا تم صرف یہ پوچھنے کے لئے آئے ہو کہ میں نماز پڑھتا ہوں یا نہیں"...... رانا اکمل نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔ ان کے لہجے میں ہلکا سا غصہ ابھر آیا تھا۔ وہ شاید سمجھے تھے کہ عمران ان کا مذاق اڑا رہا ہے۔

"نہیں۔ یہ تو ابتداء ہے"...... عمران نے کہا تو رانا اکمل ایک بار پھر چونک پڑے۔

"کیا مطلب۔ تم کھل کر بات کرو۔ تم نے تو مجھے کنفیوز کر دیا ہے"...... رانا اکمل نے کہا۔

" اس کنفیوژن کے چکر میں تو یہ سب کچھ ہو رہا ہے رانا صاحب"۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" کیا مطلب ۔ کیسی کنفیوژن "...... رانا اکمل نے اور زیادہ الجھے ہوئے لہجے میں کہا۔

" آپ نماز پڑھنے کے لئے وضو تو کرتے ہوں گے "...... عمران نے پہلے سے زیادہ سنجیدہ لہجے میں کہا۔

" کیا بکواس ہے ۔ یہ کیا پوچھ رہے ہو ۔ کیا بغیر وضو کے بھی نماز ہوتی ہے ۔ نانسنس ۔ یہ کیسا مذاق ہے"...... رانا اکمل اب واقعی غصے میں آ گئے تھے۔

" تو پوچھنا یہ تھا کہ آپ سر اور پیشانی کو کیسے الگ الگ کرتے ہیں"...... عمران نے کہا تو رانا اکمل بے اختیار اچھل پڑا۔

" کیا ۔ کیا کہہ رہے ہو ۔ کیا مطلب ۔ سر اور پیشانی کو الگ الگ کرنے کا"...... رانا اکمل کی حالت واقعی دیکھنے والی ہو گئی تھی ۔ وہ پاکیشیا بیورو کریسی کے سب سے بڑے عہدے دار تھے ۔ ان کے سامنے کوئی بول نہ سکتا تھا اور یہاں عمران مسلسل ان کا مذاق اڑا رہا تھا۔

" آپ اتنا ناراض کیوں ہو رہے ہیں ۔ میں نے کوئی گستاخی تو نہیں کی ۔ ایک شرعی مسئلہ پوچھا ہے ۔ ظاہر ہے آپ وضو کرنے کے لئے منہ دھوتے ہوں گے اور منہ میں پیشانی شامل ہوتی ہے لیکن سر شامل نہیں ہوتا اور سر پر مسح کرتے ہوئے ظاہر ہے آپ پیشانی پر سے

تو مسح نہ کرتے ہوں گے اس لئے پوچھ رہا ہوں کہ آپ وضو کرتے ہوئے دونوں کو الگ الگ کیسے کرتے ہیں"...... عمران نے بڑے معصوم سے لہجے میں کہا تو چند لمحوں تک رانا اکمل ہونٹ بھینچے خاموش بیٹھے رہے ۔ پھر یکلخت قہقہہ مار کر ہنس پڑے۔

" تم واقعی مذاق کرنا جانتے ہو"...... رانا اکمل نے ہنستے ہوئے کہا تو عمران نے جیب سے ڈبیہ نکال کر سامنے رکھ دی۔

" یہ تو تھا مذاق اور اب اس مذاق کو دیکھیں جو آپ پوری قوم کے ساتھ کر رہے ہیں"...... عمران کا لہجہ یکلخت انتہائی سنجیدہ ہو گیا تھا۔

" قوم کے ساتھ مذاق ۔ کیا ۔ کیا مطلب"...... رانا اکمل نے ہاتھ بڑھا کر ڈبیہ اٹھاتے ہوئے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

" یہ بینائی کی بحالی کا انجکشن ہے ۔ ملٹی نیشنل کمپنی کا تیار کردہ ۔ اس ایک انجکشن کی قیمت دس ہزار روپے ہے ۔ اس ڈبیہ پر یہ قیمت چھپی ہوئی ہے ۔ اس کا مطلب ہے کہ وزارت صحت کی اسے منظوری حاصل ہے جبکہ یہی انجکشن کافرستان میں بھی اسی ملٹی نیشنل کمپنی کا تیار کردہ دستیاب ہے اور کافرستان میں یہ انجکشن ایک ہزار روپے میں فروخت ہوتا ہے ۔ میں اس بات کو کنفرم کر کے آپ کے پاس آیا ہوں ۔ بینائی کی بحالی کے لئے ساٹھ انجکشنز کا مکمل کورس ہے ۔ اس کا مطلب ہے کہ ایک کورس پر چھ لاکھ روپے خرچ ہوتے ہیں اور ہسپتال کے اخراجات چار لاکھ علیحدہ ہیں ۔ اب آپ بتائیں کہ

عوام کیسے اتنا بڑا بوجھ اٹھا سکتی ہے اور آپ نے کیسے اتنی زیادہ
قیمت کی منظوری دی ۔ اس کی کیا وجوہات ہیں"...... عمران نے
مسلسل بولتے ہوئے کہا۔ اس لہجہ بے حد سرد تھا۔

"اوہ ۔ تو یہ مسئلہ ہے عمران ۔ اصل مسئلہ یہ ہے کہ پاکیشیا اور
کافرستان میں خام مال کی قیمتوں میں کافی فرق ہے ۔ یہاں سے ملنے
والا خام مال کافرستان کی نسبت بہت مہنگا ہے ۔ پھر یہاں خام مال پر
ڈیوٹیاں موجود ہیں ۔ فیکٹریوں پر ڈیوٹیاں علیحدہ عائد کی جاتی ہیں ۔
بجلی کے نرخ بے حد مہنگے ہیں اس لئے اس سے کم قیمت یہاں کسی
بھی کمپنی کو منظور نہیں ہو سکتی اور اگر قیمت بڑھانے سے انکار کر دیا
جائے تو پھر یہ کمپنی یہاں یہ انجکشن لانچ ہی نہیں کرے گی ۔ اس
طرح لوگوں کو سرے سے علاج ہی میسر نہ آسکے گا"۔ رانا اکمل نے
تفصیل سے بات کرتے ہوئے کہا۔

"آپ وہ فائل منگوائیں جس میں اس انجکشن کی یہ قیمت رکھے
جانے کی منظوری دی گئی ہے"...... عمران نے خشک لہجے میں کہا۔

"یہ فائل تو متعلقہ سیکشن آفیسر کے پاس ہو گی اور وہی اس
بارے میں وضاحت بھی کر سکے گا"...... رانا اکمل نے فون کی طرف
ہاتھ بڑھاتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے ۔ آپ میرے بارے میں انہیں بتا دیں ۔ میں ان
سے مل لیتا ہوں"...... عمران نے کہا۔

"چھوڑو اس بات کو ۔ میں احکامات دے دوں گا کہ جتنی ممکن ہو

سکے اس کی قیمت کر دی جائے اور تم یقین رکھو کہ ایسا ہی ہو گا"۔
رانا اکمل نے رسیور پر ہاتھ رکھے رکھے کہا۔

"کتنی کم ہو جائے گی قیمت"...... عمران نے پوچھا۔

"دس پندرہ فیصد تو بہرحال ہو ہی جائے گی"...... رانا اکمل نے
جواب دیا۔

"اچھا ٹھیک ہے ۔ اتنا بھی ہو جائے تو یہی غنیمت ہے"۔ عمران
نے طویل سانس لیتے ہوئے کہا اور اٹھ کھڑا ہوا ۔ رانا اکمل کے
چہرے پر یکلخت انتہائی اطمینان کے تاثرات ابھر آئے اور پھر عمران
اس سے مصافحہ کر کے سنٹرل سیکرٹریٹ سے نکل کر سیدھا دانش
منزل پہنچ گیا۔

"عمران صاحب ۔ اب تو آپ نے دانش منزل کا رخ کرنا ہی چھوڑ
دیا ہے"...... سلام دعا کے بعد بلیک زیرو نے باقاعدہ شکوہ کرتے
ہوئے کہا۔

"میں آج کل ایک جلالی چلہ کر رہا ہوں قبرستان میں بیٹھ کر اور
ایک چلہ چالیس روز کا ہوتا ہے اور مجھے شاید دس بارہ چلے کرنے
ہیں"...... عمران نے جواب دیا تو بلیک زیرو بے اختیار ہنس پڑا۔

"اچھا ۔ تو کیا کوئی جن بھی قابو میں آیا ہے"...... بلیک زیرو نے
ہنستے ہوئے کہا۔

"جن بے چارے نے میرے قابو میں کیا آنا ہے ۔ میں تو روٹھے
ہوئے کو منانے کے لئے چلے کر رہا ہوں"...... عمران نے جواب دیا

تو بلیک زیرو بے اختیار چونک پڑا۔

" روٹھے ہوئے کو منانے کے لئے ۔ کیا مطلب "....... بلیک زیرو نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

" پہلے مس جولیانا فٹزواٹر روٹھ جاتی تھی تو از خود مان بھی جاتی تھی لیکن اب تو وہ سیدھے منہ بات ہی نہیں کرتی "....... عمران نے کہا تو بلیک زیرو کھلکھلا کر ہنس پڑا۔

" اوہ ۔ تو یہ بات ہے ۔ آپ جولیا کو منانے کے لئے چلے کر رہے ہیں ۔ لیکن آپ چاہیں تو جولیا ایک منٹ میں مان سکتی ہے ۔ پھر چلوں کی کیا ضرورت ہے "....... بلیک زیرو نے ہنستے ہوئے کہا۔

" ارے نہیں ۔ میں نے کوشش کی ہے ۔ کبھی کبھی تو لگتا ہے کہ وہ مان جائے گی لیکن پھر وہ سابقہ ناراضگی والی حالت میں آ جاتی ہے "....... عمران نے کہا۔

" یہ کیسے ممکن ہے ۔ اس معاملے میں تو آپ دوسروں کی نسبت کہیں زیادہ ماہر ہیں "....... بلیک زیرو نے کہا۔

" نہیں ۔ ایسا نہیں ہے ۔ جولیا نے اپنی جذباتیت کو اپنے ذہن سے اس طرح کھرچ پھینکا ہے کہ اب اس معاملے میں، میں نے جو کچھ محسوس کیا ہے اس کے مطابق اگر میں نے زیادہ کوشش کی تو جولیا کا ذہنی توازن ہمیشہ کے لئے خراب بھی ہو سکتا ہے "....... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

" کیا واقعی ۔ کیا آپ واقعی درست کہہ رہے ہیں "....... بلیک زیرو

نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

" ہاں ۔ اسی لئے تو مجھے قبرستان میں چلے کرنے پڑ رہے ہیں ورنہ تم جانتے ہو کہ جولیا کو منانا میرے بائیں ہاتھ بلکہ بائیں ہاتھ کی چھوٹی انگلی کا کھیل ہے "....... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے رسیور اٹھایا اور تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

" جولیا بول رہی ہوں "....... رابطہ قائم ہوتے ہی دوسری طرف سے جولیا کی آواز سنائی دی۔

" ایکسٹو "....... عمران نے مخصوص لہجے میں کہا۔

" یس چیف "....... دوسری طرف سے جولیا کا لہجہ یکلخت مؤدبانہ ہو گیا۔

" اپنی ٹیم کی ڈیوٹی لگا دو کہ وہ دارالحکومت کے تمام آنکھوں کے ہسپتالوں کا ریکارڈ چیک کریں کہ آنکھوں کی ایک مخصوص بیماری جسے سی بی کہا جاتا ہے کے کتنے مریض ان ہسپتالوں میں داخل ہیں اور کتنے علاج کرا رہے ہیں اور کتنے بغیر علاج کرائے واپس چلے گئے ہیں اور جو واپس چلے گئے ہیں ان کے نام و پتے اور پوری تفصیل حاصل کرنا ضروری ہے "....... عمران نے مخصوص لہجے میں کہا تو ساتھ بیٹھے ہوئے بلیک زیرو کی آنکھیں حیرت سے پھیلتی چلی گئیں۔

" آنکھوں کے مریض ۔ مگر ۔ چیف کیا یہ سیکرٹ سروس کا کوئی کیس ہے "....... جولیا نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

" سیکرٹ سروس کا کیس آسمان سے اچانک نہیں ٹپکتا ۔ ہمیں

معمولی سی اطلاعات کو بھی چیک کرنا پڑتا ہے"...... عمران نے انتہائی سرد لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی رسیور رکھ دیا۔ اس کے چہرے پر مسکراہٹ ابھر آئی تھی۔

"عمران صاحب۔ یہ کیا ہے۔ میں واقعی نہیں سمجھا"...... بلیک زیرو نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"یہی حالت جولیا کی بھی ہوئی ہو گی اور یہی حالت سیکرٹ سروس کے ممبران کی بھی ہو گی لیکن اب کیا کیا جائے۔ جولیا ویسے سیدھے منہ بات ہی نہیں کرتی اور پوری سیکرٹ سروس کو شکایت ہے کہ وہ بے کار رہ رہ کر ذہنی طور پر بے کار ہوتے جا رہے ہیں اس لئے میں نے سوچا کہ چلو جولیا سے بھی دو باتیں ہو جائیں اور سیکرٹ سروس بھی کچھ حرکت کر سکے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو بلیک زیرو نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا۔

"عمران صاحب۔ مجھے آپ کے ساتھ طویل عرصہ ہو گیا ہے کام کرتے ہوئے۔ اس لئے مجھے سو فیصد یقین ہے کہ اصل معاملات کچھ اور ہیں۔ ویسے آپ نہ بتانا چاہیں تو اور بات ہے"...... بلیک زیرو نے قدرے ناراض سے لہجے میں کہا۔

"ارے۔ ارے۔ جولیا کے بعد تمہاری ناراضگی دور کرنے کے لئے مجھے صرف قبرستان میں بیٹھ کر ہی نہیں بلکہ کسی قبر کے اندر بیٹھ کر چلے کاٹنے پڑیں گے اس لئے چلو بتا دیتا ہوں"...... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے عبدالغنی سے ملاقات اور پھر اس

کے ساتھ روشن ہسپتال جانے اور وہاں سے سر سلطان اور سر سلطان سے سیکرٹری وزارت صحت رانا اکمل سے ہونے والی ملاقات، اور گفتگو کی تفصیل بتا دی۔

"لیکن آپ نے یہ ریکارڈ کیوں اکٹھا کرایا ہے۔ اس کے پس منظر میں کیا ہے"...... بلیک زیرو نے کہا۔

"کچھ نہیں۔ میں نے عبدالغنی اور اس کے بیٹے کی حالت دیکھی ہے۔ ہو سکتا ہے کہ اس جیسے اور بھی لوگ ہیں جو اس قدر مہنگا علاج نہ کرا سکتے ہوں اور پھر وہ یقیناً ہمیشہ کے لئے بینائی سے محروم ہو جائیں گے۔ میں ان سب کا علاج سر سلطان کو کہہ کر حکومت کے اخراجات پر کرانا چاہتا ہوں تاکہ انہیں احساس ہو سکے کہ حکومت ان کی خیر خواہ ہے۔ کچھ کار خیر میں، میں بھی حصہ ملا لوں گا"۔ عمران نے کہا تو بلیک زیرو نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"عمران صاحب۔ رانا اکمل نے آپ کو جو کچھ بتایا ہے وہ درست ہو گا۔ لیکن اس کے باوجود اس قدر فرق تو نہیں ہو سکتا"...... بلیک زیرو نے کہا۔

"اس نوجوان جس نے مجھے انجکشن کی ڈبیہ دی تھی اس کا کہنا تھا کہ وزارت صحت کے اعلیٰ حکام ان کمپنیوں سے بھاری رشوت وصول کرتے ہیں جس کی وجہ سے یہاں ادویات کی قیمت بے حد بڑھ جاتی ہے۔ اس کی بات درست ہو سکتی ہے لیکن اس کے لئے ہمیں مکمل تفتیش کرنا پڑے گا۔ حکومت کو بھی ڈیوٹیز کم کرنا ہوں گی اور دیگر

اخراجات بھی لیکن یہ بہت بڑا کام ہے۔ نجانے اس کی کڑیاں کہاں جا نکلتی ہوں اس لئے میں نے سوچا ہے کہ اس سلسلے میں ٹائیگر سے کہوں کہ وہ مکمل اعداد و شمار بھی اکٹھے کرے اور وزارت صحت کے اعلیٰ حکام کے بارے میں بھی تحقیقات کرے۔ پھر اس بارے میں کام ہو سکتا ہے"...... عمران نے کہا تو بلیک زیرو نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

فون کی گھنٹی بجتے ہی میز کے پیچھے کرسی پر بیٹھے ہوئے آرنلڈ نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"یس "...... آرنلڈ نے کہا۔

"جیکسن بول رہا ہوں باس "...... دوسری طرف سے ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

"کیوں فون کیا ہے "...... آرنلڈ نے چونک کر پوچھا۔

"باس۔ کچھ سرکاری لوگ جو اپنے آپ کو سپیشل سروسز کے آدمی بتا رہے ہیں دارالحکومت کے تمام آنکھوں کے ہسپتالوں کا ریکارڈ چیک کرتے پھر رہے ہیں۔ وہ سی بی کے مریضوں کے کوائف اکٹھے کر رہے ہیں۔ ان کا کہنا ہے کہ انہیں حکومت کی طرف سے اس کا حکم دیا گیا ہے اور خاص طور پر ایسے مریضوں کا مکمل ریکارڈ ٹریس کر رہے ہیں جو سی بی انجکشن کا کورس غربت کی وجہ سے خرید نہ سکتے

ہوں"...... جیکسن نے کہا تو آرنلڈ بے اختیار چونک پڑا۔
"کیوں۔ کیا وجہ"...... آرنلڈ نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔
"پوچھنے پر وہ لوگ بتا رہے ہیں کہ ایسے لوگوں کا علاج حکومت کرائے گی"...... جیکسن نے کہا۔
"اوہ۔ یہ تو اچھا ہے۔ اس طرح ہمارا ٹارگٹ زیادہ تیزی سے مکمل ہو جائے گا"...... آرنلڈ نے مسرت بھرے لہجے میں کہا۔
"باس۔ چند روز پہلے وزارت صحت کے سیکشن آفیسر راحت مسعود نے کہا ہے کہ سیکرٹری وزارت صحت کا حکم ہے کہ سی بی انجکشنز کی قیمتیں دس پندرہ فیصد کم کر دی جائیں جس پر ہم نے انہیں کہا کہ موجودہ سٹاک ختم ہونے والا ہے۔ نئے سٹاک پر قیمتیں کم کر دی جائیں گی۔ ہمارے معلوم کرنے پر اطلاع ملی تھی کہ سیکرٹری وزارت صحت سے پاکیشیا سیکرٹ سروس کے چیف کا نمائندہ خصوصی اس سلسلے میں ملا تھا اور اس کی وجہ سے ہی یہ حکم دیا گیا ہے اور اب بھی یہ سرکاری لوگ کارروائی کر رہے ہیں۔ کہیں کوئی مسئلہ نہ بن جائے"...... جیکسن نے تشویش بھرے لہجے میں کہا۔
"تم فکر مت کرو۔ اگر کوئی چکر ہوا بھی تو کمپنی خود نمٹتی پھرے گی اور یہ بڑی بین الاقوامی کمپنیاں خود ہی معاملات سنبھال لیتی ہیں ہم نے پاکیشیا میں سی بی انجکشنز کی فروخت کا ٹھیکہ لیا ہے۔ ہم اپنا ٹارگٹ مکمل کر کے واپس چلے جائیں گے۔ پھر چاہے کمپنی اسے

مفت فروخت کرے یا قیمت کم کرے ہمیں اس سے کوئی فرق نہیں پڑتا"...... آرنلڈ نے کہا۔
"یس باس۔ بہرحال میرے نوٹس میں یہ بات آئی تھی اس لئے میں نے سوچا کہ آپ کو اطلاع دے دوں"...... جیکسن نے کہا۔
"ٹھیک ہے۔ تم بے فکر رہو۔ ویسے کام کی رفتار تو اطمینان بخش ہے ناں"...... آرنلڈ نے اطمینان بھرے لہجے میں کہا۔
"یس باس۔ ہم نے دو طرفہ کام کیا ہے۔ پوش علاقوں میں ایسٹاس ریز کو سی بی گیس کے ساتھ ملا کر فائر کرنے سے کام میں بے حد تیزی آ گئی ہے اور اب پوش علاقوں سے نہ صرف مریضوں کی تعداد بڑھ گئی ہے بلکہ گنجان آباد علاقوں میں بھی کام بڑھ گیا ہے"...... جیکسن نے کہا۔
"گنجان آباد علاقوں میں۔ لیکن وہاں تو بقول تمہارے غریب لوگ رہتے ہیں"...... آرنلڈ نے چونک کر کہا۔
"باس۔ پوش علاقوں میں مریضوں کی تعداد بے حد کم ہوتی ہے کیونکہ بڑی بڑی کوٹھیاں ہیں جن میں چند افراد ہی رہتے ہیں۔ وہاں امراء کے ملازم بھی سی بی کا شکار ہو جاتے ہیں جن کا علاج نہیں کرایا جاتا اور امراء مریض صرف چند ہی ہوتے ہیں اس لئے اگر ہم صرف پوش علاقوں تک ہی محدود رہتے تو ہمارا ٹارگٹ دس سالوں میں بھی پورا نہ ہو سکتا تھا۔ اس لئے ہم نے گنجان آباد علاقوں میں بھی اسے استعمال کرنا شروع کر دیا ہے۔ وہاں مریضوں کی تعداد بے حد

بڑھ گئی ہے ۔ یہ ٹھیک ہے کہ ان میں سے تقریباً نصف لوگ علاج نہ کرا سکتے تھے لیکن باقی نصف افراد کسی نہ کسی طرح اپنے زیورات، مکانات اور دیگر قیمتی اثاثے فروخت کر کے علاج کرا رہے ہیں اور یہ تعداد بہرحال مسلسل بڑھ رہی ہے اس لئے یقیناً ہم دو ماہ کے اندر اپنا ٹارگٹ پورا کر لیں گے"...... جیکسن نے کہا۔

" تم نے دو طرفہ کام کی بات کی تھی ۔ اس کا کیا مطلب ہے"۔ آرنلڈ نے پوچھا۔

" باس ۔ پورے دارالحکومت میں اس بیماری اور اس کے علاج کے سلسلے میں سیمینارز کرائے جا رہے ہیں جن میں بڑے بڑے ڈاکٹروں سے تقاریر کرائی جاتی ہیں ۔ پورے شہر میں اس سلسلے میں بینرز لگائے جا رہے ہیں تاکہ لوگوں پر اس بیماری کی دہشت بیٹھ جائے اور وہ ہر صورت میں اس کا علاج کریں ۔ ہمارا خرچہ تو ہوا ہے لیکن اس سے ٹارگٹ مکمل ہونے میں تیزی آ گئی ہے"...... جیکسن نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

" او کے ۔ ٹھیک ہے ۔ اگر حکومت نے ان غریبوں کا علاج کرایا تو پھر ہمارا ٹارگٹ اور بھی جلد مکمل ہو جائے گا"...... آرنلڈ نے کہا۔

" یس باس "...... دوسری طرف سے کہا گیا تو آرنلڈ نے رسیور رکھ دیا ۔ ابھی اسے رسیور رکھے چند ہی لمحے ہوئے ہوں گے کہ فون کی گھنٹی ایک بار پھر بج اٹھی اور آرنلڈ نے رسیور اٹھا لیا۔

" یس "...... آرنلڈ نے کہا۔

" لارڈ سنونا سے بات کریں "...... دوسری طرف سے اس کے پی اے کی مؤدبانہ آواز سنائی دی۔

" اوہ یس ۔ کراؤ بات "...... آرنلڈ نے چونک کر سیدھا ہوتے ہوئے کہا کیونکہ لارڈ ان کا چیف تھا۔

" ہیلو "...... چند لمحوں بعد ایک بھاری اور باوقار سی آواز سنائی دی۔

" لارڈ ۔ آرنلڈ بول رہا ہوں "...... آرنلڈ نے انتہائی مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

" کیسا جا رہا ہے بزنس "...... دوسری طرف سے پوچھا گیا۔

" شروع شروع میں کچھ رکاوٹیں سامنے آئی تھیں لیکن اب کام تیزی سے بڑھ رہا ہے اور مجھے امید ہے کہ دو لاکھ مریضوں کا ٹارگٹ جو ہم نے دارالحکومت کے لئے فکس کیا ہے دو ماہ میں مکمل ہو جائے گا پھر ہم دوسرے بڑے شہروں میں شفٹ ہو جائیں گے"۔ آرنلڈ نے جواب دیا۔

" پاکیشیا کے لئے مکمل ٹارگٹ تو بیس لاکھ مریض رکھا گیا تھا ۔ کیا وہ پورا ہو جائے گا"...... لارڈ نے کہا۔

" یس سر"...... آرنلڈ نے جواب دیا۔

" کیا رکاوٹیں پیش آئی تھیں ۔ تفصیل بتاؤ"...... لارڈ نے کہا تو آرنلڈ نے مہنگا علاج اور کم مریضوں کے بارے میں بتایا اور پھر اس نے ڈاکٹر شاہر کے مشورے سے ایسٹاس ریز کو سی بی گیس کے ساتھ

فائر کرنے کا بتا کر اس کے بارے میں تفصیل بتانا شروع کر دی اور آخر میں اس نے جیکسن کی تازہ ترین اطلاع کے بارے میں بھی بتا دیا۔

" کیا کہہ رہے ہو ۔ سپیشل سروسز ۔ اس کا ہمارے کام سے کیا تعلق "...... لارڈ نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

" جیکسن نے یہ اطلاع بھی دی ہے کہ جو لوگ غربت کی وجہ سے سی بی کا کورس نہیں خرید سکتے ان کے لئے سکیم تیار کی جا رہی ہے تاکہ حکومت اپنے اخراجات پر ان کا علاج کرا سکے "...... آرنلڈ نے جواب دیا۔

" اوہ ۔ پھر تو یہ بات ہمارے فائدے میں جاتی ہے ۔ لیکن خیال رکھنا اگر انہیں معلوم ہو گیا کہ پاکیشیا میں سی بی بیماری مصنوعی طور پر پھیلائی جا رہی ہے تو ہمارے انجکشنز فروخت نہ ہو سکیں گے اور ہم پکڑے بھی جا سکتے ہیں "...... لارڈ سنونا نے کہا۔

" یس سر ۔ لیکن اس کے بغیر معاملات آگے ہی نہیں بڑھ سکتے ۔ ویسے جیکسن بے حد ہوشیار آدمی ہے "...... آرنلڈ نے کہا۔

" اوکے "...... لارڈ نے کہا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو آرنلڈ نے رسیور رکھ دیا۔

عمران دانش منزل کے آپریشن روم میں موجود تھا ۔ اس کے ہاتھ میں ایک فائل تھی اور وہ اسے پڑھنے میں مصروف تھا ۔ اس کی فراخ پیشانی پر شکنوں کا جال سا پھیلا ہوا تھا جبکہ بلیک زیرو کچن میں چائے بنانے کے لئے گیا ہوا تھا ۔ عمران نے فائل پڑھ کر اسے بند کر کے میز پر رکھا ہی تھا کہ بلیک زیرو ایک چھوٹی ٹرے اٹھائے آپریشن روم میں داخل ہوا ۔ ٹرے میں چائے کی دو پیالیاں موجود تھیں ۔ اس نے ایک پیالی عمران کے سامنے رکھی اور دوسری پیالی اٹھائے وہ اپنی مخصوص کرسی پر جا کر بیٹھ گیا ۔ عمران ابھی تھوڑی دیر پہلے ہی آیا تھا اور وہ فائل جولیا کی طرف سے بھجوائی گئی تھی۔

" عمران صاحب ۔ یہ اعداد و شمار تو انتہائی پریشان کن ہیں ۔ دس ہزار مریض اور وہ بھی صرف گزشتہ ایک ہفتے میں ۔ یہ بیماری اس قدر تیزی سے یکلخت کیسے پھیل گئی اور پھر اس کا علاج بھی بے حد

مہنگا ہے۔ اگر یہ بیماری اسی طرح پھیلتی رہی تو میرا خیال ہے کہ دارالحکومت کی ساری آبادی اس خوفناک بیماری کا شکار ہو جائے گی"...... بلیک زیرو نے کہا۔

" میری سمجھ میں خود نہیں آرہا۔ میرا خیال ہے کہ اس بارے میں سیکرٹری وزارت صحت رانا اکمل سے بات کی جائے"...... عمران نے کہا۔

" بیورو کریسی کے افسران کو علم ہی نہیں ہوتا کہ کیا ہو رہا ہے۔ آپ آنکھوں کے کسی بڑے ڈاکٹر سے بات کریں"...... بلیک زیرو نے کہا تو عمران نے اثبات میں سرہلایا اور پھر اس نے فون کا رسیور اٹھا کر انکوائری کے نمبر پریس کر دیئے۔

" انکوائری پلیز"...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

" سینا آئی کلینک کا نمبر دیں"...... عمران نے کہا تو دوسری طرف سے نمبر بتا دیا گیا۔ عمران نے کریڈل دبا کر رابطہ ختم کیا اور پھر ٹون آنے پر اس نے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

" سینا کلینک "...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

" میں علی عمران بول رہا ہوں۔ ڈاکٹر منصور سے بات کرائیں"۔ عمران نے کہا۔

" ڈاکٹر صاحب اپنی رہائش گاہ پر ہیں جناب۔ آج ان کی طبیعت

خراب تھی اس لئے وہ کلینک نہیں آئے"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

" ان کی رہائش گاہ کہاں ہے۔ وہاں کا فون نمبر دے دیں"۔ عمران نے کہا تو دوسری طرف سے نمبر اور ایڈریس بتا دیا گیا۔ عمران نے کریڈل دبایا اور پھر ٹون آنے پر اس نے ڈاکٹر منصور کی رہائش گاہ کا نمبر پریس کر دیا۔

" جی جناب"...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک مردانہ آواز سنائی دی لہجہ مؤدبانہ تھا۔

" ڈاکٹر منصور صاحب سے بات کرائیں۔ میں علی عمران بول رہا ہوں"...... عمران نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

" جی ہولڈ کریں"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

" ہیلو۔ ڈاکٹر منصور بول رہا ہوں"...... چند لمحوں بعد ایک مردانہ آواز سنائی دی۔ لہجے سے ہی معلوم ہوتا تھا کہ بولنے والا ادھیڑ عمر آدمی ہے۔

" علی عمران ایم ایس سی۔ ڈی ایس سی (آکسن) بول رہا ہوں ڈاکٹر صاحب"...... عمران نے کہا۔

" اوہ۔ اوہ۔ آپ۔ اب میں پہچان گیا ہوں آپ کو۔ اگر آپ اپنی ڈگریاں نہ بتاتے تو شاید میں پہچان نہ سکتا۔ کافی طویل وقت گزر گیا ہے آپ سے ملاقات ہوئے"...... ڈاکٹر منصور نے کہا۔

" ڈاکٹر صاحب۔ آپ آنکھوں کے بین الاقوامی شہرت یافتہ ڈاکٹر

ہیں ۔ ان دنوں دارالحکومت میں اچانک بینائی چلے جانے کی بیماری بڑی تیزی سے پھیل رہی ہے ۔ حکومت اس سلسلے میں بے حد پریشان ہے"...... عمران نے کہا۔

" ہاں ۔ آپ کی بات درست ہے ۔ میرے کلینک پر بھی مسلسل سی بی کے مریض آرہے ہیں"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

" سی بی ۔ یہ کون سی بیماری ہے ۔ میں نے تو اس کا نام پہلے کبھی نہیں سنا"...... عمران نے چونک کر کہا۔

" یہ بیماری حال ہی میں سامنے آئی ہے ۔ پہلے پہلے ایکریمیا کی ایک ریاست میں اس کے مریض سامنے آئے ۔ اس بیماری سے دماغ اور آنکھوں کے درمیان رابطے میں بلاکنگ آجاتی ہے اور انسان قدرتی طور پر مکمل اندھا ہو جاتا ہے جسے سوئیر بلاکنگ یا سی بی کا نام دیا گیا ہے ۔ پھر ایکریمیا کی ایک کمپنی نے اس پر ریسرچ کی اور اس کا علاج دریافت کر لیا گیا اور اب پوری دنیا میں یہی علاج اس بیماری کے کنٹرول کے لئے استعمال کیا جا رہا ہے ۔ یہ علاج اس قدر کامیاب ہے کہ اس سے سو فیصد کامیابی حاصل ہو جاتی ہے"...... ڈاکٹر منصور نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

" لیکن ڈاکٹر صاحب ۔ پہلے یہ بیماری اس قدر عام نہ تھی لیکن اب کیوں اس قدر تیزی سے پھیل رہی ہے"...... عمران نے کہا۔

" میرا خیال ہے کہ زیر زمین پانی میں کوئی ایسا عنصر شامل ہو گیا ہے جو اس بیماری کو پھیلا رہا ہے ۔ بہرحال ان دنوں اس سلسلے میں

خاصی پیش رفت ہو رہی ہے ۔ مسلسل سیمینار منعقد کئے جا رہے ہیں ۔ جہاں ڈاکٹر حضرات اس بیماری سے تحفظ اور علاج کے بارے میں بتاتے ہیں ۔ شہر کے مختلف علاقوں کا پانی بھی ٹیسٹ کرایا جا رہا ہے اور اصل وجہ معلوم ہوتے ہی اسے کور کر لیا جائے گا"...... ڈاکٹر منصور نے کہا۔

" لیکن ڈاکٹر صاحب ۔ اس کا علاج تو بے حد مہنگا ہے ۔ تقریباً چھ لاکھ کے انجکشنز کا کورس ہے پھر ہسپتال کے اخراجات علیحدہ ہیں"...... عمران نے کہا۔

" ہاں ۔ لیکن اب کیا کیا جائے ۔ یہ کام تو حکومت کا ہے کہ وہ اس سلسلے میں اقدامات کرے ۔ ویسے میں نے حکومت کے ایک اعلیٰ آفیسر سے ذاتی طور پر بات کی تھی ۔ اس آفیسر نے اس کمپنی سے بات کی جو یہ انجکشنز تیار کر رہی ہے ۔ پھر مجھے اس آفیسر نے بتایا کہ کمپنی نے دھمکی دی ہے کہ اگر انہیں تنگ کیا گیا تو وہ پاکیشیا میں ان انجکشنز کی مارکیٹنگ بند کر دے گی ۔ اگر ایسا ہو گیا تو حالات زیادہ خراب ہو جائیں گے ۔ اب چلو دوائی تو مل رہی ہے"...... ڈاکٹر منصور نے کہا۔

" کہاں ہے اس کمپنی کا آفس"...... عمران نے پوچھا۔

" مجھے تو معلوم نہیں ۔ بہرحال پاکیشیا میں ان کے آفس کی کوئی برانچ یہیں دارالحکومت میں ہی ہو گی"...... ڈاکٹر منصور نے جواب دیا۔

"کہاں سے معلوم ہو سکتا ہے"...... عمران نے پوچھا۔

"یہاں اس کمپنی کے بڑے ڈسٹری بیوٹر رستم چوک پر نذیر اینڈ سنز ہیں۔ آپ وہاں سے معلوم کر لیں"...... ڈاکٹر منصور نے کہا۔

"او کے ڈاکٹر صاحب۔ بس یہی باتیں معلوم کرنی تھیں۔ آپ کی طبیعت ٹھیک نہیں ہے اس لئے آپ آرام کریں۔ انشاء اللہ جلد ہی ملاقات ہو گی"...... عمران نے کہا اور کریڈل دبا کر ٹون آنے پر اس نے ایک بار پھر تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"انکوائری پلیز"...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

"رستم چوک پر نذیر اینڈ سنز کا نمبر دیں"...... عمران نے کہا تو دوسری طرف سے نمبر بتا دیا گیا۔ عمران نے ایک بار پھر کریڈل دبایا اور ٹون آنے پر نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔ وہ ساتھ ساتھ چائے کی چسکیاں بھی لیتا رہا تھا اس لئے چائے کی پیالی اس دوران خالی ہو چکی تھی۔

"نذیر اینڈ سنز"...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

"ٹی ایس ٹی کمپنی ایکریمیا کے آپ ڈسٹری بیوٹر ہیں"...... عمران نے پوچھا۔

"جی ہاں"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"یہاں اس کمپنی کا آفس کہاں ہے۔ مجھے وہاں کا ایڈریس اور فون

نمبر چاہئے"...... عمران نے کہا۔

"مینجر صاحب سے بات کر لیں"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ہیلو۔ میں عاصم خان بول رہا ہوں۔ فرمائیے"...... چند لمحوں بعد ایک مردانہ آواز سنائی دی۔ لہجہ کاروباری تھا۔

"مجھے ٹی ایس ٹی کمپنی ایکریمیا کے یہاں کے آفس کا ایڈریس اور فون نمبر چاہئے"...... عمران نے کہا۔

"یہاں ان کا آفس نہیں ہے جناب۔ البتہ ان کا خصوصی نمائندہ یہاں موجود ہے تاکہ کاروباری معاملات کو آگے بڑھایا جا سکے۔ اس کا نام جیکسن ہے۔ ویسے ان کی ادویات کی مارکیٹنگ مکمل طور پر ہم کرتے ہیں"...... مینجر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"جیکسن صاحب سے کہاں ملاقات ہو سکتی ہے"...... عمران نے پوچھا۔

"لکی پلازہ میں ان کا آفس ہے۔ تیسری منزل کمرہ نمبر ایک سو آٹھ"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ان کا فون نمبر"...... عمران نے کہا تو دوسری طرف سے نمبر بھی بتا دیا گیا۔

"شکریہ"...... عمران نے کہا اور کریڈل دبا کر اس نے ایک بار پھر ٹون آنے پر نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔ بلیک زیرو خاموش بیٹھا ہوا تھا۔

"یس"...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

"مسٹر جیکسن سے بات کرائیں ۔ میرا نام علی عمران ہے"۔ عمران نے کہا۔

"وہ بزنس ٹور پر دارالحکومت سے باہر گئے ہوئے ہیں ۔ دو تین روز بعد ان کی واپسی ہو گی"...... دوسری طرف سے انتہائی مؤدبانہ لہجے میں کہا گیا۔

"کہاں گئے ہیں"...... عمران نے پوچھا تو دوسری طرف سے چار پانچ بڑے شہروں کے نام بتائے گئے۔

"اوکے ۔ شکریہ"...... عمران نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔

"آپ کے ذہن میں کیا خدشہ ہے عمران صاحب"...... بلیک زیرو نے کہا۔

"کچھ سمجھ میں نہیں آ رہا۔ بہر حال یہی ہو سکتا ہے کہ جن لوگوں کے نام اس فائل میں موجود ہیں ان کے علاج کے لئے کوشش کی جائے"...... عمران نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا تو بلیک زیرو نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

جولیا کے فلیٹ پر اس وقت سیکرٹ سروس کے تقریباً تمام ممبران موجود تھے ۔ چونکہ ان دنوں سیکرٹ سروس کے پاس کوئی کیس نہیں تھا اس لئے تمام ممبران باری باری ہر ممبر کی رہائش گاہ پر اکٹھے ہو کر انجوائے کرتے تھے ۔ گزشتہ چار روز سے یہ میٹنگ نہ ہو رہی تھی کیونکہ چیف نے انہیں آنکھوں کی بیماری سی بی کے مریضوں کے بارے میں اعداد و شمار اکٹھے کرنے کا حکم دے دیا تھا اور چار روز تک وہ دارالحکومت کے آنکھوں کے ہسپتالوں سے ریکارڈ اکٹھا کرنے میں مصروف رہے تھے اور پھر یہ ریکارڈ ایک فائل کی صورت میں ترتیب دے کر دانش منزل بھجوا دیا گیا تھا اس لئے اب ایک بار پھر وہ فارغ تھے اور جولیا نے انہیں آج اپنے فلیٹ میں آنے کی دعوت دی تھی ۔ اس لئے وہ سب یہاں موجود تھے ۔ جولیا اور صالحہ کچن میں مصروف تھیں جبکہ باقی ممبران سٹنگ روم میں بیٹھے گپ شپ میں مصروف

تھے۔

"میری سمجھ میں نہیں آرہا کہ آخر سیکرٹ سروس کو اس ریکارڈ کے حصول کے لئے کیوں استعمال کیا گیا ہے"...... اچانک نعمانی نے کہا تو سب بے اختیار چونک پڑے۔ ان سب کے چہروں پر نعمانی کی بات سن کر سوالیہ نشان ابھر آئے تھے کیونکہ اس بارے میں واقعی انہوں نے غور ہی نہیں کیا تھا۔ وہ چونکہ فارغ رہ رہ کر تنگ آگئے تھے اس لئے کام ملتے ہی وہ تیزی سے حرکت میں آگئے تھے۔

"بات تو تمہاری واقعی درست ہے۔ ہم نے تو اس پہلو پر سوچا ہی نہیں"...... صفدر نے کہا۔

"سیکرٹ سروس ختم کی جا رہی ہے اور ایسا عمران کی وجہ سے ہو رہا ہے"...... اچانک تنویر نے کہا تو سب بے اختیار چونک پڑے۔

"کیا مطلب۔ کیا کہہ رہے ہو"...... تقریباً سب نے ہی بیک زبان ہو کر کہا۔

"میں درست کہہ رہا ہوں۔ عمران خود ہی سارے کام کر لیتا ہے ہم سب کو اس کی کارکردگی نے عضو معطل بنا کر رکھ دیا ہے حالانکہ سیکرٹ سروس کے ممبران ہم ہیں۔ وہ سرے سے ممبر ہی نہیں اور مجھے یقین ہے کہ اب بھی وہی کام کر رہا ہو گا اور ہمارے ذمے یہ فضول کام ڈالے جا رہے ہیں"...... تنویر نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"واقعی۔ طویل عرصے سے عمران صاحب سے ملاقات ہی نہیں ہوئی۔ نجانے وہ کیا کرتے پھر رہے ہیں"...... صدیقی نے کہا۔

"میرا خیال ہے کہ عمران صاحب کی سرگرمیوں کو ٹریس کرنا چاہئے"...... اس بار خاور نے کہا تو اسی لمحے جولیا اور صالحہ ٹرالی دھکیلتی ہوئیں کچن سے آگئیں اور پھر سب کے سامنے کافی کے ساتھ ساتھ سنیکس اور دیگر لوازمات رکھے جانے لگے۔

"یہ فلیٹ مس جولیا کا ہے اس لئے یہاں عمران کو کال مس جولیا ہی کر سکتی ہیں"...... صفدر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"کیا کہہ رہے ہو۔ کسے کال کرنا ہے"...... جولیا نے چونک کر پوچھا تو صفدر نے نعمانی کی بات سے لے کر اب تک ہونے والی ساری گفتگو دوہرا دی۔

"سوری صفدر۔ وہ چونکہ سیکرٹ سروس کا ممبر نہیں ہے اس لئے اسے ہماری میٹنگ میں شریک ہونے کا کوئی حق نہیں ہے"۔ جولیا نے بڑے سپاٹ لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ممبر نہ سہی لیڈر تو وہی ہے"...... صفدر نے جواب دیا۔

"جب چیف اسے لیڈر بناتا ہے تو لیڈر ہوتا ہے اور بس۔ اس سے زیادہ اس کی کوئی اہمیت نہیں ہے"...... جولیا نے پہلے سے زیادہ سپاٹ لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"میرا خیال ہے کہ یہ ریکارڈ اکٹھا کرنے والا کام بھی عمران صاحب کی وجہ سے ہوا ہے"...... اچانک صدیقی نے کہا۔

"وہ کس طرح"...... صفدر نے چونک کر پوچھا۔

"بس۔ میرا خیال ہے۔ اس نے یقیناً چیف کو کوئی ایسی رپورٹ

دی ہو گی جس کی وجہ سے چیف کو اس کام کے لئے سیکرٹ سروس کو حرکت میں لانا پڑا"...... صدیقی نے کہا۔

"صدیقی ٹھیک کہہ رہا ہے صفدر۔ میں نے عمران صاحب کو کافی دن پہلے یہاں کے مشہور آنکھوں کے ہسپتال جس کا نام روشن ہسپتال ہے سے باہر نکلتے ہوئے دیکھا تھا۔ میں ایک ہمسائے کی عیادت کے لئے وہاں جا رہا تھا اور عمران صاحب اپنی کار میں باہر نکل رہے تھے"...... کیپٹن شکیل نے کہا۔

"ہو سکتا ہے کہ عمران صاحب بھی تمہاری طرح کسی کی عیادت کے لئے گئے ہوں"...... خاور نے کہا۔

"ہاں۔ ہو سکتا ہے۔ لیکن اس کے کچھ روز بعد ہمیں یہ کام سونپ دیا گیا حالانکہ یہ کام واقعی سیکرٹ سروس کا نہیں۔ یہ کام تو حکومت کا کوئی بھی ادارہ آسانی سے کر سکتا تھا"...... کیپٹن شکیل نے کہا اور پھر اس سے پہلے کہ مزید کوئی بات ہوتی فون کی گھنٹی بج اٹھی تو جولیا نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"جولیا بول رہی ہوں"...... جولیا نے کہا۔

"ایکسٹو"...... دوسری طرف سے مخصوص آواز سنائی دی تو جولیا نے لاؤڈر کا بٹن پریس کر دیا۔

"یس چیف"...... جولیا نے کہا تو سب چونک پڑے۔

"دارالحکومت میں ان دنوں اندھے پن کی خوفناک بیماری تیزی سے پھیل رہی ہے۔ اس کے خلاف محکمہ صحت کی ٹیمیں کام کر رہی

ہیں لیکن اس کا علاج اس قدر مہنگا ہے کہ عام آدمی یہ علاج کرا ہی نہیں سکتا۔ اس طرح غریب لوگ اس بیماری کا شکار ہو کر مسلسل اندھے ہوتے چلے جا رہے ہیں۔ اس بیماری کی اچانک آمد کی وجہ ٹریس نہیں ہو رہی۔ دارالحکومت کے مختلف علاقوں کے زیر زمین پانی کے تجزیئے حکومت کی طرف سے کئے جا رہے ہیں لیکن اس کے باوجود کوئی وجہ ٹریس نہیں ہو سکی جبکہ بیماری مسلسل پھیل رہی ہے۔ تم نے اس کی وجہ ٹریس کرنی ہے تاکہ غریبوں کو اس بیماری سے بچایا جا سکے"...... ایکسٹو نے اپنے مخصوص لہجے میں کہا۔

"ہم کیسے وجہ ٹریس کر سکتے ہیں چیف۔ یہ کام تو ڈاکٹروں کا ہے"...... جولیا نے کہا۔

"عمران کے خیال کے مطابق یہ وجہ مصنوعی ہو سکتی ہے۔ مطلب ہے کہ کوئی گیس یا ریز وغیرہ یہاں ہوا میں پھیلائی جا رہی ہے۔ عمران اپنے طور پر بھی اس پر کام کرے گا لیکن میں چاہتا ہوں کہ تم اپنے طور پر کام کرو"...... دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا۔

"دیکھا۔ میں نہ کہتا تھا کہ اصل چکر اس عمران نے چلا رکھا ہے۔ اب سیکرٹ سروس بیماریوں کی وجہ ٹریس کرتی پھرے گی"۔ تنویر نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"عمران ایسے کام کرتا رہتا ہے۔ وہ ہماری طرح فارغ بیٹھ کر گپیں نہیں ہانکتا"...... صفدر نے جواب دیا۔

"لیکن صفدر یہ کیسے ممکن ہے کہ مصنوعی طور پر کوئی بیماری پھیلائی جائے۔اس سے کسی کو کیا فائدہ ہو سکتا ہے"...... جولیا نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"اور کسی کو فائدہ ہو یا نہ ہو ڈاکٹروں کو تو فائدہ ہو گا"۔ نعمانی نے کہا تو سب بے اختیار ہنس پڑے۔

"میں تو حیران ہوں کہ چیف جیسا عقلمند اس عمران کے ہاتھوں بے وقوف کیسے بن گیا۔لازماً اس نے چیک حاصل کرنے کے لئے چکر چلا رکھا ہے"...... تنویر نے کہا۔

"میرا خیال ہے کہ عمران صاحب کو ٹریس کیا جائے۔چیف صرف عمران کی بات پر ایسا حکم نہیں دے سکتا۔لازماً اس کے پیچھے کوئی ٹھوس وجہ ہو گی"...... صفدر نے کہا۔

"لیکن کوئی وجہ ہوتی تو چیف ضرور اس کا ذکر کرتا"...... تنویر نے کہا۔

"میں بات کرتی ہوں عمران صاحب سے"...... صالحہ نے کہا اور فون کا رسیور اٹھا کر اس نے تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"لاؤڈر کا بٹن بھی پریس کر دینا"...... صفدر نے کہا تو صالحہ نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے آخر میں لاؤڈر کا بٹن پریس کر دیا۔دوسری طرف گھنٹی بجنے کی آواز سنائی دی اور پھر رسیور اٹھا لیا گیا۔

"حقیر فقیر پر تقصیر ہیچ مدان بندہ نادان علی عمران ایم ایس سی۔

ڈی ایس سی (آکسن) بزبان خود بلکہ بدہان خود بول رہا ہوں"۔عمران کی شگفتہ آواز سنائی دی تو سوائے جولیا اور تنویر کے باقی سب کے چہروں پر بے اختیار مسکراہٹ ابھر آئی۔

"صالحہ بول رہی ہوں عمران صاحب مس جولیا کے فلیٹ سے۔یہاں سیکرٹ سروس کے تمام ممبران موجود ہیں۔آپ بھی آ جائیں"...... صالحہ نے جلدی جلدی ایک ہی سانس میں ساری بات کہہ ڈالی کیونکہ اسے معلوم تھا کہ اگر عمران کو بولنے کا موقع مل گیا تو پھر وہ اپنی بات بھی نہ کر سکے گی۔

"میزبان کون ہے"...... دوسری طرف سے پوچھا گیا۔

"مس جولیا"...... صالحہ نے جواب دیا۔

"تو پھر دعوت بھی جولیا کی طرف سے ہونی چاہئے تھی"۔عمران نے جواب دیا تو سب بے اختیار مسکرا دیئے۔

"میں مس جولیا کی نمائندہ خصوصی ہوں۔جس طرح آپ چیف کے نمائندہ خصوصی ہیں"...... صالحہ نے جواب دیا تو دوسری طرف سے عمران کے کھلکھلا کر ہنسنے کی آواز سنائی دی۔

"لیکن نمائندہ خصوصی تو تنویر کو ہونا چاہئے تھا"...... عمران نے کہا۔

"کیوں۔میں کیوں نہیں ہو سکتی"...... صالحہ نے بھی لطف لینے والے انداز میں کہا۔

"خصوصی کہتے ہیں سپیشل کو اور سپیشل پرسن کا مطلب ہوتا ہے

جو ذہنی طور پر یا جسمانی طور پر معذور ہو اور تنویر جسمانی طور پر نہ سہی
بہرحال ذہنی طور پر تو معذور ہے"...... دوسری طرف سے عمران نے
جواب دیا تو تنویر کا چہرہ یکلخت بگڑ سا گیا۔

"لیکن آپ تو نہ جسمانی طور پر معذور ہیں اور نہ ہی ذہنی طور پر۔
اس کے باوجود چیف کے سپیشل نمائندہ ہیں"...... صالحہ نے ترکی بہ
ترکی جواب دیتے ہوئے کہا تو تنویر کا بگڑا ہوا چہرہ بے اختیار کھل
اٹھا۔

"ارے۔ یہاں الٹا چکر ہے۔ سپیشل پرسن اپنا نمائندہ خصوصی
اچھلے بھلے کو بناتے ہیں اور تمہارا چیف تو سکہ بند سپیشل پرسن ہے
اس لئے تو کسی کے سامنے نہیں آتا"...... عمران بھلا کہاں ہار ماننے
والوں میں سے تھا۔

"ہو گا۔ بہرحال آپ فوراً آ جائیں۔ ہم آپ کے منتظر ہیں"۔ صالحہ
نے کہا اور جلدی سے رسیور رکھ دیا کیونکہ اس نے جولیا کا بگڑتا ہوا
چہرہ دیکھ لیا تھا۔

"کیا ضرورت تھی اس احمق کو بلانے کی"...... جولیا نے منہ
بناتے ہوئے کہا۔

"اس سے وجہ تو معلوم کی جائے"...... صفدر نے کہا۔

"وہ کبھی بھی نہیں بتائے گا۔ الٹا ہمیں زچ کر دے گا"...... تنویر
نے کہا اور پھر ایسی ہی باتوں میں تھوڑی ہی دیر گزری تھی کہ کال
بیل کی آواز سنائی دی تو نعمانی اٹھ کر تیزی سے بیرونی دروازے کی

طرف بڑھ گیا۔ سب سمجھ گئے تھے کہ عمران آیا ہو گا۔

"کون ہے"...... نعمانی نے دروازے کے قریب پہنچ کر اونچی
آواز میں کہا۔

"وہی جسے باقاعدہ دعوت دے کر بلوایا گیا ہے"...... باہر سے
عمران کی ہلکی سی آواز سنائی دی تو نعمانی نے دروازہ کھول دیا۔

"السلام علیکم ورحمتہ اللہ وبرکاتہ یا مہمانان گرامی قدر"۔ عمران
نے اندر داخل ہوتے ہی اونچی آواز میں کہا۔

"وعلیکم السلام عمران صاحب۔ اب تو آپ کو مس جولیا کے
فلیٹ پر باقاعدہ دعوت دے کر بلوانا پڑتا ہے"...... نعمانی نے دروازہ
بند کرتے ہوئے کہا۔

"اور وہ بھی نمائندہ خصوصی کے ذریعے۔ اب کیا کیا جائے۔ بے
چاری میزبان گونگی جو ہو گی"...... عمران نے سٹنگ روم میں داخل
ہوتے ہوئے کہا۔

"بکواس کرنے کی ضرورت نہیں"...... جولیا نے یکلخت غصیلے
لہجے میں کہا تو تنویر کا چہرہ یکلخت کھل اٹھا۔

"پھر مجھے اس کے لئے نمائندہ خصوصی رکھنا پڑے گا اور بکواس
کرنے کے لئے بہترین نمائندہ خصوصی تنویر ہو سکتا ہے"...... عمران
نے کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہا۔

"میرے بارے میں بات مت کیا کرو ورنہ کسی روز واقعی گولی
مار دوں گا"...... تنویر نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"کیا زمانہ آگیا ہے کہ اب مہمان کو بلا کر بے عزت کیا جاتا ہے"...... عمران نے لمبا سانس لیتے ہوئے کہا۔

"عمران صاحب۔ چیف نے ہمیں حکم دیا ہے کہ ہم آنکھوں کی تیزی سے بڑھتی ہوئی بیماری کی وجہ ٹریس کریں اور ہمیں یہ بات سمجھ میں نہیں آ رہی تھی اور مس جولیا سمیت سب کا فیصلہ ہے کہ آپ ہی اس کی وجہ تلاش کر سکتے ہیں"...... صفدر نے جلدی سے موضوع بدلتے ہوئے کہا کیونکہ اسے معلوم تھا کہ عمران نے باز نہیں آنا اور ماحول تلخ سے تلخ تر ہوتا چلا جائے گا۔

"تمہارا مطلب ہے کہ اب مس جولیا کی نظروں میں میرا سکوپ بالکل ختم ہو چکا ہے۔ ٹھیک ہے۔ قسمت اسے ہی کہتے ہیں اور قسمت سے کون لڑ سکتا ہے"...... عمران نے پہلے سے بھی زیادہ طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

"یہ کیا کہہ رہے ہو۔ کیسا سکوپ"...... جولیا نے چونک کر کہا۔

"وہی جس کے پیچھے تنویر ہر وقت لٹھ اٹھائے پھرتا رہتا ہے۔ میرا مطلب ہے تین بار ریس کہنے والا سکوپ"...... عمران نے جواب دیا۔

"تم پھر میرے بارے میں بات کر رہے ہو"...... تنویر نے سخت لہجے میں کہا۔

"عمران تم ہمارے ساتھی ہو اور بس۔ اس حد تک میں تمہیں سمجھتی ہوں۔ اس سے زیادہ آگے بڑھنے کی میں تمہیں اجازت نہیں دے سکتی"...... جولیا نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"چلو۔ میں تمہاری نمائندہ خصوصی سے اجازت لے لوں گا۔ وہ میری چھوٹی بہن ہے اور چھوٹی بہن بڑے بھائیوں کو اجازت دے دیا کرتی ہیں"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"عمران صاحب پلیز۔ جو بات میں کر رہا ہوں اس کے بارے میں بتائیں ورنہ چیف نے ہماری جواب طلبی کر دینی ہے"۔ صفدر نے کہا۔

"عمران صاحب آپ روشن ہسپتال سے واپس آتے ہوئے مجھے ملے تھے۔ آپ وہاں کیا کرنے گئے تھے"...... کیپٹن شکیل عمران کے جواب دینے سے پہلے بول پڑا۔

"روشنی تلاش کرنے۔ کیونکہ کسی نے جادو کی چھڑی لگا کر روشنی ہی غائب کر دی تھی"...... عمران نے منہ بناتے ہوئے جواب دیا۔

"عمران صاحب۔ چیف نے بتایا ہے کہ آپ نے انہیں کہا ہے کہ آنکھوں کی بیماری مصنوعی طور پر پھیلائی جا رہی ہے۔ کیا واقعی ایسا ہو سکتا ہے کہ مصنوعی طور پر بیماری پھیلائی جائے"...... صالحہ نے کہا۔

"صرف ایک بیماری مصنوعی طور پر نہیں پھیلائی جا سکتی۔ باقی تو ہر بیماری پھیلائی جا سکتی ہے۔ چیچک کے جراثیم ہوا میں پھیلا دو تو چیچک کی بیماری پھیل جائے گی۔ چوہوں کی تعداد بڑھا دو تو طاعون پھیل جائے گا۔ گرد و غبار اور دھواں ہوا میں پھیلا دو تو سانس اور دمے کی بیماری پھیل جائے گی"...... عمران نے جواب

دیا۔

" کون سی بیماری نہیں پھیلائی جا سکتی ۔ وہ بھی تو بتا دیں "۔ صفدر نے کہا۔

" بیماری عشق ۔ اب دیکھو بے چارہ تنویر کتنے طویل عرصے سے اس کو پھیلانے میں مصروف ہے لیکن آج تک کامیاب نہیں ہو سکا"...... عمران نے جواب دیا تو کمرہ بے اختیار قہقہوں سے گونج اٹھا۔

" شٹ اپ ۔ خواہ مخواہ جو منہ میں آتا ہے بکواس کر دیتے ہو"۔ تنویر نے انتہائی بگڑے ہوئے لہجے میں کہا۔

" مس صالحہ بنائندہ خصوصی مس جولیانا فٹزواٹر مجھے سوکھے منہ کب تک بیٹھنا پڑے گا یا پھر مہمان کو لوازمات مہمان داری ساتھ لانا پڑیں گے"...... عمران نے تنویر کی بات کا جواب دینے کی بجائے صالحہ سے مخاطب ہو کر کہا۔

" میں آپ کے لئے کافی بنا لاتی ہوں"...... صالحہ نے قدرے شرمندہ سے لہجے میں کہا۔

" ٹھہرو ۔ تم بیٹھو میں لے آتی ہوں"...... جولیا نے کہا اور کچن کی طرف بڑھ گئی۔

" کیا خیال ہے صفدر ۔ برف پگھلنا شروع نہیں ہو گئی"۔ عمران نے صفدر کی طرف جھکتے ہوئے بڑے پرامید لہجے میں کہا تو صفدر سمیت سب ہنس پڑے۔

" عمران صاحب ۔ مس جولیا تو آپ کی دل سے عزت کرتی ہیں ۔ البتہ پہلے وہ آپ کے معاملے میں بے حد جذباتی ہو جاتی تھی اب ایسا نہیں"...... صفدر نے کہا۔

" اور ابھی تم پوچھ رہے تھے کہ بیماری پھیلانے کی کوئی وجہ بھی ہوتی ہے یا نہیں"...... عمران نے کہا تو سب بے اختیار مسکرا دیئے۔

" عمران صاحب ۔ یہ آنکھوں کی بیماری کیا واقعی دارالحکومت میں اچانک پھیلنا شروع ہوئی ہے"...... اچانک کیپٹن شکیل نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

" ہاں ۔ آج سے دو ہفتے پہلے یہاں اس بیماری کے مریض سال میں ایک دو ہی تھے لیکن دو ہفتوں سے یہاں اچانک نہ صرف اس بیماری کے مریض تیزی سے بڑھنے شروع ہو گئے ہیں بلکہ جیسے جیسے وقت گزرتا جا رہا ہے تعداد کم ہونے کی بجائے بڑھتی جا رہی ہے اور ڈاکٹر اس کی کوئی وجہ بھی ٹریس نہیں کر سکے ۔ یہاں کا ماحول دو ہفتے پہلے جیسا تھا اب بھی ویسا ہی ہے ۔ زیادہ سے زیادہ یہ سوچا گیا کہ شاید زیر زمین پانی میں کوئی ایسا عنصر شامل ہو گیا ہے جو اس بیماری کو پھیلا رہا ہے لہذا شہر کے مختلف علاقوں کے پانی کا تجزیہ کیا گیا لیکن کوئی ایسا عنصر ٹریس نہیں کیا جا سکا اس لئے پریشانی بڑھتی جا رہی ہے"...... عمران نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

" لیکن عمران صاحب ۔ یہ سیکرٹ سروس کا تو کام نہیں ہے ۔ یہ تو حکومت اور وزارت صحت کا کام ہے ۔ پھر سیکرٹ سروس کو کیوں

اس میں ڈالا جا رہا ہے"...... صفدر نے کہا۔

"تمہارے چیف کا خیال ہے کہ یہ سب کچھ کسی سازش کے تحت مصنوعی طور پر کیا جا رہا ہے اور اس کا کہنا ہے کہ ملک کی سلامتی کا یہ مطلب بھی ہے کہ اس کے عوام بھی سلامت رہیں۔ اب تم خود سوچو کہ اگر یہ بیماری اسی طرح پھیلتی چلی گئی تو ملک کی آدھے سے زیادہ آبادی نابینا ہو کر رہ جائے گی۔ پھر ملک کی سلامتی کیسے رہے گی اور ایسی ہی بیماری فوج میں پھیل گئی تو پھر"...... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اوہ۔ تو چیف کا خیال ہے کہ کوئی مجرم تنظیم ایسا کر رہی ہے جبکہ اس کا تو سو فیصد علاج موجود ہے۔ اگر علاج نہ ہوتا تو پھر ایسا سوچا جا سکتا تھا"...... صفدر نے کہا۔

"ہاں۔ یہی بات تو آڑے آ رہی ہے"...... عمران نے جواب دیا اسی لمحے جولیا ٹرالی دھکیلتی ہوئی آئی تو اس پر کافی کی پیالی اور دیگر لوازمات موجود تھے۔

"شکریہ"...... عمران نے کہا اور کافی کی پیالی اٹھا لی۔

"عمران۔ میرا خیال ہے کہ تم مجھ سے ناراض ہو"...... اچانک جولیا نے کہا تو عمران سمیت سب بے اختیار چونک پڑے۔ جولیا اس دوران کرسی پر بیٹھ چکی تھی۔ اس کے چہرے پر گہری سنجیدگی تھی۔

"ارے۔ یہ خیال تمہیں کیسے آ گیا۔ تم ڈپٹی چیف ہو۔ تم سے ناراض ہو کر میں نے اس چھوٹے سے چیک سے بھی ہاتھ دھونے ہیں"...... عمران نے چونک کر کہا۔

"ٹھیک ہے تم نہ بتاؤ لیکن میرا خیال یہی ہے۔ بہرحال اگر میں نے کوئی غلطی کی ہے تو مجھے معاف کر دینا"...... جولیا نے قدرے رندھے ہوئے لہجے میں کہا اور اٹھ کر دوبارہ کچن کی طرف بڑھ گئی۔

"عمران صاحب۔ مس جولیا اصل میں دوراہے پر کھڑی ہے۔ وہ جذباتی طور پر آپ سے بے حد ٹچی ہیں لیکن حالات کی وجہ سے وہ اپنے خیالات کو کنٹرول کر رہی ہیں لیکن اس کی وجہ سے ان کے ذہن میں شدید کشمکش ہو رہی ہے۔ اگر ایسا مسلسل ہوتا رہا تو مجھے خطرہ ہے کہ مس جولیا کا نروس بریک ڈاؤن ہو سکتا ہے"...... صفدر نے کہا۔

"تو پھر تمہارا کیا خیال ہے۔ کیا کیا جائے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"جولیا کو اس کے حال پر چھوڑ دیا جائے۔ وہ خود ہی ٹھیک ہو جائے گی"...... صفدر کے بولنے سے پہلے صالحہ بول پڑی۔

"صفدر آج تک تمہارے ٹھیک ہونے کے انتظار میں سوکھ رہا ہے اور تم کہہ رہی ہو کہ جولیا ٹھیک ہو جائے گی"...... عمران نے کہا تو سب بے اختیار ہنس پڑے لیکن اس سے پہلے کہ مزید کوئی بات ہوتی فون کی گھنٹی بج اٹھی تو صالحہ نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"یس"...... صالحہ نے کہا۔

"یہاں عمران صاحب ہوں گے۔ انہوں نے مجھے کہا تھا کہ وہ اس نمبر پر ہوں گے"...... دوسری طرف سے ٹائیگر کی آواز سنائی دی۔

"اچھا۔ بات کیجئے"....... صالحہ نے کہا اور رسیور عمران کی طرف بڑھا دیا اور ساتھ ہی لاؤڈر کا بٹن پریس کر دیا۔ اسی لمحے جولیا بھی کچن سے واپس آ گئی۔ اس کے چہرے پر گہری سنجیدگی طاری تھی۔

"یس۔ علی عمران بول رہا ہوں"....... عمران نے کہا۔

"باس۔ میں ٹائیگر بول رہا ہوں"....... دوسری طرف سے ٹائیگر نے کہا۔

"ہاں۔ کوئی خاص رپورٹ"....... عمران نے کہا۔

"باس۔ دارالحکومت کا ایک گنجان آباد علاقہ ہے جسے ماڑی پور کہا جاتا ہے۔ یہاں ملی جلی آبادی ہے۔ مطلب ہے غریب لوگ اور متوسط اور اچھے طبقے کے لوگ۔ یہاں کے ایک چوکیدار نے بتایا ہے کہ تین چار روز پہلے ایک سرخ رنگ کی ویگن یہاں صبح سویرے آئی اور اس پورے علاقے میں آہستہ آہستہ گھومتی رہی۔ اس ویگن کی چھت کھلی ہوئی تھی اور اس کھلی چھت میں سے دو نالیاں باہر کو نکلی ہوئی تھیں جن کے آخری سرے پر بگل لگے ہوئے تھے۔ پورے علاقے کا راؤنڈ لگا کر ویگن جب واپس جانے لگی تو اس چوکیدار نے انہیں روک لیا اور اس طرح علاقے میں راؤنڈ لگانے کے بارے میں پوچھا تو اس ویگن میں موجود دو افراد جو مقامی تھے انہوں نے اسے بتایا کہ وہ حکومت کی طرف سے علاقے کی فضائی آلودگی چیک کر رہے ہیں۔ اس کے بعد وہ چلے گئے"....... ٹائیگر نے کہا۔

"کسی اور علاقے میں بھی یہ ویگن نظر آئی ہے یا نہیں"۔ عمران

نے چونک کر پوچھا۔

"ابھی تو کہیں سے اس بارے میں پتہ نہیں چلا"....... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"اس ویگن پر کچھ لکھا ہوا تھا۔ اس کا نمبر اور ماڈل وغیرہ کی تفصیل"۔ عمران نے پوچھا۔

"نہیں۔ وہ چوکیدار ان پڑھ تھا۔ صرف اس نے اتنا بتایا ہے کہ سرخ رنگ کی ویگن تھی جس پر سفید رنگ سے کچھ لکھا ہوا تھا اور بس"....... ٹائیگر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اوکے۔ اپنی انکوائری جاری رکھو اور اس ویگن کو بھی تلاش کرو"۔ عمران نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔

"یہ ویگن محکمہ صحت کی ہو سکتی ہے عمران صاحب جو اس بیماری کی وجہ معلوم کرنے کے لئے فضائی آلودگی چیک کر رہے ہوں گے"۔ صفدر نے کہا۔

"میں نے بھی یہ ویگن دیکھی ہے"....... اچانک چوہان نے کہا جو اب تک خاموش بیٹھا ہوا تھا اور اس کی بات سن کر سب چونک پڑے تھے۔

"اوہ۔ کہاں اور کب"....... عمران نے چونک کر پوچھا۔

"میں ان دنوں جس علاقے میں رہتا ہوں اس کے قریب ہی ایک کھلا میدان ہے۔ میں صبح سویرے واک کرنے اس میدان میں جاتا ہوں۔ چار پانچ روز پہلے میں اس میدان میں واک کر رہا تھا کہ

میں نے اس ویگن کو آہستہ آہستہ میدان کے ساتھ والی سڑک سے گزرتے ہوئے دیکھا تھا۔ اس کی چھت کھلی ہوئی تھی اور اس سے دو نالیاں باہر کو نکلی ہوئی تھیں جن کے آخری سرے بگل نما تھے۔ پھر یہ ویگن آگے جا کر گھوم گئی اور نظروں سے اوجھل ہو گئی۔ اب اس ویگن کا ذکر آیا تو مجھے یہ بات یاد آ گئی"...... چوہان نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"کیا لکھا ہوا تھا اس ویگن پر"...... عمران نے پوچھا۔

"یہ سرخ رنگ کی ویگن تھی اور اس پر کسی سرکاری محکمے کا نام اور مخصوص نشان بنا ہوا تھا لیکن میں نے چونکہ اسے سرسری طور پر دیکھا تھا اس لئے نام نہیں پڑھ سکا"...... چوہان نے کہا۔

"اس کا نمبر وغیرہ معلوم ہے"...... عمران نے کہا۔

"نہیں۔ میں نے اس کا خیال ہی نہیں کیا"...... چوہان نے جواب دیتے ہوئے کہا تو عمران نے ہاتھ بڑھا کر فون کا رسیور اٹھایا اور تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔ آخر میں اس نے لاؤڈر کا بٹن بھی پریس کر دیا۔

"ایکسٹو"...... رابطہ قائم ہوتے ہی چیف کی مخصوص آواز سنائی دی۔

"علی عمران بول رہا ہوں جناب جولیا کے فلیٹ سے"...... عمران نے سنجیدہ لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ویگن کے بارے میں تفصیل بتا دی۔

"پھر"...... دوسری طرف سے سرد لہجے میں کہا گیا۔

"آپ سرسلطان کے ذریعے معلوم کرائیں کہ کیا محکمہ صحت والے فضائی آلودگی کی جانچ پڑتال کر رہے ہیں یا نہیں کیونکہ بظاہر تو ایسا ہی لگتا ہے کہ محکمہ صحت والے مختلف علاقوں کی فضائی آلودگی کو چیک کر رہے ہیں"...... عمران نے کہا۔

"تم وہیں رکو۔ میں معلوم کر کے تمہیں کال کرتا ہوں"۔ دوسری طرف سے کہا گیا تو عمران نے رسیور رکھ دیا۔

"عمران صاحب۔ اگر یہ محکمہ صحت والوں کی ویگن نہ ہوئی تو پھر"...... صفدر نے کہا۔

"پھر یہ مشکوک ہو گی اور اسے بہرحال ٹریس کرنا پڑے گا"۔ عمران نے کہا۔

"لیکن پھر یہ ویگن کیا کرتی پھر رہی ہو گی۔ کیا اس کے ذریعے فضا میں کوئی مخصوص گیس پھیلائی جا رہی ہو گی"...... اس بار صدیقی نے کہا۔

"دیکھو۔ یہ تو ویگن ٹریس ہونے پر ہی پتہ چلے گا"...... عمران نے کہا تو سب نے اثبات میں سر ہلا دیئے اور پھر تقریباً ایک گھنٹے بعد فون کی گھنٹی بج اٹھی تو جولیا نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"جولیا بول رہی ہوں"...... جولیا نے کہا۔

"ایکسٹو۔ عمران ہو گا یہاں اسے رسیور دو"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"یس چیف "...... جولیا نے کہا اور رسیور عمران کی طرف بڑھا دیا۔

"علی عمران ایم ایس سی۔ ڈی ایس سی (آکسن) بول رہا ہوں"۔ عمران نے رسیور کان سے لگاتے ہوئے کہا تو صفدر اور دوسرے ساتھی بے اختیار مسکرا دیئے۔

"محکمہ صحت تو نہیں البتہ محکمہ ماحولیات کی گاڑیاں شہر کے مختلف علاقوں کا فضائی سروے کرتی پھر رہی ہیں"...... چیف نے اپنے مخصوص لہجے میں کہا۔

"اوہ۔ پھر تو یہ سرکاری گاڑیاں ہوئیں۔ ٹھیک ہے"...... عمران نے کہا اور پھر دوسری طرف سے رابطہ ختم ہونے پر اس نے بھی رسیور رکھ دیا۔

"عمران صاحب۔ میرا خیال ہے کہ چیف کو خواہ مخواہ وہم ہو گیا ہے۔ بیماریاں پھیلتی رہتی ہیں۔ یہ کوئی نئی بات تو نہیں ہے۔ البتہ حکومت کو اس کے علاج کے سلسلے میں توجہ دینی چاہئے"۔ صفدر نے کہا۔

"ہاں۔ اب تو یہی کہا جا سکتا ہے"...... عمران نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

"عمران صاحب۔ یہ سلسلہ شروع کیسے ہوا"...... صفدر نے کہا تو عمران نے عبدالغنی سے ملاقات اور پھر روشن ہسپتال جانے اور انجکشن کی قیمت سے لے کر سیکرٹری وزارت صحت سے ملاقات تک

کی ساری تفصیل بتا دی۔

"اس قدر مہنگا علاج ہے یہ۔ پھر تو یہ عام لوگوں کے بس سے باہر ہے"...... جولیا نے حیران ہوتے ہوئے کہا۔

"عام لوگ تو ایک طرف اچھے خاصے لوگ اس کی استطاعت نہیں رکھتے"...... عمران نے جواب دیا۔

"عمران صاحب۔ مسئلہ تو صرف علاج کی قیمت کا تھا پھر اس میں شک کیسے شامل ہو گیا"...... صفدر اصل بات معلوم کرنے پر تلا ہوا تھا۔

"میں نے ٹائیگر کے ذمے لگایا تھا کہ وہ اس بارے میں معلومات حاصل کرے کیونکہ مجھے اچانک خیال آیا تھا کہ ان دنوں اخبارات میں بھی اس بیماری کا بڑا چرچا ہونا شروع ہو گیا ہے۔ ٹیلی ویژن پر بھی اس بارے میں معلومات دی جا رہی ہیں اور شہر میں جگہ جگہ بینرز لگائے جا رہے ہیں اور یہ سب کچھ وہ کمپنی کرا رہی ہے جو انجکشن تیار کرتی ہے جبکہ بظاہر اسے اس قدر اخراجات کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔ دوسرا شک اس وقت پڑا جب تمہارے حاصل کردہ اعداد و شمار تمہارے چیف کے پاس پہنچے تو چیف چونک پڑا اور اس نے سر سلطان کے ذریعے چند ہفتے پہلے کا ریکارڈ حاصل کیا تو پتہ چلا کہ یہ بیماری گزشتہ دو ہفتوں سے اچانک نمودار ہوئی ہے اور مسلسل پھیلتی چلی جا رہی ہے جبکہ بظاہر اس کی کوئی وجہ بھی سامنے نہیں آئی اس کے ڈسٹری بیوٹرز سے پتہ چلا ہے کہ دو ہفتے پہلے ہی اس کا علاج

یہاں پاکیشیا میں متعارف کرایا گیا ہے۔ اس کا مطلب ہے کہ ادھر علاج متعارف ہوا اور ساتھ ہی بیماری بھی متعارف ہو گئی اور اب یہ مسلسل بڑھ رہی ہے۔ اس سے شک پیدا ہوا کہ کہیں یہ بیماری صرف پراڈکٹ فروخت کرنے کے لئے کسی مصنوعی طریقے سے تو نہیں پھیلائی جا رہی"...... عمران نے کہا تو سب کے چہروں پر سنجیدگی کے تاثرات ابھر آئے۔

"اوہ واقعی۔ یہ بات عجیب ہے کہ ادھر ملٹی نیشنل کمپنی کوئی دوا پاکیشیا میں متعارف کراتی ہے اور ادھر اس بیماری کے مریض تیزی سے سامنے آنے لگتے ہیں"...... صفدر نے کہا۔

"یہ بھی تو ہو سکتا ہے کہ بیماری پہلے سے موجود ہو لیکن لوگوں اور مقامی ڈاکٹروں کو اس کا علم نہ ہو۔ وہ اسے کسی دوسری بیماری کے کوٹے میں شامل کر کے اس کا علاج کر رہے ہوں اور اس کمپنی نے اب یہاں سیمینار کرا کر اور اخبارات اور ٹیلی ویژن میں اس بیماری کے بارے میں درست معلومات دے کر لوگوں اور ڈاکٹروں کو اس سے آگاہ کیا ہو۔ اس وجہ سے بھی ایسا ہو سکتا ہے"...... جولیا نے کہا۔

"ہاں۔ یہ بات بھی ہو سکتی ہے۔ میرا خیال ہے کہ آپ سب اس سلسلے میں محکمہ صحت اور ماحولیات سے زیادہ بہتر انداز میں کام کر سکتے ہیں"...... عمران نے کہا۔

"وہ کیسے"...... سب نے چونک کر پوچھا۔

"آپ لوگ آنکھوں کے ہسپتالوں کا خفیہ سروے کریں اور وہاں کے مریضوں سے بات چیت کریں۔ وہاں کے ڈاکٹروں اور خاص طور پر چھوٹے عملے کو ٹٹولیں۔ مجھے یقین ہے کہ اصل بات سامنے آ جائے گی"...... عمران نے کہا تو سب نے اس پر رضامندی کا اظہار کر دیا۔

دفتر کے انداز میں سجے ہوئے کمرے کی میز کے پیچھے ایک لمبے قد اور درمیانے جسم کا نوجوان کرسی پر بیٹھا ہوا تھا۔ اس کی آنکھوں پر نظر کا نفیس فریم والا چشمہ لگا ہوا تھا اور وہ اپنے چہرے مہرے اور انداز سے بزنس مین ہی نظر آ رہا تھا۔ اس نے لائٹ بلیو رنگ کا سوٹ پہنا ہوا تھا اور گہرے نیلے رنگ کی ٹائی باندھ رکھی تھی۔ اچانک دفتر کا دروازہ کھلا اور ایک مقامی نوجوان اندر داخل ہوا۔

"اوہ۔ سلیم تم۔ آؤ بیٹھو"...... میز کے پیچھے بیٹھے ہوئے نوجوان نے چونک کر آنے والے کو دیکھتے ہوئے کہا۔

"جیکسن صاحب۔ معاملات تیزی سے بگڑتے جا رہے ہیں"۔ نوجوان نے میز کی دوسری طرف کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہا۔

"کیا مطلب۔ کیا کہہ رہے ہو۔ کیا ہوا ہے"...... جیکسن نے چونک کر قدرے پریشان سے لہجے میں کہا۔

"جیکسن صاحب۔ ہماری چار گاڑیوں کی چیکنگ سامنے آئی ہے جن سے ہم ریز اور گیس فائر کرتے ہیں"...... سلیم نے کہا تو جیکسن بے اختیار اچھل پڑا۔

"کیا۔ کیا کہہ رہے ہو۔ محکمہ ماحولیات کی گاڑیاں تو یہ کام کرتی رہتی ہیں۔ پھر کون چیکنگ کر رہا ہے"...... جیکسن نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"باقاعدہ حکومت کے اعلیٰ حکام کی طرف سے معلومات حاصل کی گئی ہیں کہ کیا محکمہ کی گاڑیاں شہر میں کام کرتی ہیں یا نہیں جس پر محکمہ کی طرف سے بتایا گیا کہ ایسا کیا جاتا ہے۔ پھر خورشید عالم صاحب نے مجھے بلایا۔ انہوں نے مجھے حکم دیا کہ ایک ہفتے تک گیس اور ریز فائرنگ بند کر کے صرف سرکاری کام کرو کیونکہ کسی بھی لمحے کوئی بھی سرکاری ایجنسی ان گاڑیوں کو چیک کر سکتی ہے اور اگر انہیں ریز اور گیس کے بارے میں معلوم ہو گیا تو ہم سب پر قیامت ٹوٹ پڑے گی"...... سلیم نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"لیکن کون سی ایجنسی یہ کام کرے گی اور کیوں"...... جیکسن نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"مجھے نہیں معلوم۔ خورشید عالم صاحب کو معلوم ہے۔ آپ ان سے فون پر بات کر لیں"...... سلیم نے کہا تو جیکسن نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے ہاتھ بڑھا کر فون کا رسیور اٹھا لیا اور تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"خورشید عالم بول رہا ہوں"...... دوسری طرف سے ایک بھاری سی آواز سنائی دی۔

"جیکسن بول رہا ہوں خورشید عالم صاحب"...... جیکسن نے کہا۔

"اوہ آپ۔ سلیم آپ تک پہنچ گیا ہے یا نہیں"...... دوسری طرف سے چونک کر پوچھا گیا۔

"پہنچ گیا ہے اور اس نے انتہائی حیرت انگیز بات بتائی ہے۔ یہ سب کیا ہے۔ آپ تفصیل بتائیں"...... جیکسن نے کہا۔

"جیکسن صاحب۔ آپ کا کام ہو رہا تھا کہ اچانک ہمارے محکمے کے ڈپٹی سیکرٹری صاحب نے مجھے طلب کیا اور فضائی آلودگی کو چیک کرنے والی گاڑیوں کے بارے میں پوچھ گچھ کی۔ میں نے انہیں بتایا کہ روٹین کے مطابق چار گاڑیاں روزانہ مختلف علاقوں کا سروے کر رہی ہیں جس پر انہوں نے اس کے اعداد و شمار پیش کرنے کا حکم دیا۔ میں نے اعداد و شمار پیش کرتے ہوئے ان سے پوچھا کہ وہ یہ معلومات کیوں حاصل کر رہے ہیں تو انہوں نے بتایا کہ محکمہ صحت کے سیکرٹری سے محکمہ خارجہ کے سیکرٹری سر سلطان جو کہ صدر کے بھی نمائندہ ہیں نے معلومات حاصل کیں کہ کیا محکمہ صحت کی گاڑیاں شہر کا سروے کرتی ہیں جس پر محکمہ صحت کے سیکرٹری نے انہیں بتایا کہ یہ سروے محکمہ ماحولیات کی طرف سے کرایا جاتا ہے۔ چنانچہ ہمارے محکمہ کے سیکرٹری سے بات کی گئی اور انہیں حکم دیا گیا کہ وہ اس سروے کے اعداد و شمار فوری طور پر ان کے آفس

بھجوائیں۔ ہمارے محکمے کے سیکرٹری نے جب اس کی وجہ پوچھی تو انہیں بتایا گیا کہ یہ حکم پاکیشیا سیکرٹ سروس کے چیف نے دیا ہے ہم یہ اعداد و شمار ان کو پہنچائیں گے کیونکہ چیف کو اطلاعات مل رہی ہیں کہ چار گاڑیاں جو کسی سرکاری محکمے کی ہیں جس جس علاقے کا سروے کرتی ہیں وہاں آنکھوں کی پراسرار بیماری کے مریضوں کی تعداد میں اضافہ ہو جاتا ہے۔ وہ ان گاڑیوں کو چیک کرانا چاہتے ہیں جس پر ہمارے محکمے کے سیکرٹری نے ڈپٹی سیکرٹری کو حکم دیا اور انہوں نے مجھے حکم دیا۔ میں نے اعداد و شمار تو انہیں پیش کر دیئے ہیں لیکن میں نے سلیم کو اس لئے آپ کے پاس بھیجا ہے کہ ایک ہفتے تک آپ کا کام نہیں ہو سکتا۔ اب ہم محکمے کا کام کریں گے تاکہ اگر چیکنگ ہو تو کلیئرنس ہو جائے۔ جب چیکنگ ختم ہو جائے گی تو ہم دوبارہ آپ کا کام شروع کر دیں گے ورنہ اگر ہم چیکنگ میں گیس اور ریز فائر کرتے ہوئے پکڑے گئے تو ہم سب کو جیل بھیج دیا جائے گا"...... خورشید عالم نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"لیکن ایک ہفتہ تو بہت زیادہ عرصہ ہے۔ ہمارا سارا کاروبار ٹھپ ہو جائے گا۔ ہم نے آپ کو انتہائی بھاری معاوضہ ادا کیا ہے"...... جیکسن نے قدرے ناخوشگوار لہجے میں کہا۔

"مجھے معلوم ہے جناب۔ لیکن ہم سب جیلوں میں سڑنا بھی نہیں چاہتے اور ایک ہفتے میں آپ کا کوئی نقصان بھی نہیں ہو گا۔ ایک ہفتے بعد ہم دوبارہ کام کا آغاز کر دیں گے"...... خورشید عالم نے کہا۔

" لیکن اگر انہوں نے آئندہ ہفتے میں بھی چیکنگ کی تو پھر"۔ جیکسن نے کہا۔

" میرا خیال ہے کہ ایسا نہیں ہو گا۔ بہرحال اب ہمیں اپنے آپ کو بھی بچانا ہے اور آپ کو بھی"...... خورشید عالم نے کہا۔

" مجھے۔ کیا مطلب"...... جیکسن نے چونک کر کہا۔

" جناب۔ ہم سے انہوں نے جبراً آپ کے بارے میں پوچھنا ہے اور پھر وہ آپ کے سر پر پہنچ جائیں گے"...... خورشید عالم نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

" اوہ ہاں۔ ٹھیک ہے۔ آپ ویسے ہی کریں جیسے آپ کہہ رہے ہیں"...... جیکسن نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا اور رسیور رکھ دیا۔

" تم بھی جاؤ سلیم"...... جیکسن نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے کوٹ کی جیب سے چند بڑی مالیت کے نوٹ نکالے اور سلیم کی طرف بڑھا دیئے۔ سلیم نے نوٹ لے کر بڑے مؤدبانہ انداز میں سلام کیا اور مڑ کر آفس سے باہر چلا گیا۔

" یہ تو معاملات واقعی بے حد خراب ہو گئے ہیں۔ یہ سرکاری ایجنسی کو آخر ادویات کے معاملہ میں دخل دینے کی کیا ضرورت آن پڑی ہے"...... جیکسن نے بڑبڑاتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ایک بار پھر ہاتھ بڑھا کر فون کا رسیور اٹھایا اور نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

" یس"...... دوسری طرف سے چیف آرنلڈ کی آواز سنائی دی۔

" جیکسن بول رہا ہوں باس"...... جیکسن نے کہا۔

" اوہ تم۔ کیا کوئی خاص بات ہے"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

" باس۔ حالات تیزی سے بگڑتے چلے جا رہے ہیں۔ سیکرٹ سروس اور دوسری ایجنسیوں نے ہمارے خلاف بھرپور انداز میں کام شروع کر دیا ہے"...... جیکسن نے کہا۔

" کیا کہہ رہے ہو۔ ایجنسیوں کا ہم سے کیا تعلق۔ ہم کوئی جرم تو نہیں کر رہے اور نہ ہی کوئی سازش کر رہے ہیں"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

" چیف۔ آپ کو معلوم ہے کہ ریز اور گیس فضا میں پھیلانے کے لئے ہم نے محکمہ ماحولیات کی گاڑیاں ہائر کی تھیں جو شہر کے مختلف علاقوں میں گھوم کر فضائی آلودگی کا سروے کرتی ہیں۔ ہم نے محکمہ ماحولیات کے سپرنٹنڈنٹ خورشید عالم اور ان کے آدمیوں کے انچارج سلیم کو بھاری معاوضہ دے کر اس کام پر آمادہ کیا تھا اس لئے آج تک کسی کو شک بھی نہ پڑ سکا تھا اور ہمارا کام تیزی سے پھیلتا جا رہا تھا۔ لیکن ابھی چند لمحے پہلے سلیم نے آ کر اطلاع دی ہے کہ سرکاری ایجنسیاں ان گاڑیوں کو مشکوک سمجھ کر چیک کر رہی ہیں تو میں نے سپرنٹنڈنٹ خورشید عالم سے فون پر بات کی"...... جیکسن نے کہا اور پھر اس نے خورشید عالم سے ہونے والی تمام بات چیت

دوہرا دی۔

"ویری بیڈ۔ اب یہ معلوم نہیں کہ وہ کب ان گاڑیوں کو چیک کرنا بند کریں۔ اس طرح تو ہمارا ٹارگٹ کبھی بھی پورا نہ ہو سکے گا"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"لیکن چیف۔ اگر انہوں نے چیک کر لیا کہ ہم مصنوعی طور پر ان گاڑیوں کی مدد سے سی بی بیماری پھیلا رہے ہیں تو وہ ہمیں گرفتار کر لیں گے"...... جیکسن نے کہا۔

"لیکن انہیں کیسے معلوم ہو گا کہ ہم سی بی بیماری پھیلا رہے ہیں ان ریز اور گیس کا کوئی براہ راست تعلق سی بی سے نہیں ہے۔ یہ تو جن لوگوں کی آنکھوں میں پہلے سے ٹی ایس ٹی کے اثرات ہوتے ہیں یہ ریز اور گیس صرف ان پر اثرانداز ہوتی ہے ورنہ تو یہ بے ضرر ہے"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"باس۔ ایک کام ہو سکتا ہے کہ ہم ان دونوں کے ساتھ فضائی آلودگی کو صاف کرنے والی ٹیسنم سکس گیس بھی ملا دیں تو چیکنگ کے باوجود وہ یہی سمجھیں گے کہ یہ کام محکمہ ماحولیات کر رہا ہے اور ایک بار کی چیکنگ کے بعد وہ ہمیشہ کے لئے ہمارا پیچھا چھوڑ دیں گے"...... جیکسن نے کہا۔

"لیکن یہ گیس تو بے حد مہنگی ہے۔ اس سے تو ہمارا بجٹ نقصان میں بھی جا سکتا ہے۔ پھر اس سارے کام کا فائدہ"۔ دوسری طرف سے کہا گیا۔

"باس۔ ڈرگ کی قیمت بڑھا کر اسے پورا کیا جا سکتا ہے"۔ جیکسن نے کہا۔

"یہاں پہلے ہی لوگ چیخ رہے ہیں کہ علاج بے حد مہنگا ہے۔ اسے مزید مہنگا کیا گیا تو معاملات بگڑ بھی سکتے ہیں"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"پھر جیسے آپ کہیں۔ ویسے یہ ایجنسیاں بے حد تیز ہوتی ہیں۔ یہ خورشید عالم اور سلیم کے ذریعے مجھ تک اور پھر میرے ذریعے آپ تک پہنچ جائیں گی اور پھر سب کچھ تباہ ہو کر رہ جائے گا"۔ جیکسن نے کہا۔

"ہاں۔ تم ٹھیک کہہ رہے ہو۔ واقعی ایسا ہو سکتا ہے۔ پھر کیا کیا جائے۔ تم کوئی رائے دو"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"چیف۔ میرا خیال ہے کہ ہم یہاں سے کسی دوسرے بڑے شہر شفٹ ہو جائیں اور وہاں کام شروع کر دیں۔ یہ ایجنسیاں دارالحکومت تک ہی محدود رہیں گی۔ جب یہاں انہیں کچھ نہیں ملے گا تو یہ خاموش ہو جائیں گی اور ہم سب سے آخر میں یہاں آ کر اپنا مطلوبہ ٹارگٹ پورا کر لیں گے"...... جیکسن نے کہا۔

"لیکن دوسرے شہر میں تو نئے سرے سے کام کرنا ہو گا۔ وہاں گیس اور ریز پھیلانے کا بندوبست کرنا ہو گا اور وہاں سیمینارز وغیرہ منعقد کرانے ہوں گے۔ بینرز لگانے ہوں گے"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"کام تو ہم نے بہرحال کرنا ہی ہے سیہاں ٹارگٹ پورا ہو جانے پر بھی تو ہم نے یہ کام کرنا ہے اس لئے کیوں نہ محفوظ طریقے سے کر لیا جائے"...... جیکسن نے کہا۔

"وہاں گیس اور ریز کیسے پھیلائی جائے گی"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"کوئی نہ کوئی بندوبست ہو جائے گا جناب"...... جیکسن نے کہا۔

"اوکے ۔ ٹھیک ہے ۔ تم جا کر وہاں سروے کرو اور کام کے آغاز کے لئے منصوبہ بندی کرو ۔ پھر میں بھی وہاں شفٹ ہو جاؤں گا"۔ دوسری طرف سے کہا گیا۔

"یس چیف"...... جیکسن نے اطمینان بھرے لہجے میں کہا اور رسیور رکھ دیا۔

عمران اپنے فلیٹ میں بیٹھا اخبارات کے مطالعہ میں مصروف تھا اس کی عادت تھی کہ وہ ناشتہ کرنے سے پہلے اور بعد میں روزانہ آنے والے اخبارات پڑھتا تھا ۔ اس کے پاس نہ صرف مقامی اخبارات آتے تھے بلکہ غیر ملکی اخبارات بھی باقاعدگی سے آتے تھے اور چونکہ ان دنوں اس کے پاس کوئی کام نہ تھا اس لئے وہ اخبارات پڑھنے میں مصروف رہتا تھا ۔ اس طرح اسے دنیا بھر میں ہونے والے ہر قسم کے معاملات کے بارے میں ضروری معلومات ملتی رہتی تھیں ۔ سلیمان اپنی عادت کے مطابق ناشتے کے بعد شاپنگ کے لئے چلا گیا تھا اور عمران کو معلوم تھا کہ اب اس کی واپسی تین چار گھنٹوں کے بعد ہی ہو گی اس لئے وہ اطمینان سے بیٹھا اخبارات پڑھ رہا تھا کہ اچانک کال بیل کی آواز سنائی دی تو وہ چونک پڑا۔

"اس وقت کون آگیا"...... عمران نے اخبار کو ایک طرف رکھتے

ہوئے کہا۔ اسی لمحے کال بیل دوبارہ بجی تو وہ اٹھ کھڑا ہوا اور تیزی
سے بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔
"کون ہے"...... عمران نے اونچی آواز میں پوچھا۔
"صدیقی ہوں عمران صاحب"...... باہر سے صدیقی کی آواز سنائی
دی تو عمران نے کنڈی ہٹا کر دروازہ کھول دیا۔
"ماشاء اللہ اب اس فلیٹ کی اتنی اہمیت ہو گی ہے کہ چیف آف
فور سٹار بنفس نفیس یہاں تشریف لانے لگے ہیں"...... رسمی سلام
دعا کے بعد عمران نے ایک طرف ہٹتے ہوئے کہا۔
"آپ نے زبردستی مجھے چیف کا عہدہ دے رکھا ہے عمران
صاحب ورنہ کہاں میں اور کہاں چیف"...... صدیقی نے ہنستے ہوئے
جواب دیا۔
"ارے۔ ارے۔ چلو چھوٹا سا چیک دے دینا۔ لیکن اب صرف
چیک دینے کی غرض سے اتنے بڑے عہدہ جلیلہ سے تو محروم نہ کرو
اپنے آپ کو"...... عمران نے کہا تو صدیقی بے اختیار ہنس پڑا۔
"یہ سب آپ کی مہربانی ہے عمران صاحب"...... صدیقی نے
کہا۔
"اب مسئلہ یہ ہے کہ تمہیں چائے پلوائی جائے"...... عمران نے
کہا۔
"اوہ نہیں عمران صاحب۔ میں ناشتہ کر کے سیدھا یہاں آ رہا
ہوں"...... صدیقی نے کہا۔

"اور خالی ہاتھ آ رہے ہو۔ کیوں"...... عمران نے منہ بناتے
ہوئے کہا تو صدیقی بے اختیار ہنس پڑا۔
"تو کیا سلیمان آپ کو ناشتہ نہیں دیتا"...... صدیقی نے کرسی پر
بیٹھتے ہوئے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔
"ناشتہ۔ کیا بتاؤں بس شرم آتی ہے اور بے چارہ ناشتہ بھی کہیں
منہ چھپا کر رو رہا ہو گا اپنی توہین پر۔ ایک پیالی چائے۔ دو توس
وہ بھی سڑے۔ ساتھ مارجرین کی ایک چھوٹی ٹکیہ اور دو ابلے ہوئے
انڈے۔ اب تم بتاؤ یہ ناشتہ ہے"...... عمران نے کہا تو صدیقی بے
اختیار ہنس پڑا۔
"تو اور کیا ہوتا ہے ناشتہ عمران صاحب۔ یہی تو ناشتہ کہلاتا
ہے"...... صدیقی نے ہنستے ہوئے کہا۔
"ارے کمال ہے۔ یہ ناشتہ ہوتا ہے۔ ناشتہ تو اسے کہتے ہیں کہ
خالص گھی کے تڑتڑاتے ہوئے اور قیمہ بھرے پراٹھے ہوں۔ کم از کم
چار پانچ انڈوں کا آملیٹ ہو۔ ساتھ میں نہاری کا بڑا سا پیالہ ہو جس
میں بونگ کے ساتھ ساتھ گودے والی ہڈی بھی ہو۔ خالص شہد کی
بھری بوتل اور ساتھ میں اصل مکھن کی بڑی سی ٹکیہ یا پھر مکئی کی موٹی
روٹیاں۔ اس پر سرسوں کا ساگ اور اس پر خالص گھی کا تڑکا لگا ہو اور
ساتھ ہوں لسی کے دو بڑے گلاس یا پھر پوریاں، حلوہ، سفید چنے کا
سالن اور ساتھ میں قیمہ بھری کچوریاں اور چائے"۔ عمران کی زبان
تر ہو گئی تھی۔

"بس ۔ بس ۔ اب آپ اتنے بھی پہلوان نہیں ہیں کہ اس ٹائم
کا ناشتہ کر سکیں"...... صفدر نے ہنستے ہوئے کہا۔
"یہی اصل ناشتہ ہوتا ہے ۔ آج کل کا ناشتہ بھی کوئی ناشتہ ہے
بہرحال تم بتاؤ کہ کیا ناشتہ کر کے آئے ہو"...... عمران نے کہا۔
"وہی جو پہلے آپ نے بتایا تھا ۔ عمران صاحب ۔ میں آپ سے
ایک خاص پوائنٹ پر ڈسکس کرنے آیا ہوں ۔ سی بی بیماری کے
بارے میں"...... صدیقی نے یکلخت سنجیدہ ہوتے ہوئے کہا تو عمران
چونک پڑا۔
"سی بی ۔ مگر اس کا زور تو اب ٹوٹ گیا ہے ۔ اب تو اکا دکا مریض
ہی سامنے آ رہے ہیں ۔ پھر اب کیا مسئلہ ہے"...... عمران نے کہا۔
"عمران صاحب ۔ میں پچھلے دنوں اپنے ایک دوست سے ملنے
فاضل نگر گیا تھا ۔ میرا وہ دوست اپنے ایک عزیز کو ملنے ہسپتال گیا
ہوا تھا ۔ بہرحال واپسی پر اس سے پتہ چلا کہ اس کے عزیز کو سی بی
اٹیک ہوا ہے اور پھر اس نے بتایا کہ یہاں اس بیماری کا یکلخت
طوفان آگیا ہے ۔ یوں لگتا ہے جیسے آدھا شہر اس بیماری کا شکار ہو گیا
ہو اور یہ بیماری مسلسل بڑھتی چلی جا رہی ہے جبکہ بقول اس کے
وہاں ڈاکٹروں کے سیمینار بھی اس بیماری کے سلسلے میں ہو رہے
ہیں اور پورے شہر میں اس بیماری سے آگاہی کے لئے بینرز بھی لگے
گئے ہیں ۔ لیکن اس کے مریضوں کی تعداد میں مسلسل اضافہ ہو
رہا ہے ۔ چنانچہ میں نے اس بارے میں ہسپتالوں سے اپنے طور پر اعداد

وشمار اکٹھے کئے تو عمران صاحب ایک خاص پوائنٹ سامنے آگیا ہے
جن دنوں یہاں اس بیماری کا زور ٹوٹا ہے انہی دنوں وہاں اس
بیماری نے زور پکڑ لیا ہے ۔ اس پر میں چونک پڑا ۔ لیکن جب باوجود
کوشش کے کوئی وجہ میری سمجھ میں نہ آسکی تو میں نے سوچا کہ آپ
سے اس بارے میں ڈسکس کی جائے"...... صدیقی نے انتہائی سنجیدہ
لہجے میں کہا۔
"اوہ ۔ ویری بیڈ ۔ تو یہ عذاب وہاں شفٹ ہو گیا ہے ۔ ویری بیڈ
اخبارات میں تو اس کے بارے میں کوئی اطلاع نہیں دیکھی میں
نے"...... عمران نے بھی سنجیدہ لہجے میں کہا۔
"اخبارات کو چونکہ بڑے بڑے اشتہارات مل رہے ہیں اس لئے
وہ کیوں اس کے خلاف لکھیں گے"...... صدیقی نے کہا تو عمران نے
اثبات میں سر ہلا دیا۔
"یہ تو تم نے واقعی بری خبر سنائی ہے ۔ میں تو مطمئن ہو گیا تھا ۔
لیکن اب کیا کیا جائے ۔ یہ بات نہ پہلے سمجھ میں آئی تھی اور نہ اب آ
رہی ہے"...... عمران نے کہا۔
"عمران صاحب ۔ میں نے اس پہلو پر بہت سوچا ہے جس پر
میرے ذہن میں ایک خیال آیا ہے ۔ وہ یہ کہ آپ نے بتایا تھا کہ
سر سلطان کے ذریعے محکمہ ماحولیات کی فضائی آلودگی کا سروے کرنے
والی گاڑیوں کے بارے میں اعداد و شمار چیف نے اکٹھے کئے تھے ۔ پھر
ان گاڑیوں کو بھی چیک کرایا گیا لیکن کوئی خاص بات سامنے نہ آ

سکی لیکن اس کے ساتھ ہی اچانک اس بیماری کا زور ٹوٹ گیا۔ کہیں ان گاڑیوں اور بیماری کا کوئی خفیہ تعلق تو نہ تھا"...... صدیقی نے کہا۔

"کھل کر بات کرو۔ جب ان گاڑیوں کو چیکنگ کے بعد کلیئر کر دیا گیا تو پھر ان کا کیا تعلق ہو سکتا ہے"...... عمران نے کہا۔

"عمران صاحب۔ ہو سکتا ہے کہ ان گاڑیوں کی چیکنگ کے بارے میں ان لوگوں کو پیشگی اطلاعات مل گئی ہوں اور انہوں نے یہاں کام روک دیا ہو"...... صدیقی نے کہا تو عمران چونک پڑا۔

"کام سے تمہارا مطلب ہے بیماری پھیلانے کا کام"...... عمران نے چونک کر سیدھے ہوتے ہوئے کہا۔

"ہاں عمران صاحب۔ میرا خیال ہے کہ ایسا ہی ہوا ہو گا۔ جو لوگ یہ کام کر رہے تھے وہ خوفزدہ ہو کر یہاں سے فاضل نگر شفٹ ہو گئے"...... صدیقی نے کہا تو عمران نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا۔

"کون لوگ"...... عمران نے کہا تو صدیقی نے بھی بے اختیار ایک طویل سانس لیا۔

"یہی بات تو سمجھ میں نہیں آ رہی کہ ایسا کون لوگ کر رہے ہیں اور کیوں"...... صدیقی نے کہا۔

"اس ملٹی نیشنل کمپنی کے لوگ تو ایسا نہیں کر رہے تاکہ زیادہ سے زیادہ ادویات فروخت کر کے بھاری منافع کمایا جا سکے"۔ عمران

نے کہا۔

"ہاں۔ ایسا بھی ہو سکتا ہے۔ میں نے بھی اکثر محسوس کیا ہے کہ شہر میں یکلخت کسی نئی بیماری کا چرچا شروع ہو جاتا ہے۔ ہر طرف اس بیماری کا ذکر ہوتا ہے اور پھر کچھ عرصے بعد سب کچھ ختم ہو جاتا ہے اور کسی اور نئی بیماری کا ذکر شروع ہو جاتا ہے"...... صدیقی نے کہا۔

"تمہاری بات ٹھیک ہے۔ اب مجھے اس بارے میں کام کرنا ہو گا۔ تمہاری بات درست ہے۔ کہیں نہ کہیں کوئی نہ کوئی گڑبڑ موجود ہے"...... عمران نے کہا اور ہاتھ بڑھا کر اس نے فون کا رسیور اٹھایا اور تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔ آخر میں اس نے لاؤڈر کا بٹن بھی پریس کر دیا۔

"ایکسٹو"...... دوسری طرف سے مخصوص آواز سنائی دی۔

"علی عمران بول رہا ہوں جناب اپنے فلیٹ سے۔ صدیقی بھی یہاں میرے پاس موجود ہے"...... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے صدیقی سے ہونے والی بات چیت دوہرا دی۔

"تو تم کیا کرنا چاہتے ہو"...... چیف نے خشک لہجے میں کہا۔

"آپ سرسلطان کے ذریعے معلوم کرا دیں کہ ان فضائی آلودگی کا سروے کرنے والی گاڑیوں کا انچارج کون ہے تاکہ اس کے ذریعے اصل بات سامنے آ سکے"...... عمران نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ میں معلوم کر کے تمہیں فون کرتا ہوں"۔ دوسری

طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو عمران نے رسیور رکھ دیا۔

"وہ لازماً سرکاری آدمی ہو گا۔ آپ کیا کریں گے اس کا"۔ صدیقی نے کہا۔

"اسے رانا ہاؤس اغوا کرا کر اس سے پوچھ گچھ کروں گا"۔ عمران نے کہا۔

"اگر آپ اجازت دیں تو یہ کام ہم اپنے ہیڈ کوارٹر میں کر لیں"...... صدیقی نے کہا۔

"اوہ۔ تم اسے فور سٹارز کا کیس بنانا چاہتے ہو"...... عمران نے چونک کر کہا۔

"اگر کوئی کیس ہوا تو۔ ویسے اگر واقعی کوئی کیس نکلا تو پھر یہ واقعی فور سٹارز کا کیس ہے۔ سیکرٹ سروس کا نہیں"...... صدیقی نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ مجھے کوئی اعتراض نہیں۔ لیکن"...... عمران نے فقرہ لیکن پر ختم کر دیا تو صدیقی چونک پڑا۔

"لیکن کیا عمران صاحب"...... صدیقی نے کہا۔

"چیک کا کیا ہو گا"...... عمران نے ہنستے ہوئے کہا تو صدیقی بے اختیار کھلکھلا کر ہنس پڑا۔

"بے فکر رہیں۔ چیک آپ کو ضرور ملے گا"...... صدیقی نے کہا۔

"ارے واہ۔ پھر تو پورا محکمہ اٹھا کر لے جانا۔ مجھے کیا اعتراض ہو

سکتا ہے"...... عمران نے خوش ہوتے ہوئے کہا۔

"اس چیک سے آپ کو ایسی دولت ملے گی جو قیامت کے روز بھی آپ کے کام آئے گی اور یہاں بھی"...... صدیقی نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ارے۔ ارے۔ تمہاری یہ بات بتا رہی ہے کہ کوئی گھپلا ہے"۔ عمران نے چونک کر کہا۔

"دعاؤں کا چیک عمران صاحب۔ غریبوں اور بے بس لوگوں کی دعاؤں کا چیک"...... صدیقی نے کہا۔

"تم واقعی اب سرچیف بن گئے ہو۔ وہ پھر بھی چھوٹا سا چیک تو دے دیتا ہے اور تم نے صرف دعاؤں پر ہی ٹال دیا ہے۔ ویسے ایک مہربانی کرنا چیف کو اس بارے میں نہ بتانا ورنہ سلیمان نے اس کے جواب میں جو دعائیں مجھے دینی ہیں وہ میں جانتا ہوں"...... عمران نے کہا تو صدیقی بے اختیار ہنس پڑا۔ پھر تقریباً آدھے گھنٹے بعد فون کی گھنٹی بج اٹھی تو عمران نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"علی عمران ایم ایس سی۔ ڈی ایس سی (آکسن) بول رہا ہوں"۔ عمران نے اپنے مخصوص لہجے میں کہا۔

"ایکسٹو"...... دوسری طرف سے خشک لہجے میں کہا گیا۔

"کاش آپ بھی دو چار ڈگریاں لے لیتے تو میری طرح صرف دعاؤں پر ہی گزارا نہ کرنا پڑتا"...... عمران نے کہا تو سامنے بیٹھا ہوا صدیقی بے اختیار مسکرا دیا۔

"یہ گاڑیاں محکمہ ماحولیات کے سپرنٹنڈنٹ خورشید عالم بیگ کے تحت ہیں اور ان کا انچارج اسسٹنٹ سپرنٹنڈنٹ سلیم ہے"۔ دوسری طرف سے خشک لہجے میں کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو عمران نے کریڈل دبایا اور ٹون آنے پر انکوائری کے نمبر پریس کر دیئے۔

"انکوائری پلیز"...... دوسری طرف سے ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

"محکمہ ماحولیات کے آفس سپرنٹنڈنٹ کا نمبر دیں"...... عمران نے کہا۔

"ہولڈ کریں"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ہیلو۔ کیا آپ لائن پر ہیں"...... چند لمحوں کی خاموشی کے بعد کہا گیا۔

"یس"...... عمران نے کہا تو دوسری طرف سے نمبر بتا دیا گیا۔ عمران نے کریڈل دبایا اور ٹون آنے پر ایک بار پھر اس نے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"جی صاحب"...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

"میں سنٹرل انٹیلی جنس سے بول رہا ہوں۔ سپرنٹنڈنٹ صاحب سے بات کرائیں"...... عمران نے لہجہ بدل کر کہا۔

"یس سر۔ ہولڈ کریں"...... دوسری طرف سے قدر بوکھلائے

ہوئے لہجے میں کہا گیا۔

"یس سر۔ میں سپرنٹنڈنٹ خورشید عالم بول رہا ہوں"...... چند لمحوں بعد ایک بھاری سی آواز سنائی دی۔

"میں ڈپٹی ڈائریکٹر سنٹرل انٹیلی جنس بول رہا ہوں خورشید صاحب۔ میں نے آپ سے چند معلومات حاصل کرنی ہیں۔ آپ اپنی رہائش گاہ کا پتہ بھی بتا دیں اور وہاں ملاقات کا وقت بھی"۔ عمران نے کہا۔

"کس قسم کی معلومات جناب"...... دوسری طرف سے حیرت بھرے لہجے میں کہا گیا۔

"چند سرکاری معلومات ہیں۔ آپ پریشان نہ ہوں۔ ایسا ہر سال ہوتا رہتا ہے۔ ہمیں ہر محکمے کے بارے میں رپورٹس تیار کر کے حکومت کو پہنچانی ہوتی ہیں۔ عام طور پر تو ہم بالا بالا ہی رپورٹس تیار کرا لیتے ہیں لیکن اس بار میں نے سوچا کہ آپ سے ملاقات کر کے رپورٹ تیار کی جائے"...... عمران نے نرم لہجے میں کہا۔

"آپ آفس تشریف لے آئیں"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"نہیں۔ اس طرح معلومات خفیہ نہ رہ سکیں گی۔ البتہ آپ ایسا کریں کہ آفس سے باہر قریب ہی کوئی جگہ بتا دیں۔ ہم صرف دس منٹ لیں گے"...... عمران نے کہا۔

"ہمارا آفس ٹرنر روڈ پر ہے جناب۔ آفس کے قریب ایک ریستوران ہے۔ بلیو رین ریستوران۔ آپ وہاں تشریف لے آئیں۔

کاؤنٹر مین آپ کو مجھ تک پہنچا دے گا"...... خورشید عالم نے کہا۔

"اوکے ۔ ہم آدھے گھنٹے میں پہنچ رہے ہیں"...... عمران نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔

"اب اسے وہاں سے اغوا کرنا ہو گا۔ لیکن"...... صدیقی نے کہا۔

"میں تمہارے ساتھ چلتا ہوں ۔ ہم اسے کار میں جبراً بٹھا کر لے آئیں گے اور کوئی صورت نہیں ہے ۔ اگر ہم شام تک اسے وقت دے دیتے تو وہ لازماً سنٹرل انٹیلی جنس سے معلومات حاصل کر لیتا ۔ اب وہ مطمئن ہو گا"...... عمران نے کہا تو صدیقی نے اثبات میں سر ہلا دیا ۔ تھوڑی دیر بعد وہ دونوں صدیقی کی کار میں سوار ٹرنر روڈ کی طرف بڑھے چلے جا رہے تھے۔

آرنلڈ اپنے مخصوص آفس میں بیٹھا ایک فائل کے مطالعے میں مصروف تھا ۔ اس کے چہرے پر اطمینان اور مسرت کے تاثرات نمایاں تھے کیونکہ فاضل نگر میں ان کا بزنس ان کی توقع سے بھی زیادہ کامیاب جا رہا تھا حالانکہ پاکیشیا سیکرٹ سروس کی وجہ سے انہیں دارالحکومت میں اپنا ٹارگٹ اچانک بریک کرنا پڑا تھا اور اس کا خیال تھا کہ شاید فاضل نگر میں ان کا ٹارگٹ زیادہ کامیاب نہ ہو لیکن فاضل نگر صنعتی شہر تھا اور اس وسیع و عریض شہر میں ہر قسم کی صنعتوں کا جال پھیلا ہوا تھا اور گو یہاں مزدوروں اور چھوٹے طبقے کی اکثریت تھی جو ان فیکٹریوں اور ملوں میں کام کرتے تھے لیکن اس کے لئے اطمینان بخش بات یہ ہوئی تھی کہ یہاں مزدور اور ورکرز تنظیمیں بے حد طاقتور اور فعال تھیں اس لئے ہر قسم کی بیماریوں کا علاج فیکٹری کے مالکان کی طرف سے کرایا جاتا تھا اس لئے یہاں جب

ایسٹاس ریز اور سی بی گیس کو ملا کر فضا میں پھیلایا گیا تو سینکڑوں کی تعداد میں سی بی کے مریض ہسپتالوں میں پہنچ گئے اور یہاں ایسے مریضوں کا تناسب دارالحکومت سے زیادہ تھا۔ جو انجکشنز کا کورس برائے علاج خریدتے تھے کیونکہ اس کی پینٹ فیکٹری کے مالکان کی طرف سے کی جاتی تھی ورنہ مزدور تنظیمیں ہڑتال کا نوٹس دے دیتی تھیں اور مالکان اس لئے یہ سب کچھ برداشت کر جاتے تھے کہ ہڑتال کی صورت میں انہیں لاکھوں کروڑوں کا نقصان ہو سکتا تھا۔ جو فائل آرنلڈ کے سامنے پڑی تھی اس کا تعلق فاضل نگر سے ہی تھا اور نذیر اینڈ سنز جو ان کی کمپنی کے سول ڈسٹری بیوٹر تھے، کی طرف سے انجکشنز کے کورسز کی فروخت کے جو اعداد و شمار سامنے آئے تھے وہ آرنلڈ کے لئے انتہائی حوصلہ افزا تھے۔ وہ بیٹھا یہ سب کچھ سوچ رہا تھا کہ اچانک پاس پڑے ہوئے فون کی گھنٹی بج اٹھی تو آرنلڈ نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"یس۔ آرنلڈ بول رہا ہوں"...... آرنلڈ نے کہا۔

"لارڈ سنو نا بول رہا ہوں"...... دوسری طرف سے ان کے چیف باس لارڈ کی مخصوص آواز سنائی دی۔

"یس چیف"...... آرنلڈ نے چونک کر مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"کیا رپورٹ ہے فاضل نگر کے بارے میں"...... لارڈ نے کہا تو آرنلڈ نے تفصیل بتا دی۔

"گڈ شو۔ اس کا مطلب ہے کہ ہمارا ٹارگٹ یہاں توقع سے زیادہ

کامیاب جا رہا ہے"...... لارڈ نے مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

"یس چیف"...... آرنلڈ نے کہا۔

"وہ پاکیشیا سیکرٹ سروس کا سلسلہ تو پھر سامنے نہیں آیا"۔ لارڈ نے پوچھا۔

"نہیں چیف"...... آرنلڈ نے جواب دیا۔

"میں نے اپنے طور پر جو معلومات حاصل کی ہیں اس کے مطابق پاکیشیا سیکرٹ سروس اور خاص طور پر اس کے لئے کام کرنے والا ایک نوجوان علی عمران انتہائی خطرناک آدمی ہے اس لئے میرا حکم سن لو کہ جب بھی تمہیں معمولی سا بھی شک پڑے کہ پاکیشیا سیکرٹ سروس تمہارے آڑے آ رہی ہے تو تم نے فوراً کام روک دینا ہے اور مجھے اطلاع دینی ہے"...... لارڈ نے کہا۔

"کام روک دینا ہے۔ کیوں چیف"...... آرنلڈ نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"اگر ہمارے بارے میں معمولی سی بھنک بھی پاکیشیا سیکرٹ سروس کے کانوں میں پڑ گئی یا اس علی عمران تک اصل بات پہنچ گئی تو ہمارا پورا سیٹ اپ نہ صرف پاکیشیا میں ختم کر دیا جائے گا بلکہ پوری دنیا میں بھی ایسا ہو سکتا ہے"...... لارڈ نے کہا۔

"ٹھیک ہے چیف۔ جیسے آپ حکم دیں"...... آرنلڈ نے کہا۔

"سنو۔ تمہیں معلوم ہے کہ ہم نے یہ کمپنی پوری دنیا میں رجسٹرڈ کرائی ہوئی ہے اور اس خصوصی انداز میں ہم اربوں ڈالر سالانہ کما

رہے ہیں اور یہ دولت بھی وائٹ ہے ۔ کوئی حکومت ہمیں چیلنج نہیں کر سکتی لیکن اگر یہ بات سامنے آگئی کہ ہم تمام دنیا میں مصنوعی طور پر بیماریوں کو پھیلا کر دولت کما رہے ہیں تو پھر یہ وائٹ منی نہیں رہے گی اور اقوام متحدہ کے نئے چارٹرڈ کے تحت اسے ناجائز دولت قرار دے دیا جائے گا اور دنیا بھر کے بنکوں میں موجود ہماری تمام دولت ضبط کر لی جائے گی ۔ ہمیں دس سال ہو گئے ہیں یہ کام کرتے ہوئے ۔ ہم پہلے بھی پاکیشیا میں کام کرتے رہے ہیں لیکن پہلے کبھی کوئی ایجنسی ہمارے آڑے نہیں آئی ۔ لیکن اس بار ایسا ہو رہا ہے اس لئے میں نہیں چاہتا کہ معمولی سی دولت کے لئے ہم کوئی بڑا نقصان اٹھائیں ۔ یہ کام بعد میں بھی ہو سکتا ہے ۔ بیماری تو ہم نے خود ہی آگے بڑھانی ہے ۔ جب چاہیں گے بڑھا دیں گے "...... لارڈ نے تفصیل سے بات کرتے ہوئے کہا۔

" یس چیف ۔ آپ کی بات درست ہے ۔ میں واقعی غلط انداز میں جذباتی ہو رہا تھا "...... آرنلڈ نے جواب دیا۔

" بزنس میں جذباتی پن بے حد نقصان پہنچاتا ہے ۔ اس میں ہر معاملے پر انتہائی ٹھنڈے دل سے غور کرنا پڑتا ہے اور بڑے فائدے کے لئے تھوڑا نقصان بھی اٹھانا پڑتا ہے "...... لارڈ نے کہا۔

" یس لارڈ "...... آرنلڈ نے جواب دیا اور اس کے ساتھ ہی جب دوسری طرف سے رابطہ ختم ہو گیا تو آرنلڈ نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے رسیور رکھا ہی تھا کہ فون کی گھنٹی ایک بار پھر بج اٹھی اور

آرنلڈ نے چونک کر رسیور اٹھا لیا۔

" یس ۔ آرنلڈ بول رہا ہوں "...... آرنلڈ نے کہا۔

" جیکسن بول رہا ہوں باس "...... دوسری طرف سے جیکسن کی قدرے متوحش سی آواز سنائی دی تو آرنلڈ چونک پڑا۔

" یس ۔ کیا بات ہے ۔ تمہارے لہجے میں پریشانی کیوں ہے "۔ آرنلڈ نے پوچھا۔

" باس ۔ ایک بار پھر وہی پہلے والا چکر چل پڑا ہے "...... جیکسن نے پریشان سے لہجے میں کہا۔

" کیا مطلب ۔ کیسا چکر "...... آرنلڈ نے چونک کر پوچھا۔

" ابھی سلیم کا فون آیا ہے کہ سنٹرل انٹیلی جنس سپرنٹنڈنٹ خورشید عالم کو اٹھا کر لے گئی ہے "...... جیکسن نے کہا۔

" سپرنٹنڈنٹ خورشید عالم کو ۔ تمہارا مطلب ہے محکمہ ماحولیات کا سپرنٹنڈنٹ "...... آرنلڈ نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

" یس باس ۔ آپ کو تو معلوم ہے کہ فاضل نگر میں بھی انہی کے ذریعے گیس اور ریز پھیلائی جا رہی ہیں اور خورشید عالم سے انہوں نے ہمارے بارے میں سب کچھ معلوم کر لینا ہے اور پھر وہ ہمیں بھی گرفتار کر لیں گے "...... دوسری طرف سے جیکسن نے کہا۔

" اوہ ۔ ویری بیڈ ۔ ابھی میری چیف لارڈ سے بات ہوئی ہے ۔ انہوں نے بتایا ہے کہ سیکرٹ سروس بے حد خطرناک ہے ۔ لیکن تم تو سنٹرل انٹیلی جنس کی بات کر رہے ہو ۔ اب یہ کہاں سے ٹپک

پڑی"....... آرنلڈ نے کہا۔

"باس۔ سلیم کی کال ملنے پر میں نے سنٹرل انٹیلی جنس میں اپنے ایک آدمی سے بات کی تو اس نے انتہائی عجیب بات بتائی ہے کہ یہاں محکمہ میں نہ ہی کوئی ڈپٹی ڈائریکٹر ہے اور نہ کہیں چھاپا مارا گیا ہے اور نہ کسی سرکاری اہلکار کو یہاں لایا گیا ہے اس لئے باس ہو سکتا ہے کہ یہ کارروائی سیکرٹ سروس کی ہی ہو اور انہوں نے نام انٹیلی جنس کا استعمال کیا ہو"....... جیکسن نے کہا۔

"اوہ ہاں۔ واقعی ایسا ہو سکتا ہے۔ پھر تو معاملات اور بھی زیادہ خطرناک ہیں۔ ٹھیک ہے۔ اب چیف کے حکم پر عمل کرنے کا وقت آگیا ہے۔ تم فوری طور پر دارالحکومت سے چلے جاؤ۔ آفس میں صرف یہی بتانا کہ تم بزنس ٹور پر جا رہے ہو اور تم شکارو ہوٹل پہنچ جاؤ۔ وہاں تم نے ہوٹل کے مینجر لاکھو سے ملنا ہے اور اسے میرا حوالہ دے دینا۔ وہ تمہیں سمندر کے راستے کافرستان پہنچا دے گا۔ فوری نکل جاؤ"....... آرنلڈ نے کہا۔

"اور آپ باس"....... جیکسن نے کہا۔

"میرے بارے میں سوائے تمہارے اور کوئی نہیں جانتا اس لئے وہ مجھ تک پہنچ ہی نہیں سکتے۔ تم بے فکر رہو"....... آرنلڈ نے کہا۔

"لیکن پھر تو فاضل نگر میں بھی کام بند کرانا ہو گا"....... جیکسن نے کہا۔

"ہاں۔ فی الحال وہاں بھی کام بند کرا دو اور جلد از جلد نکل جاؤ۔

ایسا نہ ہو کہ تم ان کے قابو میں آجاؤ"....... آرنلڈ نے کہا۔

"یس باس"....... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"کافرستان پہنچ کر مجھ سے بات کرنا"....... آرنلڈ نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔

"یہ بہت برا ہوا۔ اس طرح تو سارا کام ہی بند ہو جائے گا۔ مجھے فوراً لارڈ کو اطلاع دینی چاہئے"....... آرنلڈ نے بڑبڑاتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے فون کا رسیور اٹھایا اور تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"یس۔ لارڈ سنونا بول رہا ہوں"....... رابطہ قائم ہوتے ہی لارڈ سنونا کی آواز سنائی دی۔

"آرنلڈ بول رہا ہوں چیف"....... آرنلڈ نے کہا۔

"تم۔ ابھی تو تم سے بات ہوئی ہے"....... لارڈ نے چونک کر اور حیرت بھرے لہجے میں کہا تو آرنلڈ نے جیکسن کی کال آنے اور اس سے ہونے والی تمام گفتگو دوہرا دی۔

"اوہ۔ اوہ۔ وہ لوگ اس سپرنٹنڈنٹ سے سب کچھ معلوم کر لیں گے اور اگر ایک بار انہیں اصل بات کا علم ہو گیا تو یہاں کام ہمیشہ کے لئے ختم ہو جائے گا۔ کیا جیکسن نے تمہیں بتایا تھا کہ اس نے خورشید عالم اور سلیم کو ریڈ کارڈ دے دیا تھا یا نہیں"....... لارڈ نے چیختے ہوئے لہجے میں کہا۔

"دے دیا تھا۔ مجھے معلوم ہے چیف"....... آرنلڈ نے جواب دیا۔

"ٹھیک ہے۔ تم دس منٹ بعد دوبارہ مجھے کال کرو"۔ دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا۔

"یہ کیا ہو رہا ہے۔ یہ ریڈ کارڈ کا کیا چکر ہے"...... آرنلڈ نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا اور پھر دس منٹ بعد اس نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھایا اور ایک بار پھر تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"یس۔ لارڈ بول رہا ہوں"...... دوسری طرف سے لارڈ کی مخصوص آواز سنائی دی۔

"آرنلڈ بول رہا ہوں چیف"...... آرنلڈ نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"مبارک ہو آرنلڈ۔ ہم بال بال بچ گئے اور اب ہم مکمل طور پر محفوظ ہیں۔ البتہ ابھی تم نے یہاں کام نہیں کرنا بلکہ خاموشی سے کافرستان چلے جاؤ"...... لارڈ نے اطمینان بھرے لہجے میں کہا۔

"کیا مطلب چیف۔ ہم کیسے محفوظ ہو گئے ہیں اور یہاں سے کام بھی بند کر دیں۔ کیا مطلب۔ ہوا کیا ہے"...... آرنلڈ نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا تو دوسری طرف سے لارڈ سنونا کے ہنسنے کی آواز سنائی دی۔

"اتنا بڑا بین الاقوامی ٹاسک ہم ایسے عام لوگوں کے رحم و کرم پر تو نہیں چھوڑ سکتے۔ ریڈ کارڈ جو ایسے لوگوں کو دیا جاتا ہے وہ ایک خاص آلہ ہے جسے عام کارڈ کی شکل دی گئی ہے۔ اس میں سے خصوصی ریز کی لہریں نکلتی ہیں جنہیں ایک خلائی سیارے کے ذریعے آپریٹ کر کے ریڈ کارڈ ہولڈر کی گفتگو مخصوص رسیونگ سیٹ پر سنی

جا سکتی ہے اور اس کی فلم بھی سکرین پر دیکھی جا سکتی ہے اور اس ریڈ کارڈ کو آپریٹ کر کے اس کو بم کی طرح بلاسٹ بھی کیا جا سکتا ہے۔ یہ سب کام انتہائی حفاظتی اقدامات کے تحت کیا جاتا ہے۔ میں نے ریڈ کارڈ مشین اوپن کی تو میں نے اس خورشید عالم کو چیک کر لیا۔ وہ ایک کرسی پر رسیوں سے بندھا ہوا کسی کمرے میں موجود تھا اور دو آدمی اس کے سامنے بیٹھے اس سے پوچھ گچھ کر رہے تھے لیکن خورشید عالم ہر بات سے انکار کر رہا تھا کہ اچانک ان میں سے ایک آدمی نے اٹھ کر خنجر کی مدد سے اس کی ناک کے دونوں نتھنے کاٹ دیئے۔ اس پر میں سمجھ گیا کہ اب وہ اس پر تشدد کر کے سب کچھ معلوم کر لیں گے اس لئے میں نے خورشید عالم کا ریڈ کارڈ فائر کر دیا اور اس کے جسم کے پرخچے اڑ گئے۔ اس طرح خورشید عالم ہمارے بارے میں کچھ بتانے سے پہلے ہی ختم ہو گیا۔ پھر میں نے دوسرا ریڈ کارڈ چیک کیا۔ یہ سلیم کے پاس تھا اور سلیم اپنی رہائش گاہ کے کمرے میں موجود تھا۔ میں نے اسے بھی کارڈ بلاسٹ کر کے ہلاک کر دیا۔ اب وہ لوگ لاکھ ٹکریں ماریں وہ ہم تک نہیں پہنچ سکتے"۔ لارڈ نے مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

"اوہ۔ تو یہ ریڈ کارڈ اس قدر خطرناک ہوتے ہیں۔ میں تو انہیں صرف دوسروں کو لالچ دینے کا ذریعہ سمجھتا رہا تھا"...... آرنلڈ نے جھرجھری لیتے ہوئے کہا۔

"ہاں۔ سوائے میرے اور کسی کو یہ معلوم نہیں تھا۔ عام طور پر

یہ ریڈ کارڈ دس لاکھ ڈالر مالیت کا ہوتا ہے اور ہم جسے بھی ریڈ کارڈ ایشو
کرتے ہیں اسے کہا جاتا ہے کہ وہ اسے بازو سے باندھے رکھے گا تو کارڈ
پر روزانہ سو ڈالر بڑھ جائیں گے اور جب دس لاکھ ڈالر پورے ہو
جائیں گے تو پھر دس لاکھ ڈالر اکٹھے اسے مل جائیں گے اور اگر اس
نے اپنے جسم کے ساتھ لگا کر نہ رکھا تو ڈالر نہیں بڑھیں گے اور چونکہ
واقعی ایسا ہی ہوتا ہے۔ ہر چوبیس گھنٹے بعد اس کے کارڈ پر پہلے سے
موجود ڈالر میں سو ڈالر کا اضافہ ہو جاتا ہے اس لئے جسے ریڈ کارڈ دیا
جاتا ہے وہ اسے ہر صورت میں اپنے جسم کے ساتھ لگائے رکھتا ہے۔
اب تک ہمارا کام درست انداز میں چلتا رہا اس لئے کام کے اختتام پر
انہیں واقعی معاوضہ دے دیا جاتا تھا لیکن آج پہلی بار اس کا اصل
مقصد پورا ہوا ہے۔ ویسے اگر یہ ریڈ کارڈ ان دونوں کے پاس نہ
ہوتے تو پھر لازماً یہ سب کچھ بتا دیتے "...... لارڈ نے جواب دیتے
ہوئے کہا۔

"آپ واقعی بے حد دور اندیش ہیں چیف "...... آرنلڈ نے طویل
سانس لیتے ہوئے کہا۔

"اربوں کھربوں ڈالرز کے بزنس میں دور اندیش ہونا ہی پڑتا ہے
آرنلڈ "...... لارڈ نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"تو لارڈ اب تو یہاں کا کام ختم ہو گا۔ اب کیا کیا جائے "۔ آرنلڈ
نے کہا۔

"فی الحال خاموش رہو۔ جو طریقہ اس بار استعمال کیا جا رہا ہے یہ

غلط ہے۔ اس سے ہم کسی بھی وقت پکڑے جا سکتے ہیں اس لئے میں
اس سلسلے میں کوئی فول پروف طریقہ معلوم کرتا ہوں۔ ٹی ایس ٹی
کے تحت بڑے بڑے سائنس دان اور ڈاکٹرز کام کرتے ہیں۔ وہ
ضرور سی بی کو پھیلانے کا کوئی ایسا طریقہ ایجاد کر لیں گے کہ جسے
چیک نہ کیا جا سکے گا "...... لارڈ نے کہا۔

"یس چیف "...... آرنلڈ نے کہا اور پھر دوسری طرف سے رابطہ
ختم ہونے پر اس نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے رسیور رکھ دیا۔
ابھی تھوڑی دیر پہلے وہ بزنس کے بڑھنے پر خوش ہو رہا تھا جبکہ اب
سرے سے تمام بزنس ہی کلوز کرنا پڑ گیا تھا۔

عمران اور صدیقی محکمہ ماحولیات کے سپرنٹنڈنٹ خورشید عالم کو بلیو رین ریسٹورنٹ سے پسٹل کے زور پر اٹھا کر کار تک لے آئے تھے اور پھر کار میں بٹھا کر عمران نے اس کی کنپٹی پر ضرب لگا کر اسے بے ہوش کر دیا تھا اور پھر اسی بے ہوشی کے عالم میں وہ اسے فورسٹارز کے ہیڈ کوارٹر لے آئے تھے۔ یہاں خورشید عالم کو ایک کرسی پر بٹھا کر باندھ دیا گیا تھا اور اسے ہوش میں لایا گیا لیکن باوجود اس کی ناک اور منہ بند کرنے کے وہ ہوش میں نہ آیا تھا بلکہ یوں محسوس ہونے لگا تھا جیسے وہ دم گھٹنے سے ہلاک ہو جائے گا۔ اس پر عمران سمجھ گیا کہ خورشید عالم کو انتہائی ہائی بلڈ پریشر کی بیماری ہے اور اگر اس پر عام طریقہ دوبارہ استعمال کیا گیا تو اس کے جسم کا سارا خون دماغ کی طرف بڑھ جائے گا اور اس کے دماغ کی نس پھٹ جائے گی اس لئے عمران نے دوسرے طریقے سے اسے ہوش میں لانے کا فیصلہ

کیا۔ یہ ایک مخصوص انجکشن تھا جو ہائی بلڈ پریشر کے مریض پر مضر اثر ڈالے بغیر کسی بھی بے ہوش آدمی کو ہوش میں لا سکتا تھا لیکن ظاہر ہے یہ انجکشن فورسٹارز کے ہیڈ کوارٹر میں موجود نہ تھا اس لئے عمران نے انجکشن کا نام کاغذ پر لکھ کر صدیقی کو دیا اور صدیقی جا کر مارکیٹ سے انجکشن لے آیا۔ انجکشن لگانے کے کچھ دیر بعد خورشید عالم خود بخود ہوش میں آ گیا تو عمران نے اس سے پوچھ گچھ شروع کر دی۔ لیکن خورشید عالم نے ہر بات سے صاف انکار کر دیا تو عمران نے آخری چارہ کار کے طور پر اس کے نتھنے کاٹ کر اس سے سب کچھ معلوم کرنے کا فیصلہ کیا۔ گو اسے معلوم تھا کہ اس کے نتھنے کٹنے کے بعد اس کے زخموں سے خون نہیں رکتا کیونکہ وہ ہائی بلڈ پریشر کا مریض تھا لیکن عمران نتھنے کاٹ کر اس کی پیشانی پر رگ ابھارنا چاہتا تھا۔ پھر وہ اس کے نتھنوں کی بینڈیج کر سکتا تھا۔ چنانچہ اس نے خنجر کی مدد سے خورشید عالم کے نتھنے کاٹے اور پھر وہ مڑا ہی تھا کہ یکلخت ایک دھماکہ ہوا اور اس کے ساتھ ہی خورشید عالم کے جسم کے ٹکڑے اس طرح اڑنے لگے جیسے اس کے جسم کے اندر کوئی بم پھٹ گیا ہو۔ عمران اور صدیقی پر بھی گوشت اور خون کی بوچھاڑ سی ہو گئی تھی لیکن بہرحال وہ زخمی ہونے سے بچ گئے تھے۔

"یہ۔ یہ کیا ہوا عمران صاحب"...... صدیقی نے اپنے چہرے کو ہاتھوں سے ہی صاف کرتے ہوئے کہا۔ اس کا پورا چہرہ اور لباس سب خون اور گوشت کے لوتھڑوں سے بھر گیا تھا۔

"حیرت انگیز۔ اس قدر جدید نظام۔ میں تصور بھی نہیں کر سکتا تھا"...... عمران نے رک رک کر کہا۔ اس کے لہجے میں حقیقی حیرت نمایاں تھی۔ واقعی اس کے ذہن کے کسی گوشے میں بھی یہ تصور نہ تھا کہ اس سرکاری اہلکار کے جسم میں ایسا خودکار بم بھی ہو سکتا ہے۔

"میں لباس تبدیل کر کے منہ دھو لوں"...... صدیقی نے اٹھتے ہوئے کہا اور پھر وہ تیز تیز قدم اٹھاتا بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا عمران کا لباس بھی اس کی پشت کی طرف سے خراب ہو گیا تھا۔ اس کے ہاتھ میں خون آلود خنجر ابھی تک موجود تھا۔ خورشید عالم کا جسم ٹکڑوں میں تقسیم ہو کر فرش پر بکھرا پڑا تھا۔ عمران آگے بڑھا اور اس نے خنجر کی نوک کی مدد سے ان ٹکڑوں کو کریدنا شروع کر دیا۔ وہ شاید بم کے ٹکڑے تلاش کر رہا تھا اور پھر تھوڑی سی محنت کے بعد وہ ایک چھوٹے سے مشینی پرزے کو جو ٹوٹ چکا تھا گوشت کے ڈھیر میں سے تلاش کر لینے میں کامیاب ہو گیا۔ وہ اس مشینی پرزے کو اٹھائے اس کمرے کے باتھ روم کی طرف بڑھ گیا۔ اس نے واش بیسن کی ٹونٹی کھولی اور اس پرزے پر موجود خون اور گوشت کو اچھی طرح دھو ڈالا اور پھر وہ اسے غور سے دیکھنے لگا۔

"اوہ۔ اوہ۔ ریڈ کارڈ۔ اوہ۔ ویری بیڈ۔ اس قدر ایڈوانس سسٹم"...... عمران نے چند لمحے اس مشینی پرزے کو غور سے دیکھنے کے بعد حیرت سے اچھلتے ہوئے کہا اور پھر ایک طویل سانس لے کر وہ پرزے سمیت باتھ روم سے باہر آ گیا۔ تھوڑی دیر بعد صدیقی بھی آ

گیا۔ وہ غسل کر کے لباس تبدیل کر چکا تھا۔

"عمران صاحب۔ آپ بھی لباس تبدیل کر لیں"...... صدیقی نے کہا۔

"میرے سائز کا لباس یہاں موجود ہو گا"...... عمران نے کہا۔

"جی ہاں۔ یہاں ہر سائز کے لباس رکھے ہوئے ہیں"...... صدیقی نے کہا تو عمران سر ہلاتا ہوا کمرے سے باہر چلا گیا۔ پرزہ اس نے جیب میں ڈال لیا تھا۔ اس کا ذہن واقعی قلابازیاں کھا رہا تھا کیونکہ اگر اس کا شک درست تھا تو پھر یہ کوئی ایسی بین الاقوامی تنظیم تھی جو انتہائی جدید ترین ایجادات کو استعمال کر رہی تھی کیونکہ ریڈ کارڈ کے بارے میں بھی اس نے ابھی تک تحقیقاتی مضامین ہی پڑھے تھے البتہ بتایا گیا تھا کہ ایکریمیا کے انتہائی مفاد میں اس کے استعمال کی اجازت دی گئی ہے۔ یہ خلائی سیٹلائٹ کی مدد سے کام کرتا تھا اور اس کے ذریعے نہ صرف سیٹلائٹ کے ذریعے گفتگو سنی جا سکتی تھی بلکہ تصویر بھی سکرین پر دیکھی جا سکتی تھی اور اسے دنیا میں کہیں بھی بیٹھے ہوئے اور کبھی بھی بم کی طرح فائر بھی کیا جا سکتا تھا۔ جو پرزہ عمران کے ہاتھ لگا تھا وہ اس کا مین پرزہ تھا جس کا تعلق سیٹلائٹ سے رہتا تھا۔ عمران نے غسل کر کے لباس تبدیل کیا اور پہلے والے لباس میں سے تمام سامان نکال کر جس میں وہ مشینی پرزہ بھی شامل تھا نئے لباس کی جیبوں میں ڈالا اور واپس اس کمرے میں آ گیا جہاں خورشید عالم کی لاش کے ٹکڑے بکھرے ہوئے تھے جبکہ صدیقی بھی

ہونٹ بھینچے وہاں کھڑا تھا۔

" عمران صاحب۔اس کا مطلب ہے کہ کوئی لمبی گیم کھیلی جا رہی ہے"...... صدیقی نے کہا۔

" ہاں۔ہمارے تصور سے بھی زیادہ لمبا کھیل ہے یہ۔بہرحال اب تم مجھے میرے فلیٹ پر ڈراپ کر دو اور واپس آکر اس لاش کے ٹکڑے واش کرا دو"...... عمران نے کہا تو صدیقی نے اثبات میں سر ہلا دیا۔تھوڑی دیر بعد عمران اپنے فلیٹ پر پہنچ چکا تھا۔صدیقی اسے ڈراپ کر کے واپس چلا گیا تو عمران نے فلیٹ میں جانے کی بجائے گیراج سے کار نکالی اور پھر وہ کار میں سوار ہو کر دانش منزل کی طرف بڑھ گیا۔اس کے ذہن میں کھچڑی سی پک رہی تھی۔وہ اب اس پرزے کی مدد سے اس ریڈ کارڈ کے بارے میں مزید معلومات حاصل کرنا چاہتا تھا۔وہ دانش منزل کے آپریشن روم میں داخل ہوا تو بلیک زیرو حسب عادت احتراماً اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔

" تم بیٹھو۔میں لیبارٹری میں جا رہا ہوں ایک ضروری کام کرنے"...... عمران نے کہا اور تیزی سے لیبارٹری کی طرف بڑھ گیا۔یہاں اس نے اس پرزے پر کام شروع کر دیا۔یہ واقعی ریڈ کارڈ کا ہی پرزہ تھا اور جس سیٹلائٹ سے اس کا تعلق تھا عمران اس سیٹلائٹ کا سراغ لگانا چاہتا تھا لیکن باوجود شدید کوشش کے وہ اس میں کامیاب نہ ہو سکا۔البتہ اس پرزے سے وہ ایک ایسی تحریر چیک کرنے میں کامیاب ہو گیا تھا جس سے معلوم ہوتا تھا کہ یہ پرزہ ایکریمیا کی مشہور

زیڈ لیبارٹری میں تیار کیا گیا تھا۔وہ واپس آپریشن روم میں آ گیا اور اپنی مخصوص کرسی پر بیٹھ گیا۔

" کیا کوئی خاص مسئلہ ہے عمران صاحب"...... بلیک زیرو نے کہا۔

" ہاں۔ایک منٹ۔ابھی بتاتا ہوں"...... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے فون کا رسیور اٹھایا اور تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

" ماسٹر کلب"...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک چیختی ہوئی مردانہ آواز سنائی دی۔لہجہ اور آواز ایکریمین تھا۔

" ماسٹر سے بات کراؤ۔میں پاکیشیا سے پرنس آف ڈھمپ بول رہا ہوں"...... عمران نے سرد لہجے میں کہا۔

" پاکیشیا سے۔اوہ اچھا۔ہولڈ کریں"...... دوسری طرف سے چونک کر کہا گیا۔

" ہیلو۔ماسٹر بول رہا ہوں"...... چند لمحوں بعد ایک بھاری سی آواز سنائی دی۔

" علی عمران بول رہا ہوں۔پاکیشیا سے"...... عمران نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

" اوہ آپ۔فرمایئے"...... دوسری طرف سے چونک کر کہا گیا۔

" ماسٹر۔ایکریمیا کی سب سے معروف لیبارٹری جسے زیڈ لیبارٹری کہا جاتا ہے وہاں کی تیار کردہ ایک جدید ایجاد جسے ریڈ کارڈ کہا جاتا ہے

ہاں پاکیشیا میں استعمال کی گئی ہے۔ اس کا ایک ایسا پرزہ میرے ہاتھ آیا ہے جس پر اس کا کمپیوٹر یچ نمبر موجود ہے۔ کیا اس نمبر سے تم معلوم کر سکتے ہو کہ یہ ریڈ کارڈ کس کو فروخت کیا گیا تھا"۔ عمران نے کہا۔

" عمران صاحب۔ ریڈ لیبارٹری صرف ایکریمین فوج کے لئے مخصوص ہے۔ اس کی پیداوار کہیں فروخت نہیں کی جاتی"...... دوسری طرف سے ماسٹر نے بڑے حتمی لہجے میں کہا۔

" مجھے معلوم ہے۔ لیکن یہ ریڈ کارڈ کسی پرائیویٹ تنظیم کی طرف سے استعمال کیا گیا ہے اس لئے لازماً ایکریمین فوج کے کسی سٹور سے اسے فروخت کیا گیا ہو گا"...... عمران نے کہا۔

" تو آپ نے صرف معلومات حاصل کرنی ہیں۔ ٹھیک ہے۔ میں معلوم کر لوں گا۔ آپ تفصیل بتائیں"...... ماسٹر نے کہا تو عمران نے اسے تفصیل بتا دی۔

" آپ اپنا فون نمبر بتا دیں میں آپ کو کال کر دوں گا"...... ماسٹر نے کہا۔

" کب تک یہ کام ہو سکے گا"...... عمران نے پوچھا۔

" کم از کم دو روز لگ جائیں گے"...... ماسٹر نے جواب دیا۔

" اوکے۔ میں تمہیں دو روز بعد خود کال کر لوں گا۔ تم اپنا بینک اکاؤنٹ اور بینک کی تفصیل بھی بتا دو اور اپنا معاوضہ بھی"۔ عمران نے کہا۔

" میں پہلے معلومات حاصل کر لوں پھر بتا سکوں گا کہ اس پر کتنے اخراجات آتے ہیں"...... ماسٹر نے کہا۔

" ٹھیک ہے۔ مجھے حتمی معلومات چاہئیں۔ اخراجات اور معاوضے کی فکر مت کرنا"...... عمران نے کہا۔

" مجھے معلوم ہے عمران صاحب۔ اس لئے تو میں نے حامی بھر لی ہے"...... دوسری طرف سے کہا گیا تو عمران نے اوکے کہہ کر رسیور رکھ دیا۔

" کیا کوئی کیس شروع ہو گیا ہے عمران صاحب"...... بلیک زیرو نے کہا تو عمران نے صدیقی کے فلیٹ پر آنے سے لے کر خورشید عالم کو اغوا کر کے فور سٹارز کے ہیڈ کوارٹر لے جانے اور پھر وہاں ہونے والی ساری کارروائی کے ساتھ ساتھ اس پرزے اور ریڈ کارڈ کے بارے میں تفصیل بتا دی۔

" اوہ۔ اس کا مطلب ہے کہ کوئی بہت بڑی تنظیم اس کے پیچھے ہے۔ لیکن خورشید عالم کے ذریعے وہ کیا کرا سکتے تھے"...... بلیک زیرو نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

" میرا خیال ہے کہ خورشید عالم چونکہ محکمہ ماحولیات کا سپرنٹنڈنٹ ہے اس لئے اس کے ذریعے سی بی بیماری کو پھیلانے کے سلسلے میں کوئی خاص کارروائی ہو رہی تھی۔ لیکن وہ کچھ بتانے سے پہلے ہی ختم ہو گیا"...... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

" لیکن آپ کو اس خورشید عالم پر کیسے اور کیونکر شک پڑا تھا"۔

بلیک زیرو نے کہا۔

" مجھے براہ راست تو کوئی شک نہ تھا لیکن عمومی طور پر اس پر شک پیدا ہوتا تھا کیونکہ یہ بات سامنے آئی تھی کہ جیسے ہی ہم نے سرسلطان کے ذریعے ماحولیات کی سروے کرنے والی گاڑیوں کی چیکنگ کی بات کی تو یہاں یکلخت سی بی کی بیماری کا زور ٹوٹ گیا اور اب فاضل نگر میں یہی کام شروع ہو گیا۔ اس پر میں نے سوچا کہ سپرنٹنڈنٹ کو ٹٹولا جائے "...... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھایا اور نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

" صدیقی بول رہا ہوں "...... رابطہ قائم ہوتے ہی صدیقی کی آواز سنائی دی۔

" علی عمران ایم ایس سی۔ ڈی ایس سی (آکسن) بول رہا ہوں۔ بخیریت پہنچ گئے ہو اپنے فلیٹ پر "...... عمران نے کہا۔

" ہاں عمران صاحب۔ ابھی پہنچا ہوں۔ لیکن آپ کو کیا خدشہ تھا کہ آپ نے باقاعدہ فون کیا ہے "...... صدیقی نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

" میں نے سوچا کہیں پولیس نہ پہنچ گئی ہو "...... عمران نے کہا تو صدیقی بے اختیار ہنس پڑا۔

" عمران صاحب۔ خورشید عالم کی اس طرح گمشدگی ظاہر ہے مسئلہ بن جائے گی اور میری کار اس کام میں استعمال ہوئی ہے اس لئے میرا خیال ہے کہ اب میں کچھ روز کے لئے اس کار کی نمبر پلیٹ

بھی تبدیل کر دوں اور خود بھی میک اپ میں رہوں "...... صدیقی نے کہا۔

" اس کی ضرورت نہیں۔ اگر کوئی مسئلہ ہوا بھی ہی تو تم سپیشل کارڈ استعمال کر سکتے ہو۔ البتہ تم فور سٹارز کے ذریعے محکمہ ماحولیات سے یہ معلوم کراؤ کہ خورشید عالم کے زیادہ گہرے تعلقات کس سے تھے کیونکہ خورشید عالم اکیلا اتنا بڑا کام نہ کر سکتا تھا"۔ عمران نے کہا۔

" ٹھیک ہے عمران صاحب۔ میں معلوم کراتا ہوں"۔ صدیقی نے کہا تو عمران نے اوکے کہہ کر رسیور رکھ دیا۔

" میں اب فلیٹ پر جا رہا ہوں۔ تم جولیا کو کہہ کر چند ممبران کو فاضل نگر بھجواؤ کہ وہ وہاں جا کر چیکنگ کریں کہ کیا خورشید عالم کی موت کا اثر وہاں سی بی کے مرض کے پھیلاؤ پر پڑا ہے یا نہیں"۔ عمران نے اٹھتے ہوئے کہا تو بلیک زیرو بھی سر ہلاتا ہوا اٹھ کھڑا ہوا۔

آرنلڈ اپنے مخصوص آفس میں موجود تھا۔ لارڈ سے بات کئے ہوئے دو روز گزر چکے تھے اور اس دوران اسے ڈسٹری بیوٹرز سے جو رپورٹس ملی تھیں اس کے مطابق فاضل نگر میں بھی سی بی انجکشنز کی فروخت یکلخت کم ہونا شروع ہو گئی تھی اور تیزی سے زیرو پوائنٹ کی طرف بڑھ رہی تھی اور یہ رپورٹس پڑھ پڑھ کر آرنلڈ کا خون کھول اٹھتا تھا کیونکہ اس سیل میں اس کا کمیشن بھی شامل تھا اور سیل ختم ہونے کا مطلب تھا کہ اس کی بڑھتی ہوئی دولت مزید بڑھنے سے رک گئی ہے۔ ایک بار تو اس کا جی چاہا کہ وہ کسی غیر ملکی گروپ کو بلا کر پاکیشیا سیکرٹ سروس کا خاتمہ کرا دے تاکہ یہ کانٹا ہمیشہ کے لئے ختم ہو جائے لیکن پھر وہ اس لئے خاموش ہو جاتا کہ اسے اس کام کا کوئی تجربہ نہ تھا اور وہ کسی نئے چکر میں نہ پھنسنا چاہتا تھا۔ اسے اب لارڈ کی طرف سے کال کا انتظار تھا کیونکہ لارڈ نے کہا تھا کہ وہ سائنس

دانوں اور ڈاکٹروں سے مشورہ کر کے سی بی کے پھیلاؤ کا کوئی فول پروف طریقہ تلاش کر کے اسے کال کرے گا۔ لیکن دو روز گزر جانے کے باوجود اب تک لارڈ کی طرف سے کال نہ آئی تھی اس لئے وہ بے چین ہو رہا تھا اور پھر اچانک فون کی گھنٹی بج اٹھی تو اس نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"یس۔ آرنلڈ بول رہا ہوں"...... آرنلڈ نے کہا۔

"جیکسن بول رہا ہوں باس۔ کافرستان سے"...... دوسری طرف سے جیکسن کی آواز سنائی دی۔

"اوہ تم۔ وہاں ٹھیک انداز میں پہنچ گئے ہو۔ کوئی پرابلم تو نہیں ہوا"...... آرنلڈ نے کہا۔

"نہیں باس۔ البتہ آپ کے لئے ایک خوشخبری ہے"...... جیکسن نے کہا تو آرنلڈ چونک پڑا۔

"کیسی خوش خبری"...... آرنلڈ نے چونک کر کہا۔

"یہاں ایک ڈاکٹر شیش ہے باس۔ وہ آنکھوں کا بین الاقوامی شہرت یافتہ ڈاکٹر ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ وہ بے حد لالچی بھی واقع ہوا ہے۔ یہاں کے مقامی ایجنٹ نے مجھے بتایا کہ ڈاکٹر شیش نے اس سے یہ معلوم کرنے کی کوشش کی تھی کہ اس کمپنی کا کافرستان میں نمائندہ کون ہے تو اس ڈسٹری بیوٹر نے اسے بتایا کہ وہ براہ راست ایکریمیا سے ادویات منگواتا ہے تو اس ڈاکٹر شیش نے بتایا کہ اگر اس کمپنی کا کوئی ذمے دار آدمی اس سے ملے تو وہ اسے ایسا

طریقہ بتا سکتا ہے جس سے یہ انجکشن بہت زیادہ تعداد میں فروخت ہو سکتے ہیں ۔ اس کی یہ بات سن کر میں چونک پڑا اور پھر میں اس ڈاکٹر سے ملا ۔ ڈاکٹر شیش واقعی بے حد قابل آدمی ہے ۔ بہرحال اس سے ہونے والی گفتگو سے میں اس نتیجے پر پہنچا ہوں کہ اس کے پاس واقعی کوئی ایسا طریقہ ہے جس کی مدد سے ہم بغیر کسی خطرے کے ٹارگٹ سے بھی کہیں زیادہ انجکشنز فروخت کر سکتے ہیں جس پر میں نے اسے دولت کا لالچ دیا لیکن اس نے کہا وہ معاوضے کے ساتھ ساتھ کمیشن بھی لینا چاہتا ہے ۔ چنانچہ آخرکار میں نے اس سے معاہدہ کر لیا ۔ اس نے دس کروڑ ڈالرز نقد اور بیس فیصد سیل کمیشن پر معاہدہ کیا اور اس نے جو طریقہ بتایا ہے وہ واقعی بے حد سادہ اور فول پروف ہے اور اس سے اس بیماری کا پھیلاؤ بے حد بڑھ سکتا ہے" ۔ جیکسن نے کہا ۔

" لیکن تم نے بغیر مجھ سے یا لارڈ سے پوچھے اتنا بڑا معاہدہ کیسے کر لیا" ...... آرنلڈ نے غصیلے لہجے میں کہا ۔

" باس ۔ میں نے اس لئے معاہدہ کیا ہے تاکہ اس سے طریقہ معلوم کر لوں ۔ اس کے بعد کسی بھی پیشہ ور قاتل کو معمولی سی رقم دے کر اس کا خاتمہ کرایا جا سکتا ہے" ...... جیکسن نے کہا ۔

" اوہ ہاں ۔ تو پھر کیا طریقہ معلوم ہوا ہے" ...... آرنلڈ نے اس بار اطمینان بھرے لہجے میں کہا ۔

" ڈاکٹر شیش نے بتایا ہے کہ اگر ہم سار کسم گیس کے بھرے ہوئے دس بڑے سلنڈر کسی بھی کھلی جگہ پر کھول دیں تو یہ گیس

انتہائی وسیع علاقے میں پھیل جائے گی اور ہوا کے ساتھ مل کر وہ وسیع علاقے پر چادر کی صورت میں تن جائے گی اور اس کے اثرات ہوا کے ساتھ مل کر انسانوں پر ہوں گے اور سی ٹی ایم کے مریض سی بی کا شکار ہونا شروع ہو جائیں گے اور تقریباً ایک ہفتے تک یہ گیس کام کرتی رہے گی ۔ جب میں نے اس پر یقین نہ کیا تو ڈاکٹر شیش نے مجھے ساتھ لے جا کر ایک کھلے علاقے میں اس کا تجربہ کرایا ۔ سار کسم گیس صنعتوں میں عام استعمال ہوتی ہے لیکن انتہائی چھوٹے پیمانے پر ۔ البتہ اس کے بڑے بڑے سلنڈر انتہائی ارزاں قیمت پر عام دستیاب ہو جاتے ہیں اور اس تجربے سے تقریباً سو میل کے علاقے میں ایک ہفتے میں یکلخت مریضوں کی تعداد سینکڑوں سے بھی بڑھ گئی یہ تجربہ کامیاب ہونے پر میں نے ڈاکٹر شیش کو کہا کہ میں نے ایکریمیا فون کر دیا ہے ۔ دس کروڑ ڈالرز کا چیک اسے جلد مل جائے گا" ...... جیکسن نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا ۔

" اوہ ۔ یہ تو واقعی انتہائی آسان اور فول پروف طریقہ ہے ۔ کسی بھی چاردیواری کے اندر کھلے احاطے میں ان سلنڈروں کو اوپن کیا جا سکتا ہے ۔ ٹھیک ہے ۔ میں لارڈ سے بات کرتا ہوں ۔ اگر انہوں نے اس کی منظوری دے دی تو پھر تم اس ڈاکٹر کا خاتمہ کرا دینا" ۔ آرنلڈ نے کہا ۔

" یس باس" ...... دوسری طرف سے کہا گیا تو آرنلڈ نے اوکے کہہ کر کریڈل دبایا اور ٹون آنے پر اس نے تیزی سے نمبر پریس کرنے

شروع کر دیئے۔

"یس "...... رابطہ قائم ہوتے ہی لارڈ کی مخصوص آواز سنائی دی۔

"آرنلڈ بول رہا ہوں چیف "...... آرنلڈ نے کہا۔

"یس ۔ کیا کوئی خاص بات ہے "...... دوسری طرف سے لارڈ نے چونک کر کہا۔

"چیف ۔ جیکسن نے کافرستان سے ابھی کال کر کے مجھے انتہائی اہم بات بتائی ہے "...... آرنلڈ نے کہا۔

"کیسی بات "...... لارڈ نے چونک کر پوچھا تو آرنلڈ نے ڈاکٹر شیش کا بتایا ہوا نسخہ بتا دیا۔

"کیا اس کا تجربہ ہو چکا ہے "...... لارڈ نے پوچھا۔

"جیکسن کے بقول تجربہ کامیاب رہا ہے "...... آرنلڈ نے جواب دیا۔

"اگر یہ تجربہ کامیاب ثابت ہوا ہے پھر تو واقعی انتہائی اہم بات ہے ۔ اس طرح تو ہم پوری دنیا میں بغیر کسی کو شک میں ڈالے انتہائی کامیاب بزنس کر سکتے ہیں "...... لارڈ نے مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

"یس لارڈ "...... آرنلڈ کے لہجے میں مسرت تھی۔

"میں نے یہاں سائنس دانوں اور ڈاکٹروں سے بات کی ہے لیکن کوئی ایسا فارمولا سامنے نہیں آ سکا ۔ ٹھیک ہے میں ابھی اس

فارمولے کا تجربہ کراتا ہوں اور پھر تمہیں فون کرتا ہوں "۔ دوسری طرف سے لارڈ نے کہا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو آرنلڈ نے رسیور رکھ دیا ۔ اس کے چہرے پر مسرت کے تاثرات ابھر آئے تھے کیونکہ اگر واقعی یہ تجربہ کامیاب ثابت ہوتا ہے تو پھر نہ صرف پاکیشیا بلکہ پوری دنیا میں سی بی کے ذریعے لامحدود دولت کمائی جا سکتی ہے اور ظاہر ہے اس لامحدود دولت میں اس کا کمیشن بھی لامحدود ہو گا ۔ پھر تقریباً چار گھنٹے بعد فون کی گھنٹی بج اٹھی تو آرنلڈ نے جلدی سے رسیور اٹھا لیا۔

"یس ۔ آرنلڈ بول رہا ہوں "...... آرنلڈ نے کہا۔

"لارڈ بول رہا ہوں "...... دوسری طرف سے لارڈ کی مسرت سے کپکپاتی ہوئی آواز سنائی دی تو آرنلڈ سمجھ گیا کہ سارکسم گیس کا تجربہ کامیاب رہا ہے۔

"یس لارڈ ۔ کیا رزلٹ رہا تجربے کا "...... آرنلڈ نے انتہائی اشتیاق بھرے لہجے میں کہا۔

"وکٹری ۔ جیکسن نے واقعی کمال کر دیا ہے ۔ یہ سو فیصد محفوظ، انتہائی ارزاں اور انتہائی کامیاب فارمولا ہے ۔ اس ڈاکٹر شیش کو واقعی بھاری انعام ملنا چاہئے "...... لارڈ نے کہا۔

"چیف ۔ وہ دس کروڑ ڈالرز اور بیس فیصد کمیشن طلب کر رہا ہے "...... آرنلڈ نے کہا۔

"دس کروڑ ڈالرز تو اسے دیئے جا سکتے ہیں لیکن کمیشن نہیں دیا جا

سکتا۔ تم اس سلسلے میں خود بات کر واس سے "...... لارڈ نے کہا۔

" وہ میں کر لوں گا باس ۔ لیکن دس کروڑ ڈالرز تو ہمیں بہر حال ادا کرنے ہوں گے "...... آرنلڈ نے کہا۔

" ٹھیک ہے ۔ تم اپنے خصوصی فنڈ سے دس کروڑ ڈالرز جیکسن کو کافرستان بھجوا دو اور پاکیشیا میں بیک وقت دس بارہ شہروں میں فوری طور پر سار کسم گیس فائر کرا دو تاکہ کام پھر بھرپور انداز میں آگے بڑھ سکے اور گزشتہ نقصان بھی پورا ہو سکے ۔ اب ہم اپنا ٹارگٹ ڈبل کر سکتے ہیں "...... لارڈ نے کہا۔

" یس لارڈ۔ ایسا ہی ہو گا "...... آرنلڈ نے مسرت بھرے لہجے میں کہا اور دوسری طرف سے رابطہ ختم ہونے پر اس نے کریڈل دبایا اور ٹون آنے پر تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

" جیکسن بول رہا ہوں "...... رابطہ قائم ہوتے ہی دوسری طرف سے جیکسن کی آواز سنائی دی۔

" آرنلڈ بول رہا ہوں جیکسن "...... آرنلڈ نے کہا۔

" یس باس "...... جیکسن نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

" میری لارڈ سے بات ہو گئی ہے ۔ انہوں نے اپنے طور پر سار کسم گیس کا تجربہ کرایا ہے اور تجربہ سو فیصد کامیاب ثابت ہوا ہے اور انہوں نے ڈاکٹر شیش کو دس کروڑ ڈالرز ادا کرنے کی اجازت دے دی ہے لیکن ہم ایسا نہیں کریں گے ۔ دس کروڑ ڈالرز ڈاکٹر شیش کے نام سے جاری ضرور ہوں گے لیکن اس میں سے پانچ کروڑ ڈالرز

تمہارے اکاؤنٹ میں اور پانچ کروڑ ڈالرز میرے اکاؤنٹ میں جمع ہو جائیں گے ۔ البتہ تم فوری طور پر اس ڈاکٹر شیش کو ٹھکانے لگوا دو اور اس کے بعد واپس پاکیشیا آ جاؤ تاکہ یہاں بیک وقت دس بارہ شہروں میں سار کسم گیس فائر کر کے بھرپور انداز میں بزنس کیا جا سکے "...... آرنلڈ نے کہا۔

" ویری گڈ پلاننگ باس ۔ میں آج ہی اس ڈاکٹر شیش کا خاتمہ کرا کر کل واپس پہنچ جاؤں گا "...... جیکسن نے انتہائی مسرت بھرے لہجے میں کہا۔ ظاہر ہے اسے مفت میں پانچ کروڑ ڈالرز مل رہے تھے۔

" اوکے ۔ واپس آ جاؤ ۔ میں تمہارا انتظار کر رہا ہوں "...... آرنلڈ نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے رسیور رکھ دیا ۔ اس کے چہرے پر گہرے اطمینان اور مسرت کے تاثرات نمایاں تھے کیونکہ اب اسے ہر طرف دولت ہی دولت نظر آنے لگی تھی۔

عمران دانش منزل کے آپریشن روم میں داخل ہوا تو بلیک زیرو
حسب عادت احتراماً اٹھ کھڑا ہوا۔
" بیٹھو "...... رسمی سلام دعا کے بعد عمران نے کہا اور خود بھی
اپنی مخصوص کرسی پر بیٹھ گیا۔
" آپ دو روز کہاں غائب رہے ہیں عمران صاحب ۔ میں نے کئی
بار فلیٹ پر فون کیا لیکن سلیمان نے یہی بتایا کہ آپ بغیر بتائے
کہیں گئے ہوئے ہیں "...... بلیک زیرو نے کہا۔
" مجھے اطلاع ملی تھی کہ شوگران میں سی بی بیماری پر بڑی
ایڈوانس ریسرچ کی گئی ہے اور اس ریسرچ کے مطابق سی بی بیماری
کا انتہائی سستا اور مفید علاج دریافت کر لیا گیا ہے ۔ اس ریسرچ کا
خالق ڈاکٹر ہوشنگ تھا۔ چنانچہ میں ان سے ملنے شوگران گیا تھا تاکہ
اس بیماری کے بارے میں اس سے تفصیلی بات ہو سکے اور آج

واپسی ہوئی ہے "...... عمران نے کہا۔
" اوہ ۔ یہ تو انتہائی اہم بات ہے کہ سستا علاج میسر آ
جائے "...... بلیک زیرو نے کہا۔
" ہاں ۔ گو اس علاج کے تجربات کامیاب ہو چکے ہیں لیکن ابھی
اسے تجارتی پیمانے پر بنانے میں چھ ماہ کا عرصہ درکار ہے ۔ بہرحال چھ
ماہ بعد سستا اور مؤثر علاج میسر تو آ ہی جائے گا "...... عمران نے کہا تو
بلیک زیرو نے اثبات میں سر ہلا دیا۔
" ڈاکٹر ہوشنگ سے آپ کی بات چیت کیسی رہی "...... بلیک
زیرو نے کہا۔
" اس بیماری کے بارے میں ان سے بڑی تفصیلی بات چیت
ہوئی ہے اور بے حد قیمتی معلومات ملی ہیں ۔ میں نے ان سے خاص
طور پر اسے مصنوعی طور پر پھیلانے کے بارے میں بات کی تو پہلے تو
انہوں نے اس بات پر انتہائی حیرت ظاہر کی کہ کیا بیماریاں مصنوعی
انداز میں بھی پھیلائی جا سکتی ہیں ۔ لیکن جب میں نے انہیں یہاں
ہونے والی ساری کارروائی بتائی تو ان کی حیرت کی انتہا نہ رہی ۔
بہرحال انہوں نے بتایا ہے کہ ایسا ممکن ہو سکتا ہے ۔ ان کے مطابق
یہ بیماری اسے ہی لگتی ہے جس کی آنکھوں میں پہلے سے سی ٹی ایم
بیماری کے اثرات موجود ہوں ۔ یہ سی ٹی ایم تو طبی زبان کا کوئی
خاص کوڈ ہے ۔ ہمارے ہاں مقامی طور پر اسے سیاہ موتیا کہا جاتا ہے
یہاں ہمارے ملک میں دو قسم کے موتیا ہوتے ہیں ۔ ایک سفید

موتیا اور دوسرا سیاہ موتیا۔ سفید موتیا زیادہ عام ہے۔ اس کے اثرات ادھیڑ عمر میں شروع ہو جاتے ہیں اور کچھ عرصہ بعد موتیا پک جاتا ہے تو پھر آپریشن کر کے اسے آنکھ سے نکال دیا جاتا ہے اور بینائی بحال ہو جاتی ہے۔ لیکن سیاہ موتیا سفید موتیا کی طرح نہیں ہوتا۔ اس میں آنکھوں کا پریشر کسی خاص وجہ سے بڑھنا شروع ہو جاتا ہے اور انسان کی بینائی متاثر ہونے لگ جاتی ہے۔ طبی طور پر کہا جاتا ہے کہ دماغ سے آنے والا پانی آنکھوں میں اترتا ہے اور آنکھوں کی سیاہ پتلی جسے قرنیہ کہا جاتا ہے اسے ڈیمج کر دیتا ہے اور اس طرح ہمیشہ کے لئے بینائی ختم ہو جاتی ہے۔ لیکن اگر بروقت اس کا آپریشن کرا لیا جائے تو پھر یہ بیماری ختم ہو جاتی ہے۔ ڈاکٹر ہوشنگ نے بتایا کہ سی بی اس سیاہ موتیا کی طرز کی بیماری ہے۔ اس میں آنکھوں کی سیاہ پتلی ڈیمج نہیں ہوتی بلکہ آنکھوں کی پتلی اور دماغ کے درمیان جو رابطہ ہوتا ہے وہ بلاک ہو جاتا ہے۔ پھر انجکشنز سے اس بلاکنگ کو ختم کر دیا جاتا ہے تو بینائی بحال ہو جاتی ہے۔ لیکن ڈاکٹر ہوشنگ نے یہ بھی بتایا ہے کہ یہ بیماری صرف اسے ہو سکتی ہے جس میں سیاہ موتیا کی بیماری کے کچھ نہ کچھ اثرات موجود ہوں۔ اسے مصنوعی طور پر اس طرح پھیلایا جا سکتا ہے کہ اگر ایک مخصوص گیس کو ہوا میں پھیلا دیا جائے تو وہ سانس کے ذریعے جسم کے اندر جاتی ہے اور پھر خون میں شامل ہو کر جس آدمی میں سیاہ موتیا کے اثرات موجود ہوں گے اس پر یہ مخصوص انداز میں اثرانداز ہو کر دماغ اور آنکھوں کے رابطے

کو بلاک کر دیتی ہے اور بینائی ختم ہو جاتی ہے۔ پہلے اس کا کوئی علاج نہ تھا لیکن پھر ایکریمیا کے ایک ڈاکٹر نے اس کا علاج دریافت کیا اور اس ڈاکٹر سے یہ نسخہ ایکریمیا کی ایک دوا ساز کمپنی نے خرید کر اپنے نام پر رجسٹرڈ کروا لیا اور اب پوری دنیا میں یہ کمپنی وہ علاج انجکشن کی صورت میں فروخت کر رہی ہے۔ ہمارے ملک میں بھی اسی کمپنی کے انجکشن فروخت ہو رہے ہیں۔ یہ علاج چونکہ ساٹھ انجکشنز کے کورس پر مشتمل ہوتا ہے اور انجکشن بے حد مہنگا ہونے کی وجہ سے یہ علاج بھی بے حد مہنگا ہے جبکہ ڈاکٹر ہوشنگ نے جو نسخہ تیار کیا ہے اس میں صرف دو انجکشنز لگائے جاتے ہیں اور یہ انجکشنز انتہائی سستے تیار ہوتے ہیں"...... عمران نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ لیکن چھ ماہ تو بہرحال یہ مہنگا علاج ہی لوگوں کو کرانا پڑے گا"...... بلیک زیرو نے طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

"ہاں۔ یہ مجبوری ہے۔ تم بتاؤ۔ جولیا نے فاضل نگر کے بارے میں کیا رپورٹ دی ہے"...... عمران نے کہا۔

"فاضل نگر میں بھی بیماری کا زور اچانک ٹوٹ گیا ہے۔ اب وہاں بھی اکا دکا مریض سامنے آ رہے ہیں"...... بلیک زیرو نے کہا۔

"اوہ۔ اس کا مطلب ہے کہ واقعی اس خورشید عالم کے ذریعے یہ بیماری مصنوعی طور پر پھیلائی جا رہی تھی۔ پہلے جب یہاں محکمہ حیوانیات کی گاڑیوں کی چیکنگ کی اطلاع انہیں ملی تو انہوں نے یہ

کام یہاں سے بند کر دیا اور فاصل نگر چلے گئے"...... عمران نے کہا۔

" ایک اور اطلاع بھی ملی ہے عمران صاحب "...... بلیک زیرو نے کہا۔

" وہ کیا"...... عمران نے چونک کر پوچھا۔

" محکمہ ماحولیات کی ان گاڑیوں کا انچارج ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ سلیم تھا۔ وہ اپنے گھر میں موجود تھا کہ کمرے میں دھماکہ ہوا اور پھر جب اس کے گھر والے اندر گئے تو اس کا جسم بھی ٹکڑوں میں تبدیل ہو چکا تھا۔ اس کے جسم میں بھی بم پھٹا تھا۔ بالکل اس سپرنٹنڈنٹ خورشید عالم کی طرح اور عمران صاحب۔ تنویر نے یہاں ایک چیکنگ کرنے والی گاڑی کے ڈرائیور کو گھیر کر جب اس سے پوچھ گچھ کی تو اس نے بتایا کہ سلیم گاڑیوں کو یہاں ایک احاطے میں لے جاتا تھا۔ وہاں موجود دو آدمی کسی گیس کے سلنڈر گاڑی میں لوڈ کر دیتے اور پھر سلیم کی نگرانی میں یہ گاڑیاں مختلف علاقوں میں یہ گیس پھیلاتی تھیں اور انہیں اس کا بھاری معاوضہ دیا جاتا تھا۔ اس پر تنویر نے صفدر کے ساتھ مل کر اس احاطے پر چھاپہ مارا لیکن وہ احاطہ خالی پڑا ہوا ملا"...... بلیک زیرو نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

" اس کا مطلب ہے کہ یہ بیماری واقعی یہاں مصنوعی طور پر پھیلائی جا رہی تھی"...... عمران نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

" لیکن عمران صاحب۔ اس ملٹی نیشنل کمپنی کو اس سے کیا فائدہ پہنچا ہو گا"...... بلیک زیرو نے کہا تو عمران چونک پڑا۔

" کیا کہہ رہے ہو۔ ظاہر ہے ان کے انجکشنز فروخت ہوں گے تو انہیں بھاری منافع ملے گا"...... عمران نے ایسے لہجے میں کہا جیسے اسے بلیک زیرو کی طرف سے ایسے بچگانہ سوال پر حیرت ہوئی ہو۔

" میں نے یہاں ادویات کے ایک بڑے ڈسٹری بیوٹر سے فون پر معلومات حاصل کی ہیں۔ ادویات کے کمپنی ریٹس فکس ہوتے ہیں لیکن بڑے بڑے ڈسٹری بیوٹرز کمپنی سے بھاری مقدار میں ادویات خریدتے ہیں تو ان پر اپنی مرضی سے پرچون قیمت چھپوا لیتے ہیں اور پھر اس قیمت پر مال فروخت ہوتا ہے اور کمپنی کو اس کا کوئی فائدہ نہیں ہوتا۔ اگر کوئی فائدہ ہوتا ہے تو اس بڑے ڈسٹری بیوٹر یا ادارے کو ہوتا ہے اس لئے میں پوچھ رہا تھا"...... بلیک زیرو نے کہا۔

" اوہ۔ تو یہ چکر ہے۔ ویری گڈ۔ تم نے یہ معلومات حاصل کر کے آدھا مسئلہ حل کر دیا ہے"...... عمران نے تحسین آمیز لہجے میں کہا تو بلیک زیرو کے چہرے پر مسرت کے تاثرات ابھر آئے اور آنکھوں میں موجود چمک مزید تیز ہو گئی کیونکہ عمران کی طرف سے تحسین اس کے لئے واقعی انتہائی مسرت بخش تھی۔ ادھر عمران نے فون کا رسیور اٹھایا اور نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

" انکوائری پلیز"...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

" ٹرنر روڈ پر نذیر اینڈ سنز ڈسٹری بیوٹرز کا نمبر دیں ...... تم

نے کہا تو دوسری طرف سے نمبر بتا دیا گیا تو عمران نے ہاتھ بڑھا کر کریڈل دبایا اور پھر ٹون آنے پر نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

" نذیر اینڈ سنز "...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

" میں ڈپٹی ڈائریکٹر سنٹرل انٹیلی جنس بول رہا ہوں۔ مینجر سے بات کرائیں "...... عمران نے تحکمانہ لہجے میں کہا۔

" یس سر۔ ہولڈ کریں "...... دوسری طرف سے اس بار قدرے گھبرائے ہوئے لہجے میں کہا گیا۔

" یس سر۔ میں مینجر اعظم بول رہا ہوں جناب "...... چند لمحوں بعد ایک اور مردانہ آواز سنائی دی۔ لہجہ بے حد نرم تھا۔

" میں ڈپٹی ڈائریکٹر سنٹرل انٹیلی جنس بول رہا ہوں "...... عمران نے پہلے سے زیادہ تحکمانہ لہجے میں کہا۔

" یس سر۔ حکم فرمائیں سر۔ ہم آپ کی کیا خدمت کر سکتے ہیں سر "...... مینجر نے بوکھلائے ہوئے انداز میں سر سر کی گردان شروع کر دی۔

" آنکھوں کے اندھے پن کے علاج کے لئے ٹی بی ایس کمپنی ایکریمیا کے انجکشنز آپ فروخت کرتے ہیں "...... عمران نے کہا۔

" سی بی انجکشنز۔ یس سر "...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

" کیا آپ پاکیشیا کے لئے سول ڈسٹری بیوٹر ہیں "...... عمران نے کہا۔

" یس سر "...... دوسری طرف سے جواب دیا گیا۔

" کیا آپ یہ ادویات براہ راست ایکریمین کمپنی سے منگواتے ہیں "...... عمران نے کہا۔

" نہیں جناب۔ ہمارا بزنس اتنا بڑا نہیں ہے کہ ملٹی نیشنل کمپنی سے ہم براہ راست ادویات منگوا سکیں۔ کمپنی ملٹی نیشنل ڈسٹری بیوٹرز کو مال فروخت کرتی ہے اور ان ڈسٹری بیوٹرز سے ہم آگے معاہدہ کرتے ہیں جناب "...... مینجر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

" یہ انجکشنز آپ کس ڈسٹری بیوٹر سے منگواتے ہیں "...... عمران نے کہا۔

" جناب۔ ایکریمیا میں ایک بہت بڑی ڈسٹری بیوٹر کمپنی ہے جس کا نام لارڈ سنونا ڈسٹری بیوٹرز انٹرنیشنل ہے۔ انہوں نے پاکیشیا کے لئے ہم سے معاہدہ کیا ہوا ہے "...... مینجر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

" کیا یہ لارڈ سنونا کمپنی صرف پاکیشیا میں انجکشنز فروخت کرتی ہے "...... عمران نے کہا۔

" نہیں جناب۔ پوری دنیا میں ان کا نیٹ ورک پھیلا ہوا ہے۔ ہر ملک میں انہوں نے سول ڈسٹری بیوٹرز مقرر کئے ہوئے ہیں اور یہ خود بیک وقت کئی ملٹی نیشنل ڈرگ کمپنیوں کے سول ڈسٹری بیوٹرز ہیں "...... مینجر نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

" آپ کس طرح ان سے مال منگواتے ہیں اور کس طرح انہیں رقم بھجواتے ہیں "...... عمران نے پوچھا۔

"جناب ۔ ان کی کمپنی کا ایک نمائندہ مستقل طور پر یہاں موجود ہے ۔ اس کا نام جیکسن ہے ۔ لکی پلازہ میں اس کا آفس ہے ۔ ہم ان کے آفس میں ڈیمانڈ نوٹ کرا دیتے ہیں اور ہمیں ڈیلوری مل جاتی ہے رقم ہم کمپنی کے اکاؤنٹ میں براہ راست جمع کرا دیتے ہیں"...... مینجر نے جواب دیا تو عمران کو یاد آگیا کہ پہلے بھی اس نے اس جیکسن کے آفس فون کیا تھا لیکن وہاں سے بتایا گیا تھا کہ جیکسن بزنس ٹور پر گیا ہوا ہے۔

"کیا یہ جیکسن صرف آپ کی کمپنی کو ڈیل کرتا ہے"...... عمران نے کہا۔

"نہیں جناب ۔ پاکیشیا، کافرستان اور تین چار مزید چھوٹے چھوٹے ملکوں کو بھی جیکسن ہی ڈیل کرتا ہے ۔ البتہ اس کا آفس یہاں پاکیشیا میں ہے"...... مینجر نے جواب دیا۔

"کیوں ۔ جبکہ کافرستان پاکیشیا سے بڑا ملک ہے ۔ پاکیشیا کی نسبت وہاں کاروبار زیادہ ہو گا اس لئے اس کا آفس بھی وہاں ہونا چاہئے"...... عمران نے کہا۔

"یس سر ۔ لیکن کافرستان میں ملٹی نیشنل کمپنیوں کا صرف خصوصی مال خریدا جاتا ہے ورنہ کافرستان ادویات خود تیار کرتا ہے اس لئے وہاں ان ملٹی نیشنل کمپنیوں کا نیٹ ورک بہت محدود ہے جبکہ پاکیشیا تمام ادویات ان ملٹی نیشنل کمپنیوں سے خریدتا ہے اس لئے یہاں ان کا نیٹ ورک بے حد وسیع ہے اس لئے ان کا آفس بھی

یہاں ہے"...... مینجر نے تفصیل سے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"یہاں سی بی انجکشن کا پرچون ریٹ دس ہزار روپے ہے جبکہ کافرستان میں اسی کمپنی کے انجکشن کی قیمت ایک ہزار روپے ہے ۔ اس کی کیا وجہ ہے"...... عمران نے کہا۔

"جناب ۔ یہ کام لارڈ سنونا ڈسٹری بیوٹر کا ہے ۔ وہ ہر ملک کے لئے علیحدہ علیحدہ ریٹس مقرر کرتی ہے اور ہر کمپنی اپنی ڈیمانڈ کے مطابق ملک کے لئے جو لاٹ منگواتی ہے اس پر وہی قیمت پرنٹ کر دی جاتی ہے اور ایسا حکومت کی مرضی سے ہوتا ہے اس لئے میں کیا کہہ سکتا ہوں جناب"...... مینجر نے کہا تو عمران سمجھ گیا کہ مینجر جان بوجھ کر گول مول جواب دے رہا ہے۔

"آپ اس بزنس سے متعلق ہیں اس لئے آپ کو پوری طرح علم ہو گا اور آپ جان بوجھ کر ٹال رہے ہیں ۔ تو پھر ایسا نہ کیا جائے کہ آپ کو سنٹرل انٹیلی جنس کے ہیڈ کوارٹر بلوایا جائے اور وہاں آپ پر تھرڈ ڈگری استعمال کی جائے"...... عمران نے یکلخت غراتے ہوئے لہجے میں کہا۔

"وہ سر ۔ اب میں کیا عرض کروں سر ۔ یہ سرکاری معاملات ہیں اور آپ بھی سرکاری آدمی ہیں سر"...... مینجر نے بری طرح بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔

"آپ کھل کر بات کریں ۔ آپ کا نام درمیان میں نہیں آئے گا"...... عمران نے کہا۔

"جناب سمجھاں ڈرگز کی قیمتوں کی منظوری محکمہ صحت کے اعلیٰ ترین حکام دیتے ہیں اور انہیں بہت بھاری رشوتیں دے کر یہ قیمتیں مقرر کرائی جاتی ہیں۔ بہرحال یہ سارا کام بہت اونچی سطح پر ہوتا ہے جناب اس لئے ہم مجبور ہیں"...... مینجر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"جیکسن کے آفس کا فون نمبر کیا ہے"...... عمران نے پوچھا تو دوسری طرف سے نمبر بتا دیا گیا۔

"ان کے آفس کا نام کیا ہے"...... عمران نے پوچھا۔

"جیکسن ڈرگ ایجنسی"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"اوکے۔ اب یہ بات اچھی طرح سن لیں کہ اگر اس گفتگو کو ذکر آپ نے جیکسن یا کسی اور سے کیا تو آپ کی باقی عمر جیل میں ہی گزرے گی"...... عمران نے انتہائی سرد لہجے میں کہا۔

"یس سر۔ میں سمجھتا ہوں سر"...... دوسری طرف سے سہمے ہوئے لہجے میں کہا گیا تو عمران نے رسیور رکھ دیا۔

"اس کا مطلب ہے عمران صاحب کہ اصل کھیل یہ لارڈ سنونا گروپ کھیل رہا ہے ورنہ نذیر اینڈ سنز کو تو اس کا اتنا بڑا فائدہ نہیں ہو سکتا"...... بلیک زیرو نے کہا۔

"ہاں"...... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے دوبارہ فون کا رسیور اٹھایا اور تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"ماسٹر کلب"...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایکریمین لہجے میں مردانہ آواز سنائی دی۔

"میں پاکیشیا سے علی عمران بول رہا ہوں۔ ماسٹر سے بات کراؤ"...... عمران نے کہا۔

"یس سر۔ ہولڈ کریں"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ماسٹر بول رہا ہوں"...... چند لمحوں بعد ماسٹر کی آواز سنائی دی۔

"علی عمران بول رہا ہوں ماسٹر۔ میرا خیال ہے کہ دو روز گزر ہی گئے ہیں"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"جی ہاں۔ میں نے معلومات تو ایک گھنٹے میں ہی حاصل کر لی تھیں لیکن آپ کا کوئی فون نمبر مجھے معلوم نہیں تھا اس لئے میں آپ کو کال نہ کر سکا"...... ماسٹر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اوہ۔ کیا معلوم ہوا ہے"...... عمران نے چونک کر کہا۔

"عمران صاحب۔ یہ ریڈ کارڈ ایکریمین فوج کے سپیشل سٹورز سے غائب کئے گئے ہیں۔ ان کی تعداد ایک سو ہے اور میں نے معلوم کر لیا ہے کہ یہ ریڈ کارڈ سپیشل سٹور کے انچارج جنرل میتھو کو پہنچا دیئے گئے ہیں اس لئے اس کے خلاف رسمی سی کارروائی کے بعد مزید کارروائی ختم کر دی گئی اور میں نے یہ بھی معلوم کر لیا ہے کہ جنرل میتھو نے یہ ریڈ کارڈ اور ان کے رسیور ایکریمیا کی ایک مشہور ڈرگ ڈسٹری بیوٹرز کمپنی لارڈ سنونا ڈرگ ڈسٹری بیوٹرز کے مالک اور چیئرمین لارڈ سنونا کو انتہائی بھاری قیمت پر فروخت کئے ہیں۔ آپ نے جو نمبر بتایا تھا یہ بھی اس چوری شدہ ریڈ کارڈ میں شامل تھا"۔ ماسٹر نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"ویری گڈ ماسٹر۔ تم نے واقعی کمال کر دیا ہے کہ یہ معلومات حاصل کر لی ہیں۔ یہ واقعی تمہارا ہی کام ہے"...... عمران نے کہا۔

"آپ کا شکریہ۔ بہرحال اس پر میری توقع سے زیادہ اخراجات آئے ہیں۔ لیکن آپ میری عادت جانتے ہیں کہ میں جو کام ہاتھ میں لے لیتا ہوں اسے ہر حال میں پورا کرتا ہوں"...... ماسٹر نے مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

"یہ لارڈ رہتا کہاں ہے"...... عمران نے پوچھا۔

"ونگٹن کے نواح میں ایک ٹاؤن ہے جس کو ہیون ٹاؤن کہا جاتا ہے۔ یہ پورا ٹاؤن اور اس سے ملحقہ پہاڑیاں لارڈ سنونا کی ملکیت ہیں۔ وہاں لارڈ سنونا کا بہت بڑا محل ہے لارڈ پیلس"...... ماسٹر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"کیا تم معلوم کر سکتے ہو کہ یہاں پاکیشیا میں لارڈ سنونا کا بزنس کون ڈیل کرتا ہے"...... عمران نے کہا۔

"ہاں۔ کیوں نہیں"...... ماسٹر نے جواب دیا۔

"کتنا وقت لگے گا"...... عمران نے پوچھا۔

"اس کمپنی میں میرا خاص آدمی موجود ہے اس لئے ایک گھنٹے کے اندر کام ہو جائے گا"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"اوکے۔ تم اب اپنے اخراجات اور معاوضہ سب اکٹھا بتا دو تاکہ میں رقم تمہارے بینک اکاؤنٹ میں ٹرانسفر کرا سکوں۔ بینک اکاؤنٹ کی تفصیل میرے پاس موجود ہے"...... عمران نے کہا تو

دوسری طرف سے رقم بتا دی گئی۔

"اوکے۔ معاوضہ پہنچ جائے گا۔ میں ایک گھنٹے بعد پھر کال کروں گا"...... عمران نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔

"ولنگٹن بینک اکاؤنٹ سے اس کے اکاؤنٹ میں رقم ٹرانسفر کرا دو"...... عمران نے کہا تو بلیک زیرو نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ پھر ایک گھنٹے بعد عمران نے دوبارہ ماسٹر سے رابطہ کیا۔

"کیا رپورٹ ہے ماسٹر"...... عمران نے کہا۔

"عمران صاحب۔ رقم میرے اکاؤنٹ میں پہنچ گئی ہے۔ مجھے چند منٹ پہلے اطلاع ملی ہے۔ بے حد شکریہ"...... دوسری طرف سے مسرت بھرے لہجے میں کہا گیا۔

"ارے۔ وہ تو پہنچ ہی جانی تھی۔ میں نے رپورٹ پوچھی تھی"۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"عمران صاحب۔ پاکیشیا میں لارڈ سنونا کا کاروبار پاکیشیا دارالحکومت کی ایک فرم نذیر اینڈ سنز ڈرگ ڈسٹری بیوٹرز سے ہے جن کا آفس ٹرنر روڈ پر ہے۔ البتہ لارڈ سنونا کی فرم کے خصوصی نمائندے جیکسن کا بھی وہاں آفس ہے۔ نذیر اینڈ سنز سے تمام کاروبار اسی جیکسن کے ذریعے ہوتا ہے"...... ماسٹر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اوکے"۔ عمران نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔ لیکن اس کے ساتھ ہی اس کی پیشانی پر شکنیں سی پھیلتی چلی گئیں۔

"آپ اب کس بات پر پریشان ہو گئے ہیں"...... بلیک زیرو نے چونک کر پوچھا۔

"یہ ساری تفصیل معلوم ہونے کے بعد میں سوچ رہا ہوں کہ اس کا کیا بندوبست کیا جائے اور کس طرح آئندہ کے لئے معاملات کو عوام کے حق میں کیا جائے"...... عمران نے کہا۔

"اصل میں دو مسئلے ہیں عمران صاحب۔ ایک تو یہ کہ ادویات کی قیمتیں بے حد زیادہ ہیں۔ دوسرا یہ کہ اس لارڈ سنونا کو کس طرح روکا جائے کہ وہ یہاں مصنوعی طور پر بیماریاں پھیلانے کی سازش نہ کرے"...... بلیک زیرو نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"لارڈ سنونا یہاں خود تو نہ آتا ہو گا۔ یہاں اس کا کوئی گروپ یہ کام کرتا ہو گا اور یہ بھی ضروری نہیں کہ یہ کام صرف پاکیشیا میں ہی ہوتا ہو اور یہ بھی ضروری نہیں کہ صرف لارڈ سنونا گروپ ہی یہ کام کرتا ہو۔ دوسرے گروپ بھی یہ کام کرتے ہوں گے"...... عمران نے کہا۔

"ہاں۔ میرے خیال میں یہ کام پوری دنیا میں ہوتا ہے۔ اس لحاظ سے تو یہ لوگ ڈرگ مافیا کا روپ دھار چکے ہیں جو پوری دنیا کے عوام کو اس انداز میں لوٹ رہے ہیں"...... بلیک زیرو نے کہا۔

"مسئلہ یہ ہے کہ اس بیماری کے علاج کے لئے دوا تو چھ ماہ بعد ہم شوگران سے حاصل کر لیں گے لیکن اور بھی بے شمار بیماریاں ہیں۔ ہم کس کس کو چیک کریں گے اور کس کس کو جا کر روکیں

گے اور کیسے"...... عمران نے کہا تو بلیک زیرو نے کوئی جواب دینے کی بجائے ہونٹ بھینچ لئے۔

"اب یہاں سپرنٹنڈنٹ خورشید عالم اور سلیم کی موت کے بعد اتنی جلدی نیا گروپ تیار نہیں ہو سکتا اس لئے یہ بھی ہو سکتا ہے کہ میں ایکریمیا جا کر اس سلسلے میں لارڈ سنونا سے ملاقات کروں اور اسے دھمکی دے کر کم از کم پاکیشیا میں اس ڈرگ مافیا کو روکا جا سکتا ہے"...... عمران نے کہا۔

"اس کا کوئی پائیدار حل ہونا چاہئے عمران صاحب"...... بلیک زیرو نے کہا تو عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا اور ایک بار پھر فون کا رسیور اٹھا کر نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"جیکسن ڈرگ ایجنسی"...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

"مسٹر جیکسن سے بات کرائیں۔ میں محکمہ صحت کا ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ بول رہا ہوں"...... عمران نے کہا۔

"سوری سر۔ مسٹر جیکسن تو گزشتہ ہفتے سے کافرستان بزنس ٹور پر گئے ہوئے ہیں اور ان کی واپسی کا کچھ پتہ نہیں ہے"...... دوسری طرف سے میکانکی انداز میں جواب دیا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو عمران نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے رسیور رکھ دیا۔

"لڑکی کا لہجہ بتا رہا ہے کہ وہ درست کہہ رہی ہے۔ لہذا یہ بھی ہو سکتا ہے کہ اس سارے کھیل کا جیکسن کو علم ہی نہ ہو اور یہ کسی اور

ذریعے سے کھیلا جا رہا ہو"...... عمران نے کہا۔

"عمران صاحب۔ میرا خیال ہے کہ اس سلسلے میں محکمہ صحت سے بات کی جائے اور ایسے قوانین بنائے جائیں کہ کسی بھی دوا کی قیمت ایک خاص حد سے زیادہ رکھی ہی نہ جائے"...... بلیک زیرو نے کہا۔

"کافرستان زیادہ تر ادویات خود تیار کرتا ہے جبکہ پاکیشیا میں ایسا نہیں ہے اور اگر ایسا کوئی قانون بنایا گیا تو لامحالہ یہ کمپنیاں یہاں ادویات فروخت کرنے سے ہی انکار کر دیں گی"...... عمران نے کہا۔

"آخر دوسرے ملکوں میں بھی ایسی دھاندلی کو روکا جاتا ہو گا۔ کوئی نہ کوئی حل تو ہو گا"...... بلیک زیرو نے کہا۔

"ہاں۔ تمہاری بات درست ہے۔ مجھے سرسلطان سے بات کرنا ہو گی"...... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے فون کا رسیور اٹھایا اور تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"پی اے ٹو سیکرٹری وزارت خارجہ"...... دوسری طرف سے آواز سنائی دی۔

"علی عمران ایم ایس سی۔ ڈی ایس سی (آکسن) بول رہا ہوں"۔ عمران نے اپنے مخصوص لہجے میں کہا۔

"اوہ عمران صاحب آپ۔ میں بات کراتا ہوں"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ہیلو۔ سلطان بول رہا ہوں"...... چند لمحوں بعد سرسلطان کی

آواز سنائی دی۔

"علی عمران ایم ایس سی۔ ڈی ایس سی (آکسن) بول رہا ہوں"۔ عمران نے کہا۔

"کوئی خاص بات کہ تم خلاف معمول سنجیدہ ہو"...... دوسری طرف سے سرسلطان نے چونک کر پوچھا۔

"آپ سے ایک طویل میٹنگ کرنی ہے اس لئے آپ فارغ وقت بتا دیں"...... عمران نے مزید سنجیدہ ہوتے ہوئے کہا۔

"اوہ۔ کیا ہوا ہے۔ جلدی بتاؤ۔ تم اس قدر سنجیدہ کیوں ہو"۔ سرسلطان کے لہجے میں یکلخت انتہائی پریشانی کے تاثرات ابھر آئے۔

"ارے۔ ارے۔ ایسی کوئی بات نہیں کہ آپ کا نروس بریک ڈاؤن ہو جائے۔ پاکیشیا میں ایک مخصوص ڈرگ مافیا پورے ملک کے عوام کو دونوں ہاتھوں سے لوٹ رہی ہے اور اس کام میں وزارت صحت اور محکمہ صحت کے اعلیٰ حکام بھی برابر کے شریک ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ یہاں پاکیشیا میں علاج روز بروز مہنگے سے مہنگا تر ہوتا چلا جا رہا اور لوگوں میں اب اتنی معاشی سکت بھی نہیں رہی کہ وہ اپنا علاج کرا سکیں۔ میں اس سلسلے میں آپ سے تفصیلی بات چیت کرنا چاہتا ہوں تاکہ عوام کو اس سلسلے میں ہونے والی لوٹ مار سے بچایا جا سکے۔ لیکن میری سمجھ میں کوئی مناسب حل نہیں آ رہا۔ آپ جہاندیدہ گرم سرد چشیدہ بلکہ گرگ باراں دیدہ۔ اوہ سوری۔ یہ غلط لفظ ٹپک پڑا ہے"...... عمران سنجیدگی سے بات کرتے کرتے اچانک

پٹڑی سے اترنا شروع ہو گیا۔

"میں سمجھتا ہوں ۔ تم واقعی زیادہ دیر تک سنجیدہ گفتگو نہیں کر سکتے ۔ بہرحال دو گھنٹے بعد کوٹھی آجاؤ ۔ وہاں تفصیل سے بات ہو جائے گی ۔ اگر تم کہو تو میں سیکرٹری وزارت صحت کو بھی بلوا لوں"۔۔۔۔۔۔ سرسلطان نے ہنستے ہوئے کہا۔

"نہیں ۔ یہ کرپشن اعلیٰ سطح پر ہو رہی ہے لیکن اگر آپ چاہیں تو اس وزارت کے کسی ایسے آدمی کو بلوا سکتے ہیں جو اس لعنت سے بچا ہوا ہو تاکہ وہ درست طور پر ہماری رہنمائی کر سکے"۔۔۔۔۔۔ عمران نے کہا۔

"اوہ ہاں ۔ ٹھیک ہے ۔ وزارت صحت میں سیکشن آفیسر راجہ افضال ہیں ۔ وہ واقعی انتہائی ایماندار آدمی ہیں ۔ میں انہیں کال کر لوں گا"۔۔۔۔۔۔ سرسلطان نے کہا۔

"اوکے ۔ اور اپنے باورچی کو بھی کہہ دیں کہ خصوصی ڈنر کا انتظام کر دے"۔۔۔۔۔۔ عمران نے کہا۔

"ڈنر ۔ کیا مطلب ۔ شام کی چائے کا وقت ہو گا ۔ ڈنر کہاں سے ٹپک پڑا"۔۔۔۔۔۔ سرسلطان نے چونک کر کہا۔

"یہ طویل گفتگو ڈنر اور پھر دوسری صبح ناشتے تک بھی پھیل سکتی ہے"۔۔۔۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اوہ سوری ۔ اتنا وقت نہیں ہے میرے پاس"۔۔۔۔۔۔ دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو عمران نے

مسکراتے ہوئے رسیور رکھ دیا۔

"آپ سے واقعی سنجیدہ گفتگو نہیں ہو سکتی"۔۔۔۔۔۔ بلیک زیرو نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اب کرنی ہی پڑے گی اس لئے ریہرسل کر رہا ہوں ۔ آہستہ آہستہ دورانیہ بڑھ جائے گا"۔۔۔۔۔۔ عمران نے مسمسا سا منہ بناتے ہوئے کہا۔

"کیوں ۔ کیا وجہ"۔۔۔۔۔۔ بلیک زیرو نے چونک کر کہا۔

"کیونکہ اب جولیا سنجیدہ گفتگو پسند کرنے لگی ہے"۔۔۔۔۔۔ عمران نے جواب دیا تو بلیک زیرو بے اختیار کھلکھلا کر ہنس پڑا۔

تنویر کار میں سوار دارالحکومت کی سب سے بڑی شاہراہ پر خاصی
تیز رفتاری سے آگے بڑھا چلا جا رہا تھا۔ وہ کار میں اکیلا تھا اور اس کا
رخ دارالحکومت کے مضافاتی علاقے میں نئے تعمیر کردہ ایک فائیو
سٹار ہوٹل کی طرف تھا۔ اس ہوٹل کا افتتاح ابھی حال ہی میں ہوا
تھا۔ ہوٹل کی عمارت کا طرز تعمیر نہ صرف انتہائی جدید تھا بلکہ اس
کے ہال کی سجاوٹ بھی ایسی تھی کہ جو ایک بار یہاں آتا وہ دوبارہ
لازماً آنے کی کوشش کرتا تھا اور تنویر تو چونکہ ایسے ہوٹلوں کا بے حد
شوقین تھا اس لئے وہ گزشتہ چار روز سے مسلسل اس ہوٹل میں جا
کر کئی کئی گھنٹے گزارتا تھا۔ چونکہ ان دنوں سیکرٹ سروس کے پاس
کوئی کیس نہ تھا اور تنویر کو نہ ہی تحقیقاتی مقالے پڑھنے کا شوق تھا
اور نہ ہی ٹی وی دیکھنے کا اس لئے اس کی شامیں اور راتیں ہوٹلوں
میں ہی گزرتی تھیں۔ یہ اور بات تھی کہ تنویر اپنے کردار میں بے

لچک تھا اس لئے وہ ان ہوٹلوں میں ہونے والی کسی ایسی ایکٹیوٹی
میں شریک نہ ہوتا تھا جو کسی بھی لحاظ سے بے راہ روی میں شمار ہو۔
لیکن بہرحال اسے ایسے ہوٹلوں میں ہونے والے فنکشنز اٹنڈ کرنے کا
بے حد شوق تھا۔ اس ہوٹل کا نام شبستان تھا اور جب سے اس
ہوٹل کا افتتاح ہوا تھا تنویر تو اس کا دیوانہ ہو چکا تھا اس لئے شام
ہوتے ہی وہ کار لے کر ہوٹل شبستان پہنچ جاتا اور پھر رات گئے اس کی
واپسی ہوتی تھی۔ تقریباً نصف گھنٹے کی مسلسل ڈرائیونگ کے بعد
اس کی کار ہوٹل شبستان کے کمپاؤنڈ گیٹ سے مڑ کر اندر داخل ہوئی
اور سیدھی ایک طرف بنی ہوئی وسیع و عریض پارکنگ کی طرف
بڑھتی چلی گئی۔ پارکنگ میں گو کاروں کی تعداد کافی کم تھی لیکن تنویر
جانتا تھا کہ جیسے جیسے شام گہری ہوتی چلی جائے گی یہاں کاروں کی
تعداد بڑھتی جائے گی اور پھر رات کو تو یہاں کار تو ایک طرف
سائیکل کھڑی کرنے کی بھی جگہ نہیں بچے گی۔ اس نے کار نشان زدہ
مخصوص جگہ پر روکی اور پھر نیچے اتر کر اس نے پارکنگ بوائے سے
کارڈ لیا اور اسے جیب میں ڈال کر وہ پارکنگ ایریئے سے نکل کر
ہوٹل کے مین گیٹ کی طرف بڑھتا چلا گیا۔ ابھی وہ مین گیٹ سے
تھوڑا ہی دور تھا کہ اچانک ایک سائیڈ پر کھڑے ہوئے ایک ادھیڑ عمر
آدمی نے ہاتھ کے اشارے سے اسے رکنے کے لئے کہا تو تنویر بے
اختیار ٹھٹھک کر رک گیا۔

" معافی چاہتا ہوں کہ میں نے آپ کو روکا۔ لیکن میں نے دیکھا

ہے کہ آپ کئی روز سے مسلسل ہوٹل میں آرہے ہیں اس لئے یقیناً
آپ کی یہاں ٹیبل ریزرو ہو گی"...... اس ادھیڑ عمر آدمی نے قریب آ
کر قدرے معذرت خواہانہ لہجے میں کہا۔

"جی ہاں ۔ لیکن آپ کا کیا مسئلہ ہے"...... تنویر نے اپنی فطرت
کے مطابق اکھڑے ہوئے لہجے میں کہا۔

"میرا نام منیر احمد ہے اور میں محکمہ داخلہ سے بطور ڈپٹی سیکرٹری
دو سال قبل ریٹائرڈ ہوا ہوں ۔ میرے ایک عزیز ناراک سے آرہے
ہیں اور میں نے غلطی سے انہیں یہاں بلوا لیا ہے ۔ لیکن یہاں آکر
معلوم ہوا کہ یہاں کوئی خصوصی فنکشن ہے اور کوئی ٹیبل خالی
نہیں ہے اس لئے میں پریشان کھڑا تھا کہ میں نے آپ کو دیکھا ۔ میں
خود بھی یہاں کئی روز سے آرہا ہوں اور میں نے آپ کو بھی ہال میں
اکیلے ٹیبل پر بیٹھے ہوئے دیکھا ہے ۔ مجھے معلوم نہ تھا کہ آج یہاں
کوئی فنکشن ہے اس لئے میں نے ٹیبل ریزرو کرانے کی ضرورت نہ
سمجھی تھی ۔ اب مجھے اپنے عزیز سے سخت شرمندگی ہو گی اس لئے اگر
آپ برا نہ مانیں تو مجھے اور میرے عزیز کو اپنی ٹیبل پر بیٹھنے کی اجازت
دے دیں ۔ یقین کریں ہم آپ کو قطعاً ڈسٹرب نہیں کریں گے"۔
منیر احمد نے بڑے لجاجت بھرے لہجے میں کہا۔

"ٹھیک ہے ۔ آپ بڑی خوشی سے تشریف لا سکتے ہیں ۔ میری
ٹیبل نمبر دو سو پندرہ ہے"...... تنویر نے جواب دیا تو منیر احمد نے
بڑے خلوص بھرے انداز میں اس کا شکریہ ادا کیا اور پھر تنویر سر ہلاتا

ہوا آگے بڑھ گیا ۔ گو وہ اکیلا میز پر بیٹھنے کا عادی تھا اور اس نے دو
ہفتوں کے لئے یہ ٹیبل مستقل طور پر ریزرو کرا رکھی تھی لیکن منیر
احمد نہ صرف معزز آدمی دکھائی دے رہا تھا بلکہ اس کے لہجے میں جو
پریشانی تھی اس نے اسے مجبور کر دیا تھا کہ وہ اسے اپنی ٹیبل پر بیٹھنے
کی اجازت دے دے ۔ تھوڑی دیر بعد وہ ہال میں داخل ہوا اور اپنی
ریزرو کردہ ٹیبل پر اپنی مخصوص کرسی پر بیٹھ گیا ۔ ویٹر اسے چونکہ کئی
روز سے مسلسل سرو کر رہا تھا اس لئے اس نے تنویر سے پوچھے بغیر
ہی اس کی میز پر بلیک کافی سرو کر دی۔

"آج یہاں کوئی فنکشن ہے"...... تنویر نے ویٹر سے مخاطب ہو
کر پوچھا۔

"جی جناب ۔ ملک کے ثقافتی رقص کے آئیٹم پیش کئے جائیں
گے"...... ویٹر نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"کس وقت شروع ہو گا فنکشن"...... تنویر نے پوچھا۔

"رات دس بجے کے بعد جناب"...... ویٹر نے جواب دیا۔

"اوہ ۔ اچھا ٹھیک ہے"...... تنویر نے اطمینان بھرا سانس لیتے
ہوئے کہا کیونکہ اسے ثقافتی رقص وغیرہ سے کوئی دلچسپی نہیں تھی ۔
اسے معلوم تھا کہ یہ ثقافتی رقص مرد پیش کریں گے ۔ پاکیشیا کے ہر
صوبے کا علیحدہ علیحدہ رقص تھا اور تنویر ایسے رقص اتنی بار دیکھ چکا
تھا کہ اب اسے اس میں کوئی دلچسپی محسوس نہ ہوتی تھی اس لئے اس
نے سوچا کہ وہ دس بجے سے پہلے ہی اٹھ کر چلا جائے گا ۔ ابھی وہ کافی

پی ہی رہا تھا کہ وہ ہال کے دروازے سے اندر داخل ہوتے ہوئے منیر احمد کو دیکھ کر چونک پڑا۔ اس کے ساتھ ایک خوبصورت ایکریمین لڑکی اور ایک ایکریمین مرد تھا۔ منیر احمد انہیں ساتھ لے کر تنویر کی طرف ہی بڑھتا چلا آ رہا تھا۔ ایکریمین جوڑا بڑی تحسین بھری نظروں سے ہال کی سجاوٹ کو دیکھ رہا تھا۔ جب وہ میز کے قریب پہنچے تو تنویر اٹھ کھڑا ہوا۔

"میرے مہمان ہیں مسٹر آرتھر اور یہ ان کی مسز ہیں میری آرتھر"...... منیر احمد نے تنویر سے مخاطب ہو کر اپنے مہمانوں کا تعارف کراتے ہوئے کہا لیکن پھر وہ بے اختیار ٹھٹھک کر رک گیا کیونکہ وہ تو تنویر کے بارے میں کچھ نہ جانتا تھا۔

"میرا نام تنویر ہے"...... تنویر نے اپنا تعارف کراتے ہوئے کہا اور پھر رسمی فقرے بولے گئے اور مصافحہ کرنے کے بعد وہ چاروں کرسیوں پر بیٹھ گئے۔ اسی لمحے ویٹر ان کے قریب آ کر جھک گیا۔ اس کے ہاتھ میں کاپی پنسل موجود تھی۔

"چار جام وسکی کے لے آؤ"...... تنویر کے بولنے سے پہلے منیر احمد نے کہا۔

"ایک منٹ۔ ویری سوری۔ میں شراب نہیں پیتا اور میں نے ابھی بلیک کافی پی ہے۔ آپ اپنے لئے منگوا لیں"...... تنویر نے یکلخت سپاٹ لہجے میں کہا۔

"تو آپ جوس لے لیں"...... منیر احمد نے کہا۔

"نہیں سوری۔ بلیک کافی کے بعد میں جوس نہیں پی سکتا۔ آپ تکلف مت کریں"...... تنویر نے کہا تو منیر احمد خاموش ہو گیا اور ویٹر سر ہلاتا ہوا واپس مڑ گیا۔

"مسٹر تنویر۔ آپ کیا کرتے ہیں"...... آرتھر نے تنویر سے مخاطب ہو کر کہا۔

"میں امپورٹ ایکسپورٹ کے بزنس سے متعلق ہوں"۔ تنویر نے جواب دیا۔ اب اس کے لہجے میں ہلکی سی اکتاہٹ تھی۔

"اوہ اچھا۔ تو آپ بزنس مین ہیں۔ کس ٹائپ کا بزنس کرتے ہیں آپ"...... آرتھر نے مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

"میں بچوں کے مشینی کھلونے امپورٹ کرتا ہوں اور یہاں سے جڑی بوٹیاں ایکسپورٹ کرتا ہوں"...... تنویر نے جواب دیا تو آرتھر بے اختیار چونک پڑا۔

"اوہ۔ اوہ۔ آپ ہربلز ایکسپورٹ کرتے ہیں۔ میں بھی اسی سلسلے میں یہاں آیا تھا۔ ہماری کمپنی دنیا بھر کی ادویات بنانے والی بڑی بڑی کمپنیوں کو ہربلز سپلائی کرتی ہے"...... آرتھر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اچھا۔ کس ٹائپ کی ہربلز"...... تنویر نے کہا۔ ظاہر ہے وہ اپنی بات میں پھنس گیا تھا۔

"میرے پاس ان کی لسٹ موجود ہے۔ ہماری رہائش ہوٹل گرانڈ میں ہے۔ آپ اگر چاہیں تو لسٹ دیکھ لیں۔ اگر آپ ان میں

سے کوئی ٹھیکہ ہمیں ایکسپورٹ کرنا چاہیں تو ہم آپ کے ساتھ معاہدہ کرنے کے لئے تیار ہیں اور یہ بھی بتا دوں کہ مسٹر تنویر کہ ہم بڑی ڈیلز کرتے ہیں۔ کم از کم دس ٹن روزانہ کے حساب سے"...... آرتھر نے کہا۔

"مجھے تو ضرورت نہیں ہے کیونکہ میرا بزنس ٹھیک جا رہا ہے۔ البتہ میرے چند دوست بھی ہربلز کا بزنس کرتے ہیں۔ میں ان سے آپ کو ملوا دوں گا"...... تنویر نے منہ بناتے ہوئے جواب دیا۔ اسی لمحے ویٹر نے شراب کے جام ان تینوں کے سامنے رکھ دیئے اور پھر منیر احمد نے انہیں اپنی طرف متوجہ کر لیا اور وہ تینوں شراب سپ کرتے اور آپس میں باتیں کرنے میں مصروف ہو گئے اور تنویر ان کی باتوں سے ہی سمجھ گیا کہ منیر احمد ان سے یہاں ان کی کمپنی کے لئے سپلائی کا ٹھیکہ لینے کا خواہشمند ہے اور شاید اسی سلسلے میں اس نے ان کی یہاں دعوت کی تھی اور ٹیبل نہ ملنے پر وہ اس لئے بھی پریشان تھا کہ ظاہر ہے یہ اس کی بے عزتی ہو گی اور شاید اسے ٹھیکہ بھی نہ مل سکے۔ تنویر کو چونکہ اس بزنس سے کوئی دلچسپی نہ تھی اس لئے وہ خاموش اور لاتعلق سا بیٹھا ہوا تھا کہ اچانک مسٹر آرتھر کی بات سن کر وہ بے اختیار چونک پڑا۔

"منیر احمد صاحب یہاں دارالحکومت میں ایک ڈرگ ڈسٹری بیوٹر نذیر اینڈ سنز ہے۔ کیا آپ انہیں جانتے ہیں"...... مسٹر آرتھر نے منیر احمد سے اچانک پوچھا تو تنویر نذیر اینڈ سنز کے نام پر چونک

اٹھا کیونکہ اسے معلوم تھا کہ پچھلے دنوں جو اچانک اندھے پن کی بیماری کا چکر چلا تھا اس کے علاج کی ڈسٹری بیوشن نذیر اینڈ سنز کے پاس ہی تھی اور وہ صفدر کے ساتھ جا کر ان کے مینجر سے ملا تھا اور انہوں نے وہاں سے اس علاج کے کورس کی فروخت کے بارے میں معلومات حاصل کی تھیں۔

"نہیں۔ میرا تو کوئی تعلق ڈرگ سے نہیں رہا۔ بہرحال میں ان کا پتہ لگا لوں گا"...... منیر احمد نے معذرت بھرے لہجے میں کہا۔

"کیا آپ انہیں جانتے ہیں مسٹر تنویر"...... آرتھر نے چونک کر کہا۔

"جاننے سے آپ کا کیا مطلب ہے۔ میری ایک بار ان کے مینجر سے ملاقات ہوئی تھی"...... تنویر نے کہا۔

"اوہ سوری۔ دراصل میں وضاحت نہیں کر سکا۔ ان کے مالک نذیر علی سے ایک ضروری کام ہے اور میں ان سے کاروبار سے ہٹ کر ملنا چاہتا ہوں"...... آرتھر نے جواب دیا۔

"نہیں۔ میری تو ان سے کبھی ملاقات نہیں ہوئی"...... تنویر نے جواب دیا۔

"آرتھر کیا یہ ضروری ہے کہ ہم نذیر علی سے ہی ملیں۔ بزنس تو ان کا مینجر ہی کرتا ہو گا"...... مسز آرتھر نے پہلی بار بولتے ہوئے کہا۔

"نہیں میری۔ مینجر اتنا بڑا سودا نہیں کر سکتا۔ ہمیں مالک سے ہی ملنا ہو گا"...... آرتھر نے اپنی بیوی کو جواب دیتے ہوئے کہا۔

"کیا نذیر اینڈ سنز ہربل بھی ایکسپورٹ کرتے ہیں"....... تنویر نے چونک کر پوچھا۔

"اوہ نہیں مسٹر تنویر ۔ یہ ہربل کا نہیں بلکہ تیار شدہ ڈرگ کا سودا ہے ۔ نذیر اینڈ سنز کا ایک ڈرگ ڈسٹری بیوٹرز لارڈ سنونا سے کنٹریکٹ ہے جبکہ ہمارا تعلق ایک اور ڈرگ انٹرنیشنل ڈسٹری بیوٹرز فارک اینڈ نارک سے ہے ۔ لارڈ سنونا کمپنی نے ایک ڈرگ تیار کرنے والی کمپنی سے سی بی انجکشنز کا معاہدہ کیا ہوا ہے جبکہ ہماری کمپنی نے سی بی انجکشنز کے لئے ایک اور ڈرگ تیار کرنے والی کمپنی سے معاہدہ کیا ہوا ہے اور ہم چاہتے ہیں کہ نذیر اینڈ سنز ہماری کمپنی سے معاہدہ کر لے ۔ ہم اس کے بدلے میں انہیں خصوصی مراعات دے سکتے ہیں اس لئے میں ان سے بزنس پوائنٹ سے ہٹ کر کسی اچھے ماحول میں بات کرنا چاہتا ہوں"....... آرتھر نے وضاحت کرتے ہوئے کہا تو تنویر سی بی کا نام سن کر ایک بار پھر چونک پڑا۔

"یہ سی بی کیا ہے مسٹر آرتھر"....... تنویر نے جان بوجھ کر پوچھا۔

"یہ ایک انتہائی خطرناک بیماری ہے ۔ اس بیماری کا مریض اچانک بینائی کھو دیتا ہے اور ہمیں رپورٹ ملی ہے کہ یہاں پاکیشیا میں یہ بیماری انتہائی تیزی سے پھیلتی جا رہی ہے اس لئے ہم نے سوچا کہ یہاں اس کی مارکیٹنگ کی جائے"....... آرتھر نے کہا۔

"اوہ اچھا ۔ لیکن میں نے تو اخبارات میں پڑھا تھا کہ یہ بیماری اچانک پھیلی تھی لیکن پھر اسے کنٹرول کر لیا گیا اور اب تو اکا دکا

مریض ہی سامنے آ رہے ہیں"....... تنویر نے کہا کیونکہ واقعی اسے یہی معلوم تھا کہ اس بیماری کا پھیلاؤ ختم ہو گیا ہے ۔

"اب آپ سے کیا چھپانا مسٹر تنویر ۔ آپ تو خود بزنس مین ہیں ۔ موجودہ دور میں بزنس ایک باقاعدہ صنعت کی صورت اختیار کر چکا ہے ۔ اب ایسی بیماری پسماندہ اور ترقی پذیر ملکوں میں جہاں حکومت کی گرفت ڈھیلی ہو باقاعدہ مصنوعی طور پر پھیلائی جاتی ہے اور لارڈ سنونا کمپنی تو اس کام میں پوری دنیا میں معروف ہے اور یہی وجہ ہے کہ سیل میں یہ کمپنی سب سے آگے جا رہی ہے ۔ یہ درست ہے کہ یہاں لارڈ سنونا کمپنی نے اس بیماری کو پھیلایا لیکن پھر معلوم ہوا کہ یہاں کی سیکرٹ سروس اور انٹیلی جنس اس کے آڑے آ گئی اور لارڈ سنونا کمپنی کا کام رک گیا جس کے نتیجے میں یہاں سی بی پر کنٹرول کر لیا گیا ۔ لیکن اب لارڈ سنونا کمپنی کو ایسا فارمولا مل گیا ہے جس کی مدد سے وہ خود سامنے آئے بغیر انتہائی تیزی سے یہ بیماری پھیلا سکتی ہے ۔ چنانچہ اب ایسا ہی ہو رہا ہے اور اطلاع ملی ہے کہ یہاں دس بارہ بڑے شہروں میں سینکڑوں کی تعداد میں روز مریض سامنے آ رہے ہیں اور اسی وجہ سے ہماری کمپنی نے اس بزنس میں ہاتھ ڈالنے کی منصوبہ بندی کی ہے ۔ لارڈ سنونا کمپنی نے اس بیماری کے علاج کے لئے پاکیشیا میں جو انجکشنز بھجوائے ہیں ان کی قیمتیں پوری دنیا میں سب سے زیادہ رکھی گئی ہیں اور یہ سارا بزنس نذیر اینڈ سنز کے ذریعے ہو رہا ہے اس لئے ہم نذیر علی صاحب سے ملنا چاہتے ہیں ۔ ہماری

کمپنی نے بھی تجشش کی قیمت نصف رکھی ہے اور مال بھی بالکل لارڈ سنونا والی کمپنی جیسا ہے۔ نذیر علی صاحب اگر تعاون کریں تو ہم بھی اس بہتے ہوئے دریا سے کافی کچھ حاصل کر سکتے ہیں"...... آرتھر نے اس بار کھل کر بات کرتے ہوئے کہا۔

"یہ تو بہت اچھی بات ہے۔ اس طرح یہاں کے لوگوں کو پہلے کے مقابلے میں آدھی قیمت پر علاج میسر آ جائے گا"...... تنویر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ہاں"...... آرتھر نے اثبات میں سرہلاتے ہوئے کہا۔

"لیکن مسٹر آرتھر۔ کیا ایسا بھی کوئی طریقہ ہو سکتا ہے کہ کسی کے سامنے آئے بغیر اس بیماری کو بڑے پیمانے پر پھیلایا جا سکے"...... تنویر نے کہا۔

"مجھے تو معلوم نہیں۔ بہرحال ہو گا۔ لارڈ سنونا کمپنی ایسے معاملات میں بے حد تیز ہے۔ وہ بڑے بڑے ڈاکٹروں اور سائنس دانوں کو بھاری معاوضے دے کر ایسے طریقے تلاش کر ہی لیتی ہے"۔ آرتھر نے جواب دیتے ہوئے کہا تو تنویر نے اثبات میں سرہلا دیا اور پھر تھوڑی دیر بعد وہ ان سے اجازت لے کر وہاں سے نکلا اور کار لے کر دارالحکومت کی طرف روانہ ہو گیا۔ اس کے ذہن میں یہ سن کر ہی پریشانی کی لہریں اٹھ رہی تھیں کہ یہ بیماری ایک بار پھر پاکیشیا میں پھیلائی جا رہی ہے۔ پہلے بھی جب اس نے ایکسٹو کے حکم پر ہسپتالوں میں جا کر اس بیماری کے اعداد و شمار اکٹھے کئے تھے تو اسے

یہ دیکھ کر بے حد پریشانی ہوئی تھی کہ بے شمار لوگ اس بیماری سے اندھے ہو گئے تھے اور ان میں سے زیادہ تعداد ایسے لوگوں کی تھی جو اس بیماری کا انتہائی مہنگا علاج کسی طرح بھی افورڈ ہی نہ کر سکتے تھے۔ اس نے سوچا کہ وہ جا کر نذیر اینڈ سنز سے بات کرے لیکن پھر اس نے یہ ارادہ بدل دیا کیونکہ اس وقت تمام بزنس ادارے بند ہو چکے ہوں گے اس لئے اس نے سوچا کہ وہ اپنے فلیٹ پر جا کر جولیا کو اس بارے میں رپورٹ دے دے لیکن پھر اس نے خود ہی جولیا کے فلیٹ پر جانے کا فیصلہ کر لیا۔ چنانچہ دارالحکومت پہنچ کر وہ جلد ہی اس بلڈنگ میں پہنچ گیا جس میں جولیا کا فلیٹ تھا۔ اس نے کار پارکنگ میں روکی اور اسے لاک کر کے وہ سیڑھیاں چڑھتا ہوا دوسری منزل پر آ گیا جہاں جولیا کا فلیٹ تھا۔ فلیٹ کا دروازہ بند تھا۔ تنویر نے کال بیل کا بٹن پریس کر دیا۔

"کون ہے"...... ڈور فون سے جولیا کی آواز سنائی دی۔

"میں تنویر ہوں جولیا"...... تنویر نے کہا۔

"تم۔ اچھا"...... دوسری طرف سے قدرے حیرت بھرے لہجے میں کہا گیا اور پھر چند لمحوں بعد دروازہ کھل گیا۔ دروازے پر جولیا موجود تھی۔

"آؤ"...... جولیا نے اسے غور سے دیکھتے ہوئے ایک طرف ہٹ کر کہا۔ اس کے چہرے پر گہری سنجیدگی طاری تھی۔ تنویر اندر داخل ہوا تو جولیا نے دروازہ بند کر دیا اور پھر وہ دونوں سٹنگ روم میں آ

گئے۔

"اس وقت آنے کا مقصد"...... جولیا نے کرسی پر بیٹھتے ہوئے انتہائی خشک لہجے میں کہا۔

"کیوں۔ کیا مطلب۔ کیا اس وقت تمہارے فلیٹ پر آنا ممنوع ہے" تنویر نے چونک کر اور حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"دیکھو تنویر۔ تم میرے ساتھی ہو اور مجھے معلوم ہے کہ تمہارا کردار بے لچک ہے۔ لیکن تمہیں معلوم ہونا چاہئے کہ اس بلڈنگ کے تمام فلیٹ رہائشی ہیں اور میں یہاں اکیلی رہتی ہوں اس لئے شام کے بعد رات کو یہاں کسی مرد کا آنا میرے نزدیک غلط بات ہے"۔ جولیا نے خشک لہجے میں کہا۔

"اوہ۔ آئی ایم سوری۔ میرے ذہن میں تو یہ خیال ہی نہیں آیا تھا۔ ٹھیک ہے۔ میں جا رہا ہوں"...... تنویر نے ایک جھٹکے سے اٹھتے ہوئے کہا۔

"اب آ گئے ہو تو بیٹھو اور مجھے بتاؤ کہ تم کیوں آئے ہو"۔ جولیا نے کہا۔

"نہیں۔ سوری مس جولیا۔ میں فون پر بات کر لوں گا"۔ تنویر نے اکھڑے ہوئے لہجے میں کہا اور تیزی سے مڑ کر بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ اس کا موڈ آف ہو چکا تھا اور پھر چند لمحوں بعد وہ کار میں بیٹھا اپنے فلیٹ کی طرف بڑھا چلا جا رہا تھا۔ گو اسے احساس تھا کہ جولیا نے جو کچھ کہا ہے وہ درست ہے لیکن اسے بہرحال اس بات

میں اپنی توہین محسوس ہوئی تھی۔

"میں خواہ مخواہ عوام کے غم میں دبلا ہو رہا ہوں۔ ہوتے ہیں اندھے لوگ تو ہوتے رہیں" تنویر نے بڑبڑاتے ہوئے کہا لیکن اسی لمحے فون کی گھنٹی بج اٹھی تو تنویر نے چونک کر ہاتھ بڑھایا اور رسیور اٹھا لیا۔

"یس۔ تنویر بول رہا ہوں" تنویر نے بگڑے ہوئے لہجے میں کہا۔

"جولیا بول رہی ہوں۔ تم کیا کہنے آئے تھے"...... دوسری طرف سے جولیا نے کہا۔

"کچھ نہیں"...... تنویر نے جھٹکے دار لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی رسیور رکھ دیا۔ تنویر کو اب جولیا پر بے حد غصہ آ رہا تھا پھر وہ اٹھا اور ریفریجریٹر کی طرف بڑھ گیا۔ اس نے اس میں سے جوس کا ایک بڑا ڈبہ نکالا اور اسے لا کر میز پر رکھا اور پھر اس نے ریموٹ کنٹرول اٹھا کر ٹی وی آن کیا۔ ٹی وی پر کوئی فلم لگی ہوئی تھی۔ اس نے وہ فلم دیکھنے کے ساتھ ساتھ جوس سپ کرنا شروع کر دیا لیکن تھوڑی دیر بعد فون کی گھنٹی ایک بار پھر بج اٹھی تو اس نے ریموٹ کنٹرول سے ٹی وی کی آواز کم کی اور پھر ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"یس۔ تنویر بول رہا ہوں"...... تنویر نے کہا۔

"صفدر بول رہا ہوں تنویر۔ تم وہیں فلیٹ پر رہو۔ میں اور جولیا تمہارے پاس آ رہے ہیں"...... دوسری طرف سے صفدر کی آواز

سنائی دی۔

"کیوں" تنویر نے چونک کر کہا۔

"مجھے مس جولیا نے فون کر کے سب کچھ بتا دیا ہے۔ تم نے شاید مس جولیا کی بات کو اپنی ذاتی توہین سمجھا ہے جبکہ مس جولیا کی بات درست تھی۔ ہمیں خود اس کا خیال رکھنا چاہئے تھا"...... صفدر نے کہا۔

"تو کیا اب جولیا کا رات کے وقت کسی مرد کے فلیٹ میں آنا اخلاقی لحاظ سے درست ہو جائے گا"...... تنویر نے بگڑے ہوئے لہجے میں کہا تو صفدر بے اختیار ہنس پڑا۔

"تم واقعی شدید غصے میں ہو۔ بہرحال ٹھیک ہے۔ ہم آ رہے ہیں پھر تفصیل سے بات ہو گی"...... دوسری طرف سے صفدر نے کہا اور ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو تنویر نے منہ بناتے ہوئے رسیور رکھ دیا۔ پھر تھوڑی دیر بعد کال بیل کی آواز سنائی دی تو تنویر اٹھ کر بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ وہ سمجھ گیا تھا کہ صفدر اور جولیا آئے ہوں گے اس لئے اس نے بغیر کچھ پوچھے کنڈی کھول دی لیکن باہر صرف صفدر کو دیکھ کر وہ بے اختیار چونک پڑا۔

"کیا مطلب۔ تم تو کہہ رہے تھے کہ جولیا بھی آ رہی ہے۔ پھر"۔ تنویر نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"آ جائیں مس جولیا"...... صفدر نے سائیڈ کی طرف گردن کر کے کہا تو جولیا مسکراتی ہوئی آگے بڑھ آئی۔

"یہ کیا مطلب"...... تنویر نے ایک طرف ہٹتے ہوئے کہا۔

"مس جولیا تمہارے غصے سے خوفزدہ تھی۔ اسے خدشہ تھا کہ کہیں تم اسے فلیٹ میں داخل ہونے سے منع نہ کر دو"...... صفدر نے کہا تو تنویر بے اختیار ہنس پڑا۔

"یہ کیسے ہو سکتا ہے"...... تنویر نے اس بار قدرے مسرت بھرے لہجے میں کہا۔ شاید صفدر کی اس بات نے کہ جولیا اس سے خوفزدہ تھی اس کی مردانہ انا کو تسکین پہنچائی تھی اس لئے اس کے ذہن پر چھایا ہوا غصہ یکلخت غائب ہو گیا تھا اور پھر وہ تینوں سٹنگ روم میں پہنچ گئے۔ تنویر انہیں بیٹھنے کا اشارہ کر کے ریفریجریٹر کی طرف بڑھ گیا۔ اس نے دو جوس کے ڈبے نکالے اور ایک ایک ڈبہ ان کے سامنے رکھ دیا۔

"تم نہیں لو گے"...... صفدر نے کہا۔

"میں نے ابھی پیا ہے"...... تنویر نے جواب دیا۔

"اب تمہارا موڈ ٹھیک ہو گیا ہے۔ اب بتاؤ کہ تم کیا کہنے آئے تھے میرے فلیٹ پر"...... جولیا نے مسکراتے ہوئے کہا تو تنویر نے ہوٹل شبستان جانے سے لے کر وہاں آرتھر، اس کی بیوی، اور منیر محمد کی آمد اور ان کے ساتھ ہونے والی تمام گفتگو دوہرا دی۔

"تمہارا مطلب ہے کہ یہ بیماری واقعی مصنوعی طور پر پھیلائی جا رہی ہے"...... جولیا نے کہا۔

"ہاں۔ اب اس میں کوئی شک نہیں رہا۔ لیکن ہمارا خیال تھا کہ

اس پر کنٹرول کر لیا گیا ہے لیکن وہ آرتھر بتا رہا تھا کہ یہ بیماری اب پورے پاکیشیا میں انتہائی تیزی سے پھیلتی چلی جا رہی ہے اور اس حد تک کہ دوسری کمپنی اس سے فائدہ اٹھانے کے لئے میدان میں کودنے کے لئے تیار ہو گئی ہے"...... تنویر نے کہا۔

"میں چیف سے بات کرتی ہوں۔ یہ انتہائی اہم بات ہے"۔ جولیا نے کہا اور فون کا رسیور اٹھا کر اس نے تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔ آخر میں اس نے لاؤڈر کا بٹن بھی پریس کر دیا۔

"ایکسٹو"...... رابطہ قائم ہوتے ہی دوسری طرف سے چیف کی مخصوص آواز سنائی دی۔

"جولیا بول رہی ہوں چیف۔ تنویر کے فلیٹ سے"...... جولیا نے کہا۔

"کال کیوں کی ہے"...... چیف نے سرد لہجے میں کہا تو جولیا نے ساری تفصیل بتا دی۔

"عمران نے اپنے طور پر اس کیس کو ڈیل کیا تھا۔ یہ کیس سیکرٹ سروس کے دائرہ کار میں نہیں آتا۔ میں عمران کو فون کر کے تمہارے بارے میں بتا دیتا ہوں۔ اگر وہ اب بھی اس میں انٹرسٹ لینا چاہے گا تو تم سے بات کر لے گا"...... دوسری طرف سے خشک لہجے میں کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو جولیا نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے رسیور رکھ دیا۔

"چیف نے کوئی خاص نوٹس نہیں لیا"...... صفدر نے کہا۔

"ظاہر ہے چیف کے لئے یہ کوئی مشن نہیں ہے"...... جولیا نے جواب دیا۔

"لیکن پہلے چیف نے اس میں بھرپور انٹرسٹ لیا تھا"...... تنویر نے کہا۔

"تم نے سنا نہیں کہ عمران اس میں انٹرسٹ لے رہا تھا"۔ صفدر نے کہا۔

"لیکن کیا چیف عمران کا ماتحت ہے کہ اگر اس نے انٹرسٹ لیا تو چیف نے بھی انٹرسٹ لے لیا"...... تنویر نے بگڑے ہوئے لہجے میں کہا۔

"ہو سکتا ہے کہ چیف کو اعلیٰ حکام کی طرف سے درخواست کی گئی ہو۔ عمران کے بارے میں تم جانتے تو ہو کہ سر سلطان جیسے اعلیٰ عہدیدار کو بھی وہ انگلیوں پر نچاتا رہتا ہے"...... صفدر نے کہا اور پھر اس سے پہلے کہ مزید کوئی بات ہوتی فون کی گھنٹی بج اٹھی تو تنویر نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"تنویر بول رہا ہوں"...... تنویر نے اپنے مخصوص لہجے میں کہا۔

"علی عمران ایم ایس سی۔ ڈی ایس سی (آکسن) بول رہا ہوں اور باوثوق ذرائع سے اطلاع ملی ہے کہ مس جولیانا فٹز واٹر تمہارے فلیٹ پر موجود ہے اور مجھے حکم ملا تھا کہ میں کوچہ رقیب میں سر کے بل چل کر جاؤں"...... عمران کی زبان رواں ہو گئی۔

"آنا چاہو تو آ جاؤ ورنہ تمہاری مرضی"...... تنویر نے خشک لہجے

میں کہا اور رسیور رکھ دیا۔

"یہ شخص بغیر بکواس کئے بات ہی نہیں کر سکتا"...... تنویر نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"عمران کا فون ہو گا"...... صفدر نے مسکراتے ہوئے کہا کیونکہ اس بار تنویر نے لاؤڈر کا بٹن پریس نہ کیا تھا اس لئے وہ دوسری طرف سے آنے والی آواز نہ سن سکے تھے۔

"ہاں"...... تنویر نے جواب دیا۔

"کیا کہہ رہا تھا"...... صفدر نے کہا۔

"کہہ رہا تھا کہ رقیب کے کوچے میں سر کے بل چل کر آ سکتا ہوں"...... تنویر نے منہ بناتے ہوئے کہا تو صفدر بے اختیار کھلکھلا کر ہنس پڑا۔

"یہ شخص ہمیشہ ٹیڑھا ہی رہے گا"...... جولیا نے منہ بناتے ہوئے کہا تو تنویر بے اختیار چونک پڑا۔ اس کے چہرے پر یکلخت انتہائی حیرت کے تاثرات ابھر آئے تھے کیونکہ یہ بات تو اس کے تصور میں بھی نہ تھی کہ جولیا عمران کے بارے میں ایسے ریمارکس پاس کر سکتی ہے۔

"مس جولیا۔ میں نے محسوس کیا ہے کہ کچھ عرصے سے تمہارا رویہ اور انداز عمران کے بارے میں خاصا بدل گیا ہے۔ اس کی وجہ کیا ہے"...... تنویر نے اپنی عادت کے مطابق کھل کر بات کرتے ہوئے کہا۔

"مس جولیا نے جذباتیت پر کنٹرول کر لیا ہے"...... صفدر نے فوراً جواب دیتے ہوئے کہا۔

"صفدر درست کہہ رہا ہے۔ مجھے اب احساس ہو گیا ہے کہ میں احمقانہ حد تک جذباتی ہو جاتی تھی۔ اب ایسا نہیں ہے"۔ جولیا نے سپاٹ لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"کمال ہے۔ میرے خیال میں تو ایسا ہونا ناممکن ہے"۔ تنویر نے کہا۔

"کیوں۔ کیا مطلب۔ کیوں ناممکن ہے"...... جولیا نے چونک کر کہا۔

"اس دنیا میں سب کچھ ممکن ہے اور جو کچھ ہوا ہے اچھا ہوا ہے"...... صفدر نے کہا تو تنویر ہونٹ بھینچ کر خاموش ہو گیا۔ پھر تقریباً بیس منٹ بعد کال بیل کی آواز سنائی دی تو تنویر اٹھنے لگا۔

"تم بیٹھو۔ میں دروازہ کھولتا ہوں"...... صفدر نے کہا اور اٹھ کر تیزی سے بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔

"مس جولیا۔ کیا واقعی آپ نے اپنے آپ پر کنٹرول کر لیا ہے"۔ تنویر نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ہاں اور اب مزید یہ بات کرنے کی ضرورت نہیں ہے"۔ جولیا نے خشک لہجے میں کہا تو تنویر نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا۔ اس کے چہرے پر الجھن کے تاثرات ابھر آئے تھے۔

"آپ تو سر کے بل چل کر آئے ہوں گے لیکن آپ کے بال تو

"درست حالت میں ہیں"...... دروازہ کھولنے کے بعد سلام جواب کے بعد صفدر نے کہا۔

"وہ۔ وہ میں نے تو سر پر پہننے والی جوتیاں بہت تلاش کیں لیکن ایسی جوتی ہی نہ ملی اور ننگے سر چل کر آنے کے بعد ظاہر ہے مجھے گنجا ہونا پڑتا اور سنا ہے کہ گنجوں کو پسند نہیں کیا جاتا اس لئے مجبوری تھی"...... عمران نے بڑے مسمسے سے لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا تو صفدر بے اختیار ہنس پڑا۔

"ماشاء اللہ۔ ماشاء اللہ چشم بد دور۔ بہن بھائی میں ایسی ہی محبت ہونی چاہئے۔ سنا ہے پچھلے زمانے میں بہن بھائیوں میں بڑی محبت ہوتی تھی۔ لیکن اب تو زمانہ ہی بدل گیا ہے۔ لیکن چلو پچھلے زمانے کا ایک نمونہ تو موجود ہے"...... عمران نے سٹنگ روم میں داخل ہوتے ہوئے کہا۔

"بکواس کرنے کی ضرورت نہیں ہے"...... تنویر نے بگڑے ہوئے لہجے میں کہا۔

"ارے۔ ارے۔ میں تو تمہاری تعریف کر رہا ہوں اور تم بہن بھائی کے رشتے کو ہی بکواس کہہ رہے ہو۔ کیا زمانہ آگیا ہے۔ کیوں صفدر"...... عمران نے کہا تو صفدر بے اختیار ہنس پڑا جبکہ جولیا خاموش بیٹھی ہوئی تھی۔

"عمران صاحب۔ سی پی کے بارے میں تنویر کے پاس انتہائی اہم اطلاع ہے"...... صفدر نے جلدی سے کہا کیونکہ اسے معلوم تھا کہ

عمران نے باز نہیں آنا اور معاملات بے حد بگڑ بھی سکتے ہیں۔

"مجھے چیف نے تفصیل بتا دی ہے۔ لیکن تنویر اس آرتھر کو وہیں چھوڑ کر واپس آگیا۔ اب اسے کہاں تلاش کیا جائے"...... عمران نے کہا۔

"تم یہ بتاؤ عمران کہ پہلے تو اس کیس میں چیف نے گہری دلچسپی لی تھی لیکن اب اس نے کہا ہے کہ پہلے بھی اس کیس میں تمہارا انٹرسٹ تھا اس لئے وہ تمہیں کہہ دیتا ہے کہ اگر تم انٹرسٹ لو تو ٹھیک ہے ورنہ وہ خود اس معاملہ میں کچھ نہیں کر سکتا۔ اس کی کیا وجہ ہے"...... جولیا نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"پہلے چیف کا ایک عزیز اچانک اس بیماری کا شکار ہو گیا تھا اور بے چارہ غریب آدمی تھا اس لئے چیف کو اپنی ذاتی حیثیت سے اس کا علاج کرنا پڑا اور تمہیں معلوم ہے کہ چیف سے بڑا کنجوس ابھی اور کوئی پیدا نہیں ہوا اس لئے اسے خطرہ تھا کہ کہیں یہ بیماری اس کے تمام عزیزوں میں نہ پھیل جائے اس لئے اس نے انٹرسٹ لیا جبکہ اب اس نے تمام عزیزوں کو صاف کہہ دیا ہے کہ اب وہ اپنا بندوبست خود کریں۔ اس لئے اب اسے اس معاملے میں کوئی انٹرسٹ نہیں ہے"...... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"چیف کے عزیز وغیرہ کہاں رہتے ہیں"...... جولیا نے چونک کر کہا۔

"ظاہر ہے دانش منزل میں ہی رہتے ہوں گے۔ میں نے تو چیف

سے کہا ہے کہ مجھے دانش منزل کی صفائی کا ٹھیکہ دے دے تاکہ ہمیشہ کے لئے چیف کی اس کے عزیزوں سے جان چھوٹ جائے گی لیکن چیف مانتا ہی نہیں۔ دراصل اسے خطرہ ہو گا کہ کہیں وہ خود بھی اس صفائی کی زد میں آکر کارپوریشن کے کسی گٹر میں پڑا تیر رہا ہو"...... عمران کی زبان رواں ہو گئی۔

"کیا۔ کیا کہہ رہے ہو۔ کیا مطلب"...... جولیا نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔ اس کا لہجہ بتا رہا تھا کہ اسے واقعی عمران کی بات سمجھ میں نہیں آئی۔

"ارے۔ حیرت ہے۔ تم ڈپٹی چیف ہو کر یہ بات نہیں سمجھ سکیں۔ چوہوں کی صفائی بے حد ضروری ہوتی ہے ورنہ طاعون بھی پھیل سکتا ہے"...... عمران نے جواب دیا تو صفدر بے اختیار کھلکھلا کر ہنس پڑا۔

"شٹ اپ"...... جولیا نے عمران کی بات کا مطلب سمجھتے ہوئے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا جبکہ تنویر نے ہونٹ بھینچ رکھے تھے۔ شاید وہ میزبان ہونے کی وجہ سے کچھ کہنے سے باز رہا تھا۔

"ارے۔ ارے۔ اس میں غصہ کھانے والی کیا بات ہے۔ بلوں میں چھپ کر رہنا اسی مخلوق کا ہی وطیرہ ہوتا ہے"...... عمران نے کہا۔

"تم سے بات کرنا ہی حماقت ہے"...... جولیا نے بھنائے ہوئے لہجے میں کہا۔

"یوں کہا کرو کہ تم سے تو بات کرنا ہی تنویر ہے"...... عمران نے حماقت کی جگہ تنویر کا لفظ لگاتے ہوئے کہا۔

"بس وہی بکواس۔ اگر تم میرے فلیٹ میں موجود نہ ہوتے تو میں تمہیں گولی مار دیتا"...... تنویر نے یکلخت پھٹ پڑنے والے لہجے میں کہا۔

"عمران صاحب۔ کیا واقعی ٹی بی بیماری دوبارہ تیزی سے پھیل رہی ہے"...... صفدر نے جلدی سے موضوع بدلنے کی کوشش کرتے ہوئے کہا۔

"یہ واقعی میرے لئے بھی نئی اطلاع ہے۔ میں نے سر سلطان سے بات کی تھی۔ سر سلطان نے وزارت صحت کے ایک ایماندار سیکشن آفیسر کو بلا کر اس سے اس بارے میں تجاویز طلب کیں تو اس سیکشن آفیسر نے بتایا کہ ملٹی نیشنل کمپنیاں انتہائی خوفناک بیماری کا خوف پھیلا کر اور ڈاکٹروں کو تحفے وغیرہ دے کر سیمینار کراتی ہیں۔ الیکٹرک اور پرنٹ میڈیا پر اس بیماری کو انتہائی خوفناک انداز میں اچھالا جاتا ہے۔ بظاہر یہ سب کچھ عوام کو اس بیماری سے آگاہی اور تحفظ کے لئے کیا جاتا ہے لیکن دراصل اس کا مقصد اس بیماری کا اس قدر خوف عوام پر طاری کرنا ہوتا ہے کہ لوگ اس بیماری سے تحفظ کے لئے انتہائی مہنگا علاج کرائیں۔ اس طرح اس ملٹی نیشنل کمپنی کا بزنس بے حد بڑھ جاتا ہے۔ لیکن یہ بات اس کے لئے بھی نئی تھی کہ کوئی گیس وغیرہ ہوا میں پھیلا کر مصنوعی طور پر بیماری کو

پھیلایا جا سکتا ہے اور یہ بات بھی اسی سیکشن آفیسر سے معلوم ہوئی کہ سیکرٹری وزارت صحت، ڈپٹی سیکرٹری، اسسٹنٹ سیکرٹری اور سیکشن آفیسرز تک سب لوگ ان ملٹی نیشنل کمپنیوں سے بھاری رقومات بطور تحفہ وصول کرتے ہیں اور پھر انہیں من مانی قیمتیں مقرر کرنے کی اجازت دے دیتے ہیں اور فائلوں کا پیٹ بھرنے کے لئے ان میں خام مال، ٹیکسز اور ڈیوٹیز کی بات لکھ دیتے ہیں جس پر سر سلطان نے وزارت قانون کے سیکرٹری کو طلب کیا اور پھر ان سے مشورہ کر کے مسودہ قانون تیار کرانے کا حکم دے دیا۔ جس سے ان قباحتوں کو قانونی طور پر روکا جا سکے۔ یہ قانون تیار ہو کر پارلیمنٹ میں پیش ہو گا اور پھر ضروری ترمیم کے بعد یہ ملک بھر میں نافذ ہو جائے گا۔ اس کے بعد ایسے معاملات کا اعادہ نہ ہو سکے گا اس لئے میں بھی مطمئن تھا اور جب میں نے تمہارے چیف کو رپورٹ دی تو وہ بھی مطمئن ہو گیا۔ لیکن اب تنویر نے جو اطلاع دی ہے وہ واقعی انتہائی تشویش ناک ہے۔ اگر یہ بیماری پورے ملک میں پھیلائی جا رہی ہے تو پھر یہ انتہائی خوفناک جرم ہے۔ اس کے مرتکب افراد کو نہ صرف گرفتار ہونا چاہئے بلکہ انہیں عبرتناک سزا ملنی چاہئے۔ چند لوگ دولت کی لالچ میں سینکڑوں لاکھوں لوگوں کو اندھے پن کا شکار کر رہے ہیں"...... عمران نے تفصیل سے جواب دیتے ہوئے کہا اور آخر میں اس کا لہجہ اس قدر سرد ہو گیا تھا کہ وہاں موجود سب افراد کے جسموں میں سردی کی لہریں سی دوڑتی چلی گئیں۔

"عمران صاحب۔ یہ کون لوگ ہو سکتے ہیں۔ کیا کوئی مجرم گروپ ہو گا یا کوئی غیر ملکی تنظیم ہو گی"...... صفدر نے کہا۔

"میرا خیال ہے کہ کوئی مقامی گروپ ہو گا۔ لیکن اصل بات یہ ہے کہ اس کا کلیو کیسے ملے گا"...... عمران نے کہا۔

"اس نذیر اینڈ سنز کے نذیر علی کو پکڑ کر اس سے سب کچھ اگلوایا جا سکتا ہے"...... تنویر نے تیز لہجے میں کہا۔

"چیف نے نذیر اینڈ سنز کی تفصیلی چیکنگ کرائی ہے۔ وہ اس معاملے میں ملوث ثابت نہیں ہوئے۔ وہ صرف ادویات امپورٹ کرتے ہیں اور پھر پورے پاکیشیا میں فروخت کر دیتے ہیں۔ ان کی فون کالیں بھی چیک کرائی گئی ہیں لیکن سوائے بزنس کے کوئی مشکوک کال نہ کی گئی اور نہ رسیو کی گئی"...... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"میرا خیال ہے عمران صاحب اس لارڈ کمپنی کا نمائندہ ہی یہاں اس قسم کے چکر میں ملوث ہو گا"...... صفدر نے کہا۔

"اس کا نام جیکسن ہے۔ چیف نے اس کی بھی نگرانی کرائی ہے لیکن کوئی مشکوک بات سامنے نہیں آئی"...... عمران نے کہا اور پھر اس سے پہلے کہ مزید کوئی بات ہوتی اس نے چونک کر اس انداز میں سر ہلایا جیسے کوئی بات اچانک اس کے ذہن میں آئی ہو۔ اس نے ہاتھ بڑھا کر فون کا رسیور اٹھایا اور تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔ آخر میں اس نے لاؤڈر کا بٹن بھی پریس کر دیا۔

"ارباب بول رہا ہوں"...... دوسری طرف سے رسیور اٹھاتے ہی ایک مردانہ آواز سنائی دی تو صفدر، تنویر اور جولیا تینوں چونک پڑے کیونکہ وہ جانتے تھے کہ ارباب اپنی بیوی لیلیٰ کے ساتھ مل کر یہاں مخبری کا نیٹ ورک چلاتا ہے اور پہلے بھی کئی بار عمران مختلف معاملات میں ان کی مدد حاصل کر چکا تھا۔

"ارے کمال ہے۔ یہ سائنس بھی نجانے کیا کیا گل کھلائے گی۔ پہلے رباب بجا کرتے تھے اب بولنے والے رباب بھی آگئے ہیں فون پر"...... عمران نے حیرت بھرے لہجے میں کہا تو دوسری طرف سے بولنے والا بے اختیار ہنس پڑا۔

"عمران صاحب۔ لگتا ہے آپ کے چیف کو کہنا پڑے گا کہ آپ کو دوبارہ کسی اچھے سے سکول میں داخل کرا دیں تاکہ آپ کو رباب اور ارباب میں فرق معلوم ہو سکے"...... دوسری طرف سے ارباب نے ہنستے ہوئے کہا۔

"اوہ۔ تو کیا واقعی۔ رباب اور ارباب میں فرق ہوتا ہے۔ کمال ہے۔ میں تو سمجھا تھا کہ یہ الف رباب کے ساتھ اس لئے لگا دیا جاتا ہے تاکہ الف کی مدد سے رباب کو بجایا جا سکے۔ ظاہر ہے الف سے انگلیاں زخمی کئے بغیر رباب کو بجایا جا سکتا ہے"...... عمران نے معصوم سے لہجے میں کہا تو دوسری طرف سے ارباب بے اختیار ہنس پڑا۔

"اب آپ کو سکول داخل کرانے کی بجائے سکول سے نکلنے کا

پروگرام بنانا پڑے گا ورنہ بے چارہ سکول عقل کا ماتم کدہ بن کر رہ جائے گا"...... ارباب نے ہنستے ہوئے کہا تو اس کے خوبصورت جواب پر عمران بے اختیار ہنس پڑا۔

"ایک بار یہ خوفناک واقعہ رونما ہو چکا ہے"...... عمران نے ہنستے ہوئے کہا۔

"کون سا خوفناک واقعہ"...... ارباب نے چونک کر اور قدرے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔ اس کا لہجہ بتا رہا تھا کہ وہ واقعی عمران کی بات کا مطلب نہیں سمجھ سکا۔

"یہی سکول سے نکلنے والا اور مجنوں بے چارہ عشق سکول سے نکل کر سیدھا صحرا میں لیلیٰ لیلیٰ پکارنے پہنچ گیا اور آج تک یہ پکار صحرا سے آ رہی ہے"...... عمران نے کہا تو اس بار ارباب بے اختیار قہقہہ لگا کر رہ گیا کیونکہ وہ عمران کا مطلب سمجھ گیا تھا۔

"چلیں آپ صحرا کی بجائے سوئٹزر لینڈ پہنچ جائیں گے۔ بات تو ایک ہی ہے"...... دوسری طرف سے کہا گیا تو لاؤڈر پر ارباب کی بات چونکہ سارے ساتھی سن رہے تھے اس لئے جولیا اور تنویر دونوں چونک پڑے۔

"ارے۔ ارے۔ اس موسم میں سوئٹزر لینڈ جا کر میں نے اندھا ہونا ہے۔ سنا ہے وہاں برف پر جب سورج کی شعاعیں پڑتی ہیں تو سی بی کی بیماری نے مجھے دبوچ لینا ہے اور تمہیں تو معلوم ہے کہ سی بی کا علاج اس قدر مہنگا ہے کہ اچھے بھلے چوکڑی بھول جاتے ہیں اور میں

بے چارہ مفلس و قلاش تو سفید چھڑی خریدنے کے بھی قابل نہیں ہوں"۔۔۔۔ عمران نے اپنے اصل مطلب پر آتے ہوئے کہا۔

"اوہ ۔ یہ ۔ آپ اس سی بی بیماری کے بارے میں بات کر رہے ہیں جس کا ان دنوں پاکیشیا میں بہت چرچا ہے ۔ ہر طرف اس بیماری سے تحفظ کی باتیں ہو رہی ہیں اور لوگوں کو اس سے بچاؤ کے طریقے بتائے جا رہے ہیں"۔۔۔۔ ارباب نے سنجیدہ ہوتے ہوئے کہا۔

"ہاں ۔ اور سب سے بڑی ستم ظریفی تو یہ ہے کہ یہ بیماری باقاعدہ منصوبہ بندی کے ساتھ پاکیشیا میں پھیلائی جا رہی ہے"۔ عمران نے کہا۔

"کیا ۔ کیا کہہ رہے ہیں آپ ۔ یہ بیماری منصوبہ بندی کے تحت پھیلائی جا رہی ہے جبکہ میرا خیال ہے کہ تمام سیمینارز، الیکٹرک میڈیا اور پرنٹ میڈیا کے ذریعے جو کچھ کہا جا رہا ہے وہ بیماری کو پھیلنے سے روکنے کے لئے ہو رہا ہے"۔۔۔۔ ارباب نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"اس کا مطلب ہے کہ تمہارا نیٹ ورک صرف چھوٹی چھوٹی مچھلیوں کے لئے ہے جو عام سے جرائم کرتی ہیں"۔۔۔۔ عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"اوہ عمران صاحب ۔ آپ جس انداز میں بات کر رہے ہیں اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ آپ سنجیدہ ہیں"۔۔۔۔ ارباب نے کہا تو عمران نے اسے مختصر طور پر ساری تفصیل بتا دی۔

"اوہ ۔ محکمہ ماحولیات کی گاڑیاں اس بھیانک جرم میں ملوث تھیں اور اس کا سپرنٹنڈنٹ اور اسسٹنٹ سپرنٹنڈنٹ بھی ۔ ویری بیڈ ۔ عمران صاحب ۔ میں سوچ بھی نہیں سکتا تھا کہ اس انداز کے جرائم بھی ہوتے ہیں"۔۔۔۔ ارباب نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"میں نے تمہیں اس لئے فون کیا ہے ارباب کہ ایک بار تم نے مجھے کہا تھا کہ ملکی سلامتی کے معاملات میں تمہیں بھی شریک کر لیا کروں ۔ اب پوزیشن یہ ہے کہ اطلاعات مل رہی ہیں کہ یہ بیماری ختم ہونے کی بجائے اچانک پورے پاکیشیا میں تیزی سے پھیل رہی ہے جبکہ اب محکمہ ماحولیات کی گاڑیاں بھی یہ کام نہیں کر رہیں اور سنٹرل انٹیلی جنس بھی تب سے چوکنا ہے لیکن ایسا کوئی کلیو وہ ٹریس نہیں کر سکے ۔ اس کا مطلب ہے کہ مجرموں نے اپنا طریقہ کار بدل دیا ہے ۔ اب وہ کسی ایسے طریقہ کار پر عمل پیرا ہیں جو سامنے نہیں آ رہا ۔ کیا تم اس سلسلے میں کام کر سکو گے"۔۔۔۔ عمران نے کہا۔

"عمران صاحب ۔ سچی بات یہ ہے کہ میرے ذہن میں کوئی بنیادی کلیو نہیں آ رہا ۔ آپ کا کیا خیال ہے کہ کوئی مقامی گروپ یہ کام کر رہا ہو گا یا کوئی سائنس دان اس میں ملوث ہو گا ۔ کیا ہو رہا ہو گا"۔۔۔۔ ارباب نے کہا۔

"میں نے اس بیماری کے ایک بہت بڑے ماہر شوگرانی ڈاکٹر ہوشنگ سے ملاقات کر کے تفصیلی ڈسکس کی ہے ۔ ان کے مطابق اگر مصنوعی طور پر اسے پھیلایا جائے تو اس کے لئے لازماً کوئی گیس

یا ریز استعمال کرنا پڑتی ہے اور یہ صرف اس پر اثر انداز ہو سکتی ہے جن کی آنکھوں میں پہلے سے ہی سیاہ موتیے کی بیماری کے اثرات موجود ہوں اس لئے یہ بات تو طے ہے کہ سیاہ موتیے کی بیماری کے مریضوں کو باقاعدہ کسی گیس سے ٹارگٹ بنایا جا رہا ہے۔ اس طرح اس بیماری کو پھیلایا جا رہا ہے۔ ہو سکتا ہے کہ کوئی مقامی مجرم گروپ اس کام میں ملوث ہو۔ بہرحال تمہارا نیٹ ورک عام لوگوں میں پھیلا ہوا ہے۔ تم اپنے نیٹ ورک کو ہدایات دے سکتے ہو کہ پورے دارالحکومت میں کہیں بھی کسی کھلی یا بند جگہ پر اگر گیس کو ہوا میں شامل کرنے کی کوئی کارروائی ہو رہی ہو تو اس کی تمہیں اطلاع دیں اور تم مجھے اطلاع دے دو تو مجھے یقین ہے کہ کوئی نہ کوئی کلیو ضرور مل جائے گا"...... عمران نے کہا۔

"ٹھیک ہے عمران صاحب۔ اب میں سمجھ گیا ہوں۔ آپ نے مجھے اس کام میں شامل کر کے واقعی مجھ پر احسان کیا ہے۔ میں جلد ہی آپ کو اطلاع دوں گا"...... ارباب نے کہا تو عمران نے اس کا شکریہ ادا کر کے رسیور رکھ دیا۔

"عمران صاحب۔ آپ نے ارباب کو جس کام کے لئے کہا ہے وہ تو ہوتا رہے گا لیکن میرا خیال ہے کہ ہمیں خود بھی ہاتھ پر ہاتھ رکھ کر نہیں بیٹھنا چاہئے۔ گو یہ کام سیکرٹ سروس کے دائرہ کار میں نہیں آتا لیکن ہم ازخود تو کارروائی کر سکتے ہیں"...... صفدر نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"ہاں۔ تنویر، تم اور جولیا تینوں مل کر یا اگر جولیا چاہے تو دوسرے ممبران کو بھی شامل کر لے اور مجرموں کو ٹریس کرنے کے لئے کام کرے تو مجھے یقین ہے کہ کوئی نہ کوئی کلیو لازماً مل جائے گا"...... عمران نے کہا اور اٹھ کھڑا ہوا۔

"شکریہ عمران صاحب۔ اب ہم جلد ہی ان مجرموں کا سراغ لگا لیں گے"...... صفدر نے بھی اٹھتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی تنویر اور جولیا بھی اٹھ کھڑے ہوئے۔

"کیا تم اس پر کام نہیں کرو گے"...... جولیا نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"میں کیسے کام کر سکتا ہوں مس جولیا۔ چیف نے مجھے چیک نہ دینے کے لئے تو اس میں دلچسپی نہیں لی"...... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا اور تیزی سے بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا اور وہ تینوں خاموش کھڑے رہے۔

"بیٹھو۔ ہمیں اس سلسلے میں اپنے طور پر کوئی لائحہ عمل طے کر لینا چاہئے"...... جولیا نے عمران کے جانے کے بعد کہا تو صفدر اور تنویر دوبارہ کرسیوں پر بیٹھ گئے۔

"میرا خیال ہے کہ اس انداز میں ہم کامیاب نہ ہو سکیں گے اس لئے عمران صاحب نے ٹائیگر کو اس کام میں استعمال کرنے کی بجائے ارباب کو درمیان میں ڈالا ہے۔ ہمیں اس کا کوئی اور طریقہ سوچنا ہوگا"...... صفدر نے کہا۔

" تمہارا مطلب ہے کہ نجومی سے رابطہ کیا جائے"...... تنویر نے منہ بناتے ہوئے کہا تو صفدر بے اختیار ہنس پڑا۔

" تمہاری بات درست ہے۔ واقعی نجومی سے ہی رابطہ کرنا ہو گا۔ لیکن یہ نجومی امراض چشم کا ایک ماہر ہے۔ میں اسے جانتا ہوں۔ اس کا نام ڈاکٹر رضوان ہے۔ نوجوان ہے اور ابھی حال ہی میں ایکریمیا سے امراض چشم کی اعلیٰ ترین ڈگری لے کر آیا ہے"۔ صفدر نے کہا۔

" وہ کیا بتائے گا"...... جولیا نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

" کم از کم یہ تو بتا سکے گا کہ کس قسم کی گیس اس جرم میں استعمال ہو سکتی ہے۔ پھر اس گیس کے بارے میں تحقیقات کر کے ہم اصل کلیو کی طرف بڑھ سکیں گے"...... صفدر نے کہا۔

" ویری گڈ صفدر۔ تم نے واقعی سپر ایجنٹ ہونے کا ثبوت دے دیا ہے۔ ویری گڈ۔ آؤ چلیں"...... جولیا نے انتہائی تحسین آمیز لہجے میں کہا تو صفدر نے اس کا شکریہ ادا کیا۔

" میں بھی تمہارے ساتھ چلوں"...... تنویر نے اٹھتے ہوئے کہا۔

" نہیں۔ پہلے کوئی کلیو مل جائے پھر تمہیں آگے لے آئیں گے ورنہ تم نے تو اس بے چارے کی گردن دبا دینی ہے"...... صفدر نے کہا تو جولیا کے ساتھ ساتھ تنویر بھی بے اختیار ہنس پڑا۔

آرنلڈ اپنے مخصوص آفس نما کمرے میں موجود تھا کہ میز پر پڑے ہوئے فون کی گھنٹی بج اٹھی تو آرنلڈ نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

" یس۔ آرنلڈ بول رہا ہوں"...... آرنلڈ نے کہا۔

" جیکسن بول رہا ہوں باس"...... دوسری طرف سے جیکسن کی آواز سنائی دی۔

" یس۔ کوئی خاص بات"...... آرنلڈ نے چونک کر پوچھا۔

" باس۔ ابھی ابھی مجھے اطلاع ملی ہے کہ جس ڈیلر سے ہم سارکسم گیس کے سلنڈر خریدتے ہیں اس کے پاس چند ایسے لوگ پہنچے ہیں جن کے قد وقامت اور پوچھ گچھ کا انداز سرکاری ایجنٹوں جیسا تھا۔ انہوں نے اس ڈیلر سے پوچھا کہ گزشتہ چھ ماہ کے دوران سارکسم گیس کی ڈیمانڈ میں اچانک کوئی اضافہ ہوا ہے یا نہیں اور کون سی نئی پارٹیاں اس گیس کی خریدار بنی ہیں۔ انہوں نے تمام

تفصیلی ریکارڈ طلب کیا۔اس پر ڈیلر نے جب ان کی شناخت طلب کی
تو انہوں نے سپیشل پولیس کے کارڈ دکھا دیئے جس پر اس ڈیلر نے
انہیں بتایا کہ ایک ماہ پہلے سار کسم گیس کی سیل نارمل تھی لیکن
ایک ماہ بعد ایک نئی پارٹی نے رابطہ کیا۔اس نئی پارٹی کا نام سٹھانی
کیمیکلز ہے اور وہ روزانہ بیس سلنڈر سار کسم گیس خرید رہی ہے۔
اس نے سٹھانی کیمیکلز کا پتہ بھی بتا دیا۔پھر یہ گروپ سٹھانی کیمیکلز
کے مالک سٹھانی کے پاس پہنچا تو اس نے انہیں بتایا کہ انہوں نے یہ
گیس اس لئے اتنی زیادہ مقدار میں خریدنے کا معاہدہ کیا ہے کہ یہ
گیس انڈسٹریل اسٹیٹ کی ایک کیمیکل فرم نے ان سے خریدنے کا
معاہدہ کیا ہے اور تمام سلنڈر وہاں بھجوائے جاتے ہیں۔اس کا پتہ پی
کاک کیمیکل انڈسٹری بتایا گیا۔چنانچہ یہ گروپ وہاں پہنچا تو انہیں
وہاں ریکارڈ کے مطابق بتایا گیا کہ انہوں نے پینتھالین بالز بنانے کا
نیا پلانٹ لگایا ہے اور ان بالز کی تیاری کے لئے سار کسم گیس کافی
مقدار میں استعمال ہوتی ہے۔اس گروپ نے اس پلانٹ کا دورہ کیا
پینتھالین بالز کی تیاری اور پروڈکشن کو چیک کیا اور پھر مطمئن ہو کر
واپس چلے گئے"...... جیکسن نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"اس کا مطلب ہے کہ تم نے جو سیٹ اپ بنایا تھا وہ کام آ گیا
ورنہ اگر وہ درست نتیجے پر پہنچ جاتے تو سب گڑبڑ ہو جاتا"...... آرنلڈ
نے کہا۔

"یس باس۔مجھے پہلے سے احساس تھا کہ ایسا ہو سکتا ہے۔

سار کسم گیس کی اچانک سیل میں اضافہ کسی کو چونکا نہ کر دے اس
لئے یہ سارا سیٹ اپ کیا گیا تھا۔اب یہ اور بات ہے کہ نیپتھالین
بالز کی تیاری میں اتنی مقدار میں سار کسم گیس استعمال نہیں ہوتی
جتنی خریدی جاتی ہے لیکن بہرحال وہ پوری طرح مطمئن ہو کر گئے
ہیں اور اب وہ دوبارہ اس پوائنٹ پر کام نہیں کریں گے"۔جیکسن
نے کہا۔

"لیکن انہیں یہ خیال کیوں آیا ہو گا کہ سار کسم گیس کو چیک کیا
جائے جبکہ یہ عام گیس ہے اور بے شمار کاموں میں استعمال ہوتی
ہے"...... آرنلڈ نے کہا۔

"میں نے بھی اس پوائنٹ پر سوچا ہے باس۔لیکن میری سمجھ میں
کوئی بات نہیں آئی"...... جیکسن نے کہا۔

"تم اس وقت کہاں سے کال کر رہے ہو"...... اچانک آرنلڈ نے
چونک کر پوچھا۔

"پبلک فون بوتھ سے باس۔کیوں"...... جیکسن نے چونک کر
کہا۔

"مجھے اچانک خیال آیا تھا کہ کہیں تمہاری کالز کو چیک نہ کیا جا
رہا ہو"...... آرنلڈ نے کہا۔

"میں نے شروع سے ہی اس کا خیال رکھا ہے باس اور میں آپ
کو ہمیشہ پبلک فون باتھ سے ہی کال کرتا ہوں اور مشن کالز کے لئے
میں نے خصوصی ریز سیٹلائٹ فون رکھا ہوا ہے۔عام کاموں کے

لئے فون استعمال ہوتا ہے جسے بے شک چیک کر لیا جائے تو کوئی
کال مشکوک نہ ہو گی"...... جیکسن نے جواب دیا۔
"ویری گڈ جیکسن۔ تمہارے اندر واقعی سیکرٹ ایجنٹوں جیسی
خصوصیات ہیں"...... آرنلڈ نے تحسین آمیز لہجے میں کہا۔
"شکریہ باس۔ میں نے اس لئے فون کیا ہے کہ آپ کو اس اہم
معاملے کی رپورٹ بھی دے سکوں اور ساتھ ہی پوچھ لوں کہ کیوں
نہ ایک ہفتے کے لئے سارکسم گیس کا استعمال بند کر دیا جائے"۔
جیکسن نے کہا۔
"بند کر دیا جائے۔ کیوں"...... آرنلڈ نے چونک کر کہا۔
"باس۔ اس لئے کہ مجھے معلوم ہے کہ سرکاری ایجنٹ اس قدر
آسانی سے مطمئن نہیں ہوا کرتے۔ وہ لازماً اس کی تہہ تک پہنچیں
گے اور ہو سکتا ہے کہ وہ اس فیکٹری کی نگرانی کریں اور ہمارے اس
گروپ کو پکڑ لیں جو وہاں سے گیس سلنڈر لے کر انہیں فائر کرتے
ہیں۔ اس طرح سارا معاملہ سامنے آ جائے گا"...... جیکسن نے کہا۔
"لیکن پھر تو کام کی رفتار کم ہو جائے گی جبکہ ابھی ٹارگٹ بھی
مکمل نہیں ہوا"...... آرنلڈ نے کہا۔
"آپ چیف ہیں۔ میں نے تو جو کچھ سوچا آپ کو بتا دیا۔ آپ اب
جیسے حکم دیں۔ لیکن میرا ذاتی خیال ہے کہ ہمیں ایک ہفتے سے کوئی
خاص فرق نہیں پڑے گا۔ دوسرے شہروں میں تو کام ہو رہا ہے"۔
جیکسن نے کہا۔

"اگر تمہارے ذہن میں خدشات ہیں تو ٹھیک ہے۔ ایسا ہی
کرو"...... آرنلڈ نے کہا۔
"شکریہ باس"...... جیکسن نے کہا۔
"لیکن یہ تو معلوم کراؤ کہ یہ لوگ کون ہیں اور کس بنیاد پر
سارکسم گیس کی فروخت پر یہ مشکوک ہوئے"...... آرنلڈ نے کہا۔
"یس باس۔ میں معلوم کر لوں گا"...... جیکسن نے جواب دیتے
ہوئے کہا۔
"اوکے۔ پھر ایک ہفتے کے لئے گیس فائرنگ بند کر دو"۔ آرنلڈ
نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے
رسیور رکھ دیا۔
"یہ سپیشل پولیس کو آخر کیسے شک پڑا ہو گا۔ ایسا نہ ہو کہ وہ
اصل معاملات تک پہنچ جائیں"...... آرنلڈ نے بڑبڑاتے ہوئے کہا اور
پھر کافی دیر تک وہ بیٹھا سوچتا رہا اور پھر اس نے رسیور اٹھایا اور تیزی
سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔
"یس"...... دوسری طرف سے لارڈ سنونا کی مخصوص آواز سنائی
دی۔
"آرنلڈ بول رہا ہوں لارڈ صاحب۔ پاکیشیا سے"...... آرنلڈ نے
کہا۔
"کیا رپورٹ ہے"...... دوسری طرف سے لارڈ نے پوچھا۔
"کام بہترین انداز میں ہو رہا ہے چیف۔ لیکن ابھی ابھی جیکسن

نے کال کر کے ایک خدشے سے آگاہ کیا ہے ۔ میں نے سوچا کہ آپ
تک بھی یہ خدشہ پہنچا دیا جائے"...... آرنلڈ نے کہا۔

"کیا ہوا ہے ۔ جلدی بتاؤ"...... لارڈ نے تیز لہجے میں کہا تو آرنلڈ
نے جیکسن سے ہونے والی تمام بات دوہرا دی۔

"ہونہہ ۔ جیکسن درست کہہ رہا ہے ۔ اس کا خدشہ درست ہے ۔
سار کسم گیس ایسی گیس نہیں ہے کہ جس کی فروخت میں اچانک
اضافہ ہونے سے کوئی ایجنسی چونک پڑے ۔ لازماً انہیں کوئی خاص
کلیو ملا ہوگا"...... لارڈ نے کہا۔

"یس چیف ۔ اس لئے تو جیکسن کے کہنے پر میں نے اسے ایک
ہفتے کے لئے کام بند کرنے کا حکم دے دیا ہے ۔ لیکن اس سے ہمارا
ٹارگٹ مزید ایک دو ماہ دور جا پڑے گا"...... آرنلڈ نے جواب دیتے
ہوئے کہا۔

"اور اگر سپیشل پولیس نے جیکسن اور تمہیں پکڑ لیا تو پھر"۔ لارڈ
نے کہا۔

"ہم تک وہ کیسے پہنچ سکتے ہیں چیف ۔ ہم تو اس سارے منظر میں
کبھی سامنے ہی نہیں آئے"...... جیکسن بھی صاف ستھرا کام کرتا ہے
اور میں بھی"...... آرنلڈ نے کہا۔

"نہیں ۔ یہ معاملہ خطرناک ثابت ہو سکتا ہے اس لئے ایک
ہفتہ لازماً کام بند کر دو اور ہاں ۔ مجھے ایک اور اطلاع بھی ملی ہے کہ
کوئی اور ڈسٹری بیوٹر گروپ بھی پاکیشیا میں ہمارے ڈسٹری بیوٹرز

سے رابطہ کر رہا ہے ۔ وہ سستے داموں یہ انجکشن فروخت کرنا چاہتے
ہیں"...... لارڈ نے کہا۔

"اوہ ۔ اس کا مطلب ہے لارڈ کہ وہ ہماری محنت سے فائدہ اٹھانا
چاہتے ہیں"...... آرنلڈ نے کہا۔

"ہاں ۔ اب ایک ہفتہ جب سیل ڈاؤن ہو گی تو وہ لوگ خود ہی
بھاگ جائیں گے"...... لارڈ نے کہا۔

"یس لارڈ ۔ یہ واقعی بہتر رہے گا"...... آرنلڈ نے کہا اور پھر
دوسری طرف سے رابطہ ختم ہو جانے پر اس نے بھی ایک طویل
سانس لیتے ہوئے رسیور رکھ دیا۔

عمران اپنے فلیٹ میں موجود تھا کہ فون کی گھنٹی بج اٹھی تو عمران نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"علی عمران ایم ایس سی۔ ڈی ایس سی (آکسن) بول رہا ہوں"۔ عمران نے رسیور اٹھاتے ہوئے اپنے مخصوص لہجے میں کہا۔

"ارباب بول رہا ہوں عمران صاحب"...... دوسری طرف سے ارباب کی آواز سنائی دی تو عمران چونک پڑا کیونکہ اسے یاد آگیا تھا کہ اس نے خود ارباب کو سی بی کے سلسلے میں کسی کلیو کی تلاش کا کہا تھا اور اب دو روز بعد اس کا فون آیا تھا۔

"تمہارا لہجہ بتا رہا ہے کہ کوئی خاص کلیو مل گیا ہے تمہیں"۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ہاں عمران صاحب۔ میرے آدمیوں نے اطلاع دی ہے کہ سپیشل پولیس کے دو افراد جن میں ایک عورت اور ایک مرد شامل

تھے انڈسٹریل اسٹیٹ کی ایک کیمیکلز انڈسٹری میں پہنچے اور انہوں نے وہاں سارکسم گیس کے سلسلے میں ریکارڈ چیک کیا اور پھر واپس چلے گئے"...... ارباب نے کہا۔

"سارکسم گیس کی چیکنگ۔ کیوں"۔ عمران نے کچھ نہ سمجھنے کے انداز میں کہا۔

"وجہ کا علم تو مجھے بھی نہیں لیکن اصل بات جو میں بتانا چاہتا ہوں وہ یہ ہے کہ اس فیکٹری کے پرچیز آفیسر آغا سیم کی اس فیکٹری کے عقبی طرف رہائش گاہ ہے اور جہاں جانے کا ایک راستہ عقبی طرف سے بھی ہے۔ وہاں روزانہ صبح کو ایک ویگن آتی ہے اور دس سلنڈر سارکسم گیس کے اس ویگن پر لے جائے جاتے ہیں لیکن جب سے سپیشل پولیس نے چیکنگ کی ہے یہ سپلائی بند ہو گئی ہے"۔ ارباب نے جواب دیا۔

"تم کہنا کیا چاہتے ہو۔ کھل کر بات کرو"۔ عمران نے الجھے ہوئے لہجے میں کہا۔

"عمران صاحب۔ مجھے جس آدمی نے یہ اطلاع دی ہے اسی نے بتایا ہے کہ آغا سلیم کے پاس اچانک بہت دولت آ گئی ہے اور جب سے یہ سپلائی بند ہوئی ہے آغا سلیم بے حد پریشان رہنے لگا ہے۔ میں نے سوچا کہ شاید یہ سارکسم گیس اس سی بی کے پھیلاؤ میں استعمال ہوتی ہو اس لئے میں نے آپ کو کال کیا ہے"...... ارباب نے کہا تو عمران نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا کیونکہ اب وہ اصل بات

سمجھ گیا تھا۔

"اس ویگن کے بارے میں کوئی تفصیل معلوم ہے"...... عمران نے کہا۔

"نہیں۔ لیکن معلوم کی جا سکتی ہے"...... ارباب نے کہا۔

"تو اس ویگن اور اس میں آنے والے افراد کے بارے میں معلومات حاصل کرو۔ میں سارکسم گیس کے بارے میں معلومات حاصل کرتا ہوں"...... عمران نے کہا۔

"ٹھیک ہے"...... ارباب نے کہا اور رابطہ ختم ہو گیا تو عمران نے ہاتھ بڑھا کر کریڈل دبایا اور پھر ٹون آنے پر اس نے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"ایکسٹو"...... رابطہ قائم ہوتے ہی دوسری طرف سے مخصوص آواز سنائی دی۔

"علی عمران بول رہا ہوں بلیک زیرو"...... عمران نے کہا۔

"اوہ آپ۔ فرمایئے۔ کیسے فون کیا ہے"...... بلیک زیرو نے اس بار اپنے اصل لہجے میں کہا۔

"صفدر۔ جولیا یا تنویر میں سے کسی نے سی بی کے بارے میں کوئی رپورٹ دی ہے"...... عمران نے پوچھا۔

"نہیں۔ کیوں"...... بلیک زیرو نے چونک کر پوچھا۔

"میں نے انہیں کہا تھا کہ وہ اپنے طور پر اس کا کلیو حاصل کریں اور ابھی ابھی مجھے اطلاع ملی ہے کہ سپیشل پولیس نے انڈسٹریل

اسٹیٹ کی کسی کیمیکل فیکٹری سے سارکسم گیس کے بارے میں معلومات حاصل کی ہیں اور سپیشل پولیس کا نام صرف سیکرٹ سروس کے ممبران ہی استعمال کرتے ہیں اس لئے میں نے پوچھا تھا"...... عمران نے کہا۔

"لیکن وہ سارکسم گیس کے بارے میں کیوں چیکنگ کر رہے ہیں"...... بلیک زیرو نے کہا۔

"کوئی نہ کوئی کلیو ملا ہو گا انہیں اس سے تو میں نے پہلے تمہیں فون کیا ہے۔ بہرحال اب میں براہ راست ان سے معلوم کرتا ہوں"...... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے کریڈل دبایا اور ٹون آنے پر اس نے ایک بار پھر نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"جولیا بول رہی ہوں"...... رابطہ قائم ہوتے ہی جولیا کی آواز سنائی دی۔

"علی عمران ایم ایس سی۔ ڈی ایس سی (آکسن) مس جولیانا فٹز واٹر ڈپٹی چیف آف پاکیشیا سیکرٹ سروس کو سلام پیش کرتا ہے گر قبول افتد زہے عزو شرف"...... عمران نے پوری روانی سے بولتے ہوئے کہا۔

"کیوں فون کیا ہے"...... دوسری طرف سے خشک اور سپاٹ لہجے میں کہا گیا۔

"یا اللہ۔ کیا زمانہ آ گیا ہے کہ اس قدر خشک اور سپاٹ لہجے میں پوچھا جا رہا ہے کہ کیوں فون کیا ہے ورنہ وہ بھی وقت تھا جب میرا

نام سنتے ہی لہجے میں مٹھاس پیدا ہو جاتی تھی اور لہجہ خوابناک ہو جاتا
تھا"...... عمران نے کہا۔
"سوری ۔ میرے پاس فضولیات سننے کا وقت نہیں ہے"۔ جولیا
نے اسی طرح خشک اور سپاٹ لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی
رابطہ ختم ہو گیا۔
"یہ تو کچھ ضرورت سے زیادہ ہی پیچ کس دیئے گئے ہیں ۔ اس طرح
تو کام نہیں چلے گا"...... عمران نے بڑبڑاتے ہوئے کہا اور پھر کریڈل
دبا کر ٹون آنے پر اس نے دوبارہ نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے ۔
"صفدر بول رہا ہوں"...... دوسری طرف سے صفدر کی آواز
سنائی دی ۔
"تمہاری یادداشت نے مکمل تباہی برپا کر دی ہے"...... عمران
نے منہ بناتے ہوئے کہا۔
"عمران صاحب آپ ۔ کیا ہوا ۔ کیسی تباہی اور اس تباہی کا
میری یادداشت سے کیا تعلق"...... صفدر نے چونک کر کہا۔
"اگر تم بروقت خطبہ نکاح یاد کر لیتے تو آج جولیا کا لہجہ اس قدر
خشک اور سپاٹ نہ ہوتا"...... عمران نے کہا۔
"بلکہ اس سے بھی زیادہ ہوتا کیونکہ آپ خود ہی تو کہتے ہیں کہ
شادی کے بعد بیوی کا لہجہ تھانیدارنی جیسا ہو جاتا ہے"...... صفدر
نے اس بار ہنستے ہوئے کہا۔
"ارے ۔ پھر تو تمہارا شکریہ ادا کرنا چاہئے"...... عمران نے کہا

تو دوسری طرف سے صفدر ہنس پڑا۔
"اب مس جولیا کا جذباتی پن واقعی ختم ہو گیا ہے ۔ بہرحال یہ
بتائیں کہ آپ نے انہیں فون کس لئے کیا تھا"...... صفدر نے کہا۔
"میں اس سے پوچھنا چاہتا تھا کہ سپیشل پولیس کو انڈسٹریل
اسٹیٹ کی کیمیکل فیکٹری جا کر سارکسم گیس کی خریداری اور
استعمال کی انکوائری کرنے کی کیا ضرورت آ گئی تھی"...... عمران نے
کہا۔
"اوہ ۔ اوہ ۔ آپ کو کیسے اطلاع ملی"...... صفدر نے چونک کر
اور حیرت بھرے لہجے میں کہا۔
"ارباب نے فون کر کے اطلاع دی ہے"...... عمران نے کہا۔
"ہاں ۔ ہم وہاں گئے تھے ۔ یہ ایک لمبا سلسلہ تھا لیکن چونکہ کوئی
گڑبڑ سامنے نہیں آئی اس لئے ہم خاموش ہو گئے"...... صفدر نے کہا۔
"تفصیل بتاؤ ۔ میں موٹے دماغ کا آدمی ہوں"...... عمران نے
کہا۔
"ایک ماہر امراض چشم سے ہماری بات ہوئی اور تفصیلی ڈسکشن
کے بعد اس نے بتایا کہ اگر سارکسم گیس کو ہوا میں پھیلایا جائے تو
سیاہ موتیے کی بیماری کے مریضوں پر سی بی کا اٹیک لازماً ہو گا اور یہ
گیس انڈسٹریل کاموں میں استعمال ہوتی ہے تو ہم نے اس سلسلے
میں معلومات حاصل کرنے کی کوشش شروع کر دی ۔ ہمارا خیال تھا
کہ اگر اس گیس کی فروخت میں عام روٹین سے ہٹ کر اچانک

اضافہ ہوا ہے تو پھر ہو سکتا ہے کہ اس گیس کو سی بی بیماری پھیلانے کے لئے استعمال میں لایا جارہا ہو۔چنانچہ جولیا اور میں نے اس سلسلے میں کام شروع کر دیا۔چونکہ ہم نے سپیشل پولیس کی نمائندگی کرنی تھی ورنہ کوئی بھی کاروباری ادارہ ہمیں درست معلومات مہیا نہ کرتا اس لئے جولیا نے مقامی میک اپ کر لیا تھا۔ پھر انکوائری کرتے ہوئے ہم سار کسم گیس کے ایک بڑے ڈیلر تک پہنچ گئے۔وہاں سے ہمیں معلوم ہوا کہ ایک فرم سٹھانی کیمیکلز نے اچانک سار کسم گیس کی ڈیمانڈ میں اپنی روٹین سے ہٹ کر اضافہ کیا ہے تو ہم سٹھانی کیمیکلز کے آفس پہنچ گئے۔وہاں سے ہمیں معلوم ہوا کہ انڈسٹریل اسٹیٹ میں پی کاک کیمیکلز انڈسٹری نے سار کسم گیس کی خریداری میں اضافہ کیا ہے کیونکہ وہاں انہوں نے نیپتھالین بالز کی تیاری کا نیا پلانٹ لگایا ہے اور نیپتھالین بالز یعنی فرینائل کی گولیاں بنانے میں سار کسم گیس کافی مقدار میں استعمال ہوتی ہے۔ہم نے انڈسٹریل اسٹیٹ میں اس انڈسٹری میں جا کر چیکنگ کی اور ان کا نیپتھالین بالز کا یونٹ دیکھا۔سار کسم گیس کے استعمال کے کاغذات وغیرہ چیک کئے اور ہم مطمئن ہو گئے کہ واقعی اس یونٹ میں استعمال کی حد تک ہی سار کسم گیس استعمال کی جا رہی ہے اس لئے یہ سلسلہ ختم ہو گیا"...... صفدر نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

" کتنے سلنڈر کتنی پروڈکشن میں استعمال کئے جا رہے ہیں"۔

عمران نے پوچھا۔

" اب مجھے زبانی تو یاد نہیں ہیں۔کیوں"...... صفدر نے چونک کر پوچھا۔

" نیپتھالین بالز کی تیاری میں سار کسم گیس استعمال ضرور ہوتی ہے لیکن بے حد معمولی مقدار میں اور ارباب نے اطلاع دی ہے کہ اس فیکٹری کا پرچیز آفیسر آغا سلیم کی رہائش گاہ جو کہ اس فیکٹری کے عقب میں ہے کہ عقبی دروازے پر روزانہ ایک ویگن آتی ہے اور دس سلنڈر سار کسم گیس کے اس ویگن میں لے جائے جاتے ہیں۔ البتہ جب سے تم نے چیکنگ کی ہے تب سے یہ سلسلہ بند ہو گیا ہے اور سپیشل پولیس کی چیکنگ پر ہی ارباب چونکا تھا اور پھر اس کے آدمی نے یہ اطلاع اس تک پہنچائی اور ارباب نے یہ بھی بتایا کہ آغا سلیم کے پاس اچانک بہت دولت آ گئی ہے اور جب سے یہ سپلائی بند ہوئی ہے آغا سلیم بے حد پریشان رہنے لگا ہے"...... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

" اوہ۔اس کا مطلب ہے کہ ہم درست راستے پر جا رہے تھے"۔ صفدر نے کہا۔

" ہاں۔اگر تم اسی وقت مجھ سے رابطہ کر لیتے تو زیادہ بہتر تھا۔ بہرحال اب اس آغا سلیم سے ہی آگے بات چل سکتی ہے"۔عمران نے کہا۔

" تو کیا ہم اس سے پوچھ گچھ کریں"...... صفدر نے کہا۔

"نہیں ۔ اس طرح اطلاع اصل آدمیوں تک پہنچ جائے گی اور وہ غائب ہو جائیں گے ۔ یہ کام ٹائیگر کرے گا"...... عمران نے کہا۔

"جیسے آپ کہیں"...... صفدر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"جیسے ہی کوئی خاص بات سامنے آئی میں تمہیں بتا دوں گا ۔ البتہ تم اپنے ساتھیوں سمیت آنکھوں کے ہسپتالوں میں راؤنڈ لگاؤ اور معلوم کرو کہ جب سے تم نے سپیشل پولیس بن کر کام کیا ہے کیا اس کے بعد سی بی کے مریضوں کی تعداد میں کوئی کمی ہوئی ہے یا نہیں"...... عمران نے کہا۔

"ٹھیک ہے عمران صاحب ۔ اس طرح واقعی اصل بات سامنے آ جائے گی کہ کیا سارکسم گیس اس کام میں استعمال ہو رہی ہے یا نہیں"...... صفدر نے کہا تو عمران نے اوکے کہہ کر رسیور رکھ دیا اور اٹھ کر الماری سے اس نے ٹرانسمیٹر نکال کر میز پر رکھا اور اس پر ٹائیگر کی مخصوص فریکونسی ایڈجسٹ کرنی شروع کر دی اور پھر ٹرانسمیٹر آن کر دیا۔

"ہیلو ۔ ہیلو ۔ علی عمران کالنگ ۔ اوور"...... عمران نے بار بار کال دیتے ہوئے کہا۔

"ٹائیگر اٹنڈنگ یو ۔ اوور"...... تھوڑی دیر بعد ٹائیگر کی آواز سنائی دی۔

"کہاں موجود ہو تم اس وقت ۔ اوور"...... عمران نے کہا۔

"فائیو سٹار کلب میں باس ۔ اوور"...... دوسری طرف سے کہا

گیا۔

"نجانے یہ حشرات الارض کی طرح اتنے کلب کہاں سے سامنے آ جاتے ہیں ۔ جب بھی تم سے پوچھو تم کسی نئے کلب کا نام بتا دیتے ہو ۔ اوور"...... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"باس ۔ دارالحکومت میں بے شمار کلب وجود میں آتے رہتے ہیں اور ختم بھی ہوتے رہتے ہیں اور انڈر ورلڈ اسی کا تو نام ہے ۔ اوور"...... دوسری طرف سے ٹائیگر نے ہنستے ہوئے کہا۔

"بہرحال ۔ ایک کام تم نے فوراً کرنا ہے ۔ انڈسٹریل اسٹیٹ میں ایک فیکٹری ہے جس کا نام پی کاک کیمیکلز انڈسٹری ہے ۔ اس کے پرچیز آفیسر کا نام آغا سلیم ہے اور یہ آغا سلیم اس فیکٹری کے عقب میں بنی ہوئی رہائش گاہ میں رہتا ہے جس کا ایک عقبی دروازہ بھی ہے ۔ تم نے اس آغا سلیم کو بے ہوش کر کے رانا ہاؤس پہنچانا ہے ۔ اوور"...... عمران نے کہا۔

"یس باس ۔ اوور"...... ٹائیگر نے جواب دیا۔

"کتنی دیر میں یہ کام ہو جائے گا ۔ اوور"...... عمران نے پوچھا۔

"اگر یہ آغا سلیم اپنی رہائش گاہ پر موجود ہوا تو ایک گھنٹے کے اندر رانا ہاؤس پہنچ جائے گا ورنہ اسے تلاش کرنا پڑے گا اور پھر ہی اسے اغوا کیا جا سکتا ہے ۔ اوور"...... ٹائیگر نے جواب دیا۔

"پہلے فون کر کے معلوم کر لو اور سنو ۔ جتنی جلدی ممکن ہو سکے یہ کام کرنا ہے تم نے ۔ میں منتظر ہوں ۔ اوور اینڈ آل"...... عمران نے

کہا اور ٹرانسمیٹر آف کر کے اسے میز پر رکھنے کے بعد اس نے فون کا
رسیور اٹھایا اور رانا ہاؤس فون کر کے جوزف کو کہہ دیا کہ جب ٹائیگر
کسی آدمی کو لے کر آئے تو وہ فلیٹ پر فون کر کے اسے اطلاع دے
اور پھر تقریباً ڈیڑھ گھنٹے بعد فون کی گھنٹی بج اٹھی تو عمران نے ہاتھ
بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"علی عمران ایم ایس سی۔ ڈی ایس سی (آکسن) بول رہا ہوں"۔
عمران نے اپنے مخصوص لہجے میں کہا۔

"جوزف بول رہا ہوں باس۔ رانا ہاؤس سے۔ ٹائیگر ابھی ایک
آدمی کو پہنچا کر گیا ہے اور میں نے اسے بلیک روم میں پہنچا دیا
ہے"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"بلیک روم کہنے کی بجائے جوزف روم کہہ دیا کرو۔ ایک ہی
بات ہے۔ بہرحال میں آ رہا ہوں"...... عمران نے مسکراتے ہوئے
کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے رسیور رکھا اور پھر کرسی سے اٹھنے
ہی لگا تھا کہ میز پر پڑے ہوئے ٹرانسمیٹر سے آواز آنا شروع ہو گئی۔ وہ
سمجھ گیا کہ کال ٹائیگر کی طرف سے ہو گی اس لئے اس نے ہاتھ بڑھا
کر ٹرانسمیٹر کو اپنے قریب کیا اور پھر اسے آن کر دیا۔

"ہیلو۔ ہیلو۔ ٹائیگر کالنگ۔ اوور"...... ٹرانسمیٹر آن ہوتے ہی
ٹائیگر کی آواز سنائی دی۔

"ارے۔ کیا جنگل میں بھی ٹرانسمیٹر پہنچ گئے ہیں۔ اسے کہتے ہیں
ترقی۔ اوور"...... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"باس۔ آپ کے حکم کی تعمیل کر دی گئی ہے۔ اوور"...... ٹائیگر
نے کہا۔

"مجھے جوزف نے اطلاع دے دی ہے۔ تم بہرحال تفصیل بتا دو
اوور"...... عمران نے کہا۔

"باس۔ میں نے انکوائری سے فون نمبر معلوم کر کے فون کیا تو
آغا سلیم نے فون اٹنڈ کیا۔ میں نے اسے بتایا کہ میں ایک بڑے
سودے کے لئے اس سے ملنا چاہتا ہوں لیکن اس شرط پر کہ یہ ملاقات
کسی اکیلی جگہ پر ہو۔ اس پر اس نے کہا کہ وہ رہائش گاہ پر اکیلا ہے
اور اس نے خود ہی عقبی دروازے کی بھی نشاندہی کر دی۔ چنانچہ
میں وہاں گیا تو وہ واقعی اکیلا تھا۔ میں نے گیس سے اسے بے ہوش
کیا اور پھر کار میں ڈال کر رانا ہاؤس پہنچا دیا۔ اوور"...... ٹائیگر نے
جواب دیتے ہوئے کہا۔

"کس قسم کا آدمی لگتا ہے وہ تمہیں۔ اوور"...... عمران نے
پوچھا۔

"باس۔ وہ لالچی اور حریص آدمی ہے۔ سودے کی بات سنتے ہی
فوراً ہی ملنے کے لئے رضامند ہو گیا تھا۔ اس نے تفصیل بھی پوچھنے
کی ضرورت نہ سمجھی تھی کیونکہ میں نے اسے کہا تھا کہ اس سودے
سے اسے ذاتی طور پر بھی بڑا فائدہ ہو سکتا ہے۔ اوور"...... ٹائیگر نے
جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ اوور اینڈ آل"...... عمران نے کہا اور ٹرانسمیٹر آف

کر کے وہ اٹھا اور اس نے ٹرانسمیٹر کو الماری میں رکھا اور پھر ڈریسنگ روم کی طرف بڑھ گیا۔ لباس تبدیل کر کے وہ فلیٹ سے نیچے آیا اور گیراج سے کار نکال کر رانا ہاؤس کی طرف بڑھ گیا۔ تھوڑی دیر بعد وہ بلیک روم میں داخل ہوا تو وہاں راڈز والی کرسی پر ایک جوان آدمی بے ہوشی کے عالم میں موجود تھا۔ اس کے جسم پر سوٹ تھا اور اس نے سرخ رنگ کی ٹائی لگائی ہوئی تھی۔

"ماسٹر۔ یہ تو مجھے عام سا کاروباری آدمی لگتا ہے"...... جوانا نے عمران سے مخاطب ہو کر کہا۔

"ارے۔ کہیں تم نے قیافہ شناسی میں ڈاکٹریٹ تو نہیں کر دی کہ شکل دیکھتے ہی معلوم کر لیتے ہو کہ کون سا آدمی کیا کام کرتا ہے"...... عمران نے کرسی پر بیٹھتے ہوئے مسکرا کر کہا۔

"ماسٹر۔ جو دھندہ میں کرتا رہا ہوں اس نے مجھے یہ شناخت سکھائی ہے۔ جرائم کی دنیا کا آدمی اپنی دنیا کے آدمی اور کاروباری آدمی میں دیکھ کر ہی فرق معلوم کر لیتا ہے"...... جوانا نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اچھا۔ تو پھر بتاؤ کہ میں تمہیں کیسا آدمی لگتا ہوں"...... عمران نے کہا تو جوانا بے اختیار ہنس پڑا۔

"آپ تو آدمی ہی نہیں ہیں"...... جوانا نے جواب دیا تو عمران بے اختیار ہنس پڑا۔

"ارے۔ ارے۔ کیا مطلب۔ کیا میں جن ہوں یا بھوت

ہوں"...... عمران نے آنکھیں نکالتے ہوئے کہا۔

"آپ ماسٹر ہیں"...... جوانا نے جواب دیا تو عمران بے اختیار ہنس پڑا۔

"باس۔ یہ اینٹی گیس ٹائیگر دے گیا ہے۔ اسے ہوش میں لے آؤں"...... ساتھ کھڑے ہوئے جوزف نے کہا۔

"ہاں"...... عمران نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے کہا تو جوزف آگے بڑھا اور اس نے ہاتھ میں پکڑی ہوئی شیشی کا ڈھکن کھولا اور اس کا دہانہ کرسی پر موجود آدمی کی ناک سے لگا دیا۔ چند لمحوں بعد اس نے شیشی ہٹائی اور اس کا ڈھکن بند کر کے اسے جیب میں ڈال کر وہ واپس آ کر عمران کی کرسی کی سائیڈ میں کھڑا ہو گیا۔ اس آدمی کے جسم میں چند لمحوں کے بعد حرکت کے تاثرات نمودار ہوئے اور پھر اس نے کراہتے ہوئے آنکھیں کھول دیں اور پھر اس نے لاشعوری طور پر اٹھنے کی کوشش لیکن ظاہر ہے راڈز میں جکڑے ہونے کی وجہ سے وہ صرف کسمسا کر ہی رہ گیا۔ لیکن اس کے ساتھ ہی اس کے جسم کو زور دار جھٹکا لگا اور وہ پوری طرح ہوش میں آ گیا۔ اس کے چہرے پر یکلخت انتہائی حیرت کے تاثرات ابھر آئے تھے اور وہ حیرت بھری نظروں سے سامنے بیٹھے ہوئے عمران اور اس کے ساتھ کھڑے ہوئے جوزف اور جوانا کو دیکھ رہا تھا۔

"یہ۔ یہ کیا مطلب۔ مم۔ میں کہاں ہوں اور تم کون ہو"۔ اس آدمی نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں رک رک کر کہا۔

"تمہارا نام آغا سلیم ہے اور تم پی کاک کیمیکل انڈسٹری میں پرچیز آفیسر ہو"...... عمران نے سرد لہجے میں کہا۔

"ہاں۔ ہاں۔ مگر۔ یہ سب کیا ہے"...... آغا سلیم نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"تم سارکسم گیس کے دس سلنڈر روزانہ ایک ویگن کے ذریعے کسے بھجواتے تھے"...... عمران نے پوچھا۔

"کیا۔ کیا کہہ رہے ہو۔ کیا مطلب"...... آغا سلیم نے اچھلنے کی ناکام کوشش کرتے ہوئے کہا۔

"تم میرے ساتھ کھڑے ہوئے ان دیوؤں کو دیکھ رہے ہو آغا سلیم۔ اگر میں نے ان میں سے ایک کو بھی اشارہ کر دیا تو تمہارے جسم کی تمام ہڈیاں ٹوٹ جائیں گی۔ تمہاری آنکھیں نکال دی جائیں گی اور پھر تمہیں اس حالت میں کسی فٹ پاتھ پر ڈال دیا جائے گا اور تم اپنے جسم پر منڈلانے والی مکھی کو بھی نہ ہٹا سکو گے"...... عمران کا لہجہ انتہائی سرد ہوتا چلا گیا۔

"مگر۔ مگر کیوں۔ میں نے کیا کیا ہے۔ مم۔ میں تو بے گناہ ہوں"...... آغا سلیم نے ہکلاتے ہوئے لہجے میں کہا۔ اس کے لہجے میں شدید خوف نمایاں تھا۔

"تم سے جو کچھ پوچھا جا رہا ہے اس کا درست طور پر جواب دے دو اور اگر اب تم نے کیوں کا لفظ استعمال کیا تو پھر اپنی حالت کے تم خود ذمہ دار ہو گے"...... عمران کا لہجہ مزید سرد ہو گیا۔

"تم کیا پوچھنا چاہتے ہو۔ میں نے تو کبھی کسی کو سارکسم گیس کے سلنڈر نہیں دیئے۔ گیس کے سلنڈر تو فیکٹری میں کام آتے ہیں"...... آغا سلیم نے رک رک کر کہا۔

"جوزف"...... عمران نے آغا سلیم کی بات کا جواب دینے کی بجائے جوزف کو مخاطب کر کے کہا۔

"یس باس"...... جوزف نے جواب دیا۔

"آغا سلیم کی ایک آنکھ نکال دو"...... عمران نے سرد لہجے میں کہا۔

"یس باس"...... جوزف نے کہا اور جارحانہ انداز میں آغا سلیم کی طرف بڑھنے لگا۔

"رک جاؤ۔ رک جاؤ۔ میں بتاتا ہوں۔ فار گاڈ سیک رک جاؤ"...... یکلخت آغا سلیم نے ہذیانی انداز میں چیختے ہوئے کہا۔

"وہیں رک جاؤ۔ اب اس نے غلط بیانی کی یا اگر مگر کرنے کی کوشش کی تو میں تمہیں اشارہ کر دوں گا۔ پھر اس کی آنکھ نکال دینا"...... عمران نے سرد لہجے میں کہا۔

"مم۔ میں بتاتا ہوں۔ پلیز مجھے چھوڑ دو۔ میں نے کوئی جرم نہیں کیا۔ صرف لالچ میں آ کر یہ کام کیا ہے"...... آغا سلیم نے قدرے چیخ کر جواب دیتے ہوئے کہا۔

"تفصیل بتاؤ ورنہ"...... عمران نے سرد لہجے میں کہا۔

"یہاں پاکیشیا میں ایک کلب ہے جس کا نام ماسٹر کلب ہے۔

میں اس کلب میں اکثر جوا کھیلنے جاتا رہتا ہوں ۔ اس کلب کا مالک
جونی ہے ۔ میری اس سے دوستی ہو گئی ۔ پھر اس نے ایک روز کہا کہ
اس کی ایک پارٹی کو سارکسم گیس کے دس سلنڈر روزانہ اس انداز
میں چاہئیں کہ کسی کو ان کے بارے میں معلوم نہ ہو سکے ۔ میں یہ
سن کر بڑا حیران ہوا کیونکہ سارکسم گیس تو عام فروخت ہوتی ہے ۔
میرے پوچھنے پر اس نے بتایا کہ اس کی پارٹی کسی صورت بھی سامنے
نہیں آنا چاہتی ۔ البتہ مجھے اس کا دوگنا معاوضہ ملے گا لیکن اس شرط پر
کہ میں فیکٹری کے کاغذات میں ان دس سلنڈروں کی کھپت بھی اس
طرح ظاہر کر دیا کروں کہ کسی کو شک نہ ہو سکے ۔ یہ میرے لئے
معمولی بات تھی ۔ چنانچہ میں نے سنتھانی کیمیکلز والوں کو جہاں سے
یہ گیس فیکٹری کو سپلائی جاتی ہے بات کی اور دس سلنڈر مزید طلب
کر لئے ۔ پھر یہ سلنڈر میں آنے والوں کو لوڈ کرا دیا کرتا تھا ۔ اس
طرح مجھے بھاری رقم معاوضے کے طور پر مل جاتی تھی اور میں خوشحال
ہو گیا لیکن پھر ایک روز ایک عورت اور ایک مرد فیکٹری میں آئے ۔
ان کا تعلق سپیشل پولیس سے تھا ۔ انہوں نے سارکسم گیس کا ریکارڈ
چیک کیا لیکن میں نے ریکارڈ میں تبدیلی کر دی تھی اور تمام
سلنڈروں کی کھپت اسی فیکٹری میں دکھائی تھی اس لئے وہ مطمئن ہو
کر واپس چلے گئے ۔ مجھ سے غلطی ہوئی کہ میں نے جونی کو اس کی
اطلاع دے دی تو جونی نے کہا کہ وہ ابھی مال نہیں اٹھائے گا ۔ جب
تک سپیشل پولیس پوری طرح مطمئن نہیں ہو جاتی ۔ البتہ اس نے

کہا تھا کہ وہ ایک ہفتے بعد اکٹھا مال اٹھا لے گا اس لئے میں نے مال
اکٹھا کرنا شروع کر دیا اور بس یہ ہے اصل بات"...... آغا سیم نے
تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"جوانا ۔ ٹرانسمیٹر لے آؤ"...... عمران نے کہا تو جوانا مڑا اور
کمرے سے باہر چلا گیا۔

"کہاں ہے یہ ماسٹر کلب"...... عمران نے پوچھا تو آغا سلیم نے
پتہ بتا دیا ۔ تھوڑی دیر بعد جوانا واپس آیا تو اس کے ہاتھ میں ٹرانسمیٹر
موجود تھا ۔ اس نے ٹرانسمیٹر عمران کی طرف بڑھا دیا ۔ عمران نے
ٹرانسمیٹر لے کر اس پر ٹائیگر کی فریکونسی ایڈجسٹ کی اور اسے آن کر
دیا۔

"ہیلو ۔ ہیلو ۔ پرنس کالنگ ۔ اوور"...... عمران نے بار بار کال
دیتے ہوئے کہا۔

"یس باس ۔ اوور"...... دوسری طرف سے ٹائیگر نے پرنس کا
کوڈ سنتے ہی اپنا نام بتائے بغیر جواب دیا۔

"ماسٹر کلب کے جونی کو جانتے ہو ۔ اوور"...... عمران نے کہا۔

"یس باس ۔ بہت اچھی طرح ۔ اوور"...... دوسری طرف سے کہا
گیا۔

"آغا سلیم کا کہنا ہے کہ اس سے سارکسم گیس کے دس سلنڈر
جونی کے آدمی لے جاتے تھے اور اسی نے آغا سیم کو یہ کام دیا تھا ۔ کیا
تم اس سے معلوم کر سکتے ہو کہ یہ سلنڈر کہاں بھیجے جاتے ہیں اور

اسے یہ کام کس نے دیا تھا۔ اوور"...... عمران نے کہا۔
"اس طرح وہ نہیں بتائے گا۔ اگر آپ کہیں تو میں اسے بھی آپ
کے پاس پہنچا دوں۔ اوور"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔
"ٹھیک ہے۔ پہنچا دو۔ لیکن جلدی۔ اوور اینڈ آل"...... عمران
نے کہا اور ٹرانسمیٹر آف کر کے اس نے اسے واپس جوانا کے ہاتھ میں
دے دیا اور اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔
"اسے ابھی اسی حالت میں رہنے دو"...... عمران نے آغا سلیم کے
بارے میں ہدایات دیتے ہوئے کہا اور تیز تیز قدم اٹھاتا وہ بلیک روم
سے نکل کر دوسرے کمرے میں آگیا۔ اس نے کرسی پر بیٹھ کر تپائی پر
رکھے ہوئے فون کا رسیور اٹھایا اور نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔
"ایکسٹو"...... دوسری طرف سے مخصوص آواز سنائی دی۔
"علی عمران بول رہا ہوں جناب"...... عمران نے کہا اور اس کے
ساتھ ہی اس نے ارباب کے فون سے لے کر صفدر سے ہونے والی
گفتگو اور پھر آغا سلیم کے رانا ہاؤس پہنچنے تک کی تفصیل بتا دی۔
"اوہ۔ اس کا مطلب ہے کہ باقاعدہ جرم کیا جا رہا ہے گیس کی مدد
سے"...... بلیک زیرو نے کہا۔
"ابھی کچھ نہیں کہا جا سکتا۔ لیکن بہرحال یہ بات سامنے آئی ہے تو
اب اسے انجام تک تو پہنچانا ہو گا۔ میں نے صفدر سے کہا ہے کہ وہ
ساتھیوں کے ساتھ مل کر آنکھوں کے ہسپتالوں سے ریکارڈ اکٹھا
کرے کہ گزشتہ دنوں سے جب سے انہوں نے سپیشل پولیس کی

حیثیت سے پی کاک فیکٹری میں چیکنگ کی ہے سی بی کے مریضوں کی
تعداد میں کمی ہوئی ہے یا نہیں۔ صفدر لازماً رپورٹ تمہیں دے گا۔
میں یہاں رانا ہاؤس میں ہوں۔ اگر ابھی رپورٹ مل جائے تو مجھے
اطلاع کر دینا"...... عمران نے کہا۔
"ٹھیک ہے"...... دوسری طرف سے کہا گیا تو عمران نے رسیور
رکھ دیا۔ پھر تقریباً ایک گھنٹے بعد جوزف نے آ کر اطلاع دی کہ
ٹائیگر جونی کو لے آیا ہے اور اسے بھی بلیک روم میں پہنچا دیا گیا
ہے۔
"ٹائیگر کہاں ہے"...... عمران نے پوچھا۔
"باہر موجود ہے"...... جوزف نے جواب دیا۔
"اسے بلاؤ"...... عمران نے کہا تو جوزف مڑتا ہوا باہر چلا گیا۔
چند لمحوں بعد ٹائیگر اندر داخل ہوا اور اس نے عمران کو سلام کیا۔
"بیٹھو"...... عمران نے سلام کا جواب دیتے ہوئے کہا تو ٹائیگر
کرسی پر بیٹھ گیا۔
"یہ جونی کس قسم کے معاملات میں ملوث رہتا ہے"...... عمران
نے پوچھا۔
"ہر قسم کے کاموں میں۔ خاصا تیز اور ہوشیار آدمی ہے"۔ ٹائیگر
نے جواب دیتے ہوئے کہا۔
"تم اسے کہاں سے اٹھا کر لائے ہو"...... عمران نے کہا۔
"میں نے آپ کی کال کے بعد اس کے بارے میں معلوم کیا تو

مجھے بتایا گیا کہ وہ اپنی دوست لڑکی مارشا کے فلیٹ پر ہے۔ میں وہاں گیا اور بچہ بے ہوش کر دینے والی گیس فائر کر کے اسے آسانی سے وہاں سے اٹھا لایا"...... ٹائیگر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اس کا مطلب ہے کہ تم اس کے سامنے نہیں آئے"...... عمران نے کہا۔

"یس باس۔ لیکن آپ جونی سے کیا معلوم کرنا چاہتے ہیں اور کیا اس آغا سیم نے اس کا نام لیا ہے"...... ٹائیگر نے کہا۔

"ہاں"...... عمران نے کہا اور پھر اسے سی بی پھیلانے کے لئے سار کسم گیس کے استعمال کے بارے میں بتا دیا۔

"اوہ۔ پھر یہ کام کسی غیر ملکی کے کہنے پر جونی نے کیا ہو گا۔ جونی ایسے کاموں میں عام طور پر ہاتھ نہیں ڈالتا جو مقامی سطح کے ہوں کیونکہ مقامی لوگ معاوضہ بے حد کم دیتے ہیں"...... ٹائیگر نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ معلوم ہو جائے گا۔ اب تم جا سکتے ہو"۔ عمران نے اٹھتے ہوئے کہا تو ٹائیگر اٹھا اور سلام کر کے کمرے سے باہر چلا گیا عمران بھی دروازے کی طرف بڑھنے ہی لگا تھا کہ تپائی پر پڑے ہوئے فون کی گھنٹی بج اٹھی۔ عمران نے رک کر ہاتھ بڑھایا اور رسیور اٹھا لیا۔

"رانا ہاؤس"...... عمران نے کہا۔

"ایکسٹو"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"کیا بات ہے بلیک زیرو۔ کوئی خاص رپورٹ"...... عمران نے کہا۔

"عمران صاحب۔ ابھی جولیا نے اطلاع دی ہے کہ پوری ٹیم نے آنکھوں کے ہسپتالوں کا راؤنڈ لگایا ہے۔ وہاں گزشتہ چار دنوں سے صرف اکا دکا سی بی کے مریض سامنے آئے ہیں جبکہ چار روز پہلے تقریباً ڈیڑھ دو سو مریض روزانہ ہسپتالوں میں لائے جاتے تھے"...... بلیک زیرو نے اس بار اپنے اصل لہجے میں کہا۔

"اس کا مطلب ہے کہ ہم درست لائن پر کام کر رہے ہیں۔ سی بی کو پھیلانے کے لئے سار کسم گیس ہی استعمال کی جا رہی تھی"۔ عمران نے کہا۔

"بالکل عمران صاحب۔ لیکن عمران صاحب یہ گیس تو عام ملتی ہے۔ کسی بھی وقت یہ کارروائی دوبارہ شروع کی جا سکتی ہے"۔ بلیک زیرو نے کہا۔

"ہاں۔ اس سلسلے میں خصوصی قانون سازی کرنا پڑے گا جس طرح پہلے تیزاب پھینکنے کی مجرمانہ کارروائیاں اچانک ملک میں بڑھ گئی تھیں۔ جس کو روکنے کے لئے تیزاب کی خرید و فروخت پر سخت پابندیاں نافذ کی گئیں تب جا کر یہ سلسلہ رک سکا"۔ عمران نے کہا۔

"عمران صاحب۔ ان اصل لوگوں کو بھی اس کی سزا ملنی چاہئے جو صرف دولت کے لالچ میں ایسے کام کر رہے ہیں"...... بلیک زیرو نے کہا۔

"ہاں ۔ یقیناً اصل مجرم تو وہی ہیں ۔ بہر حال پہلے اصل معاملات تو سامنے آئیں ۔ اللہ حافظ"...... عمران نے کہا اور رسیور رکھ دیا اور پھر وہ اس کمرے سے نکل کر دوبارہ بلیک روم میں پہنچا تو وہاں آغا سمیم کے ساتھ دوسری کرسی پر ایک ورزشی جسم کا ادھیڑ عمر آدمی بے ہوشی کے عالم میں راڈز میں جکڑا ہوا موجود تھا جبکہ آغا سلیم کا چہرہ خوف کی شدت سے زرد پڑا ہوا تھا۔

"یہی ہے جونی جس نے تمہیں کام دیا تھا"...... عمران نے کرسی پر بیٹھتے ہوئے آغا سلیم سے کہا۔

"ہاں یہی ہے مگر"...... آغا سمیم نے خوف زدہ لہجے میں کہا۔

"تم شادی شدہ ہو"...... عمران نے کہا تو آغا سلیم چونک پڑا۔

"نہیں ۔ مگر کیوں ۔ آپ کیوں پوچھ رہے ہیں"...... آغا سلیم نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"تم اس حوالے سے کتنی رقم کما چکے ہو"...... عمران نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"دس ہزار روپے روزانہ"...... آغا سمیم نے جواب دیا۔

"تمہیں معلوم ہے کہ تمہاری روزانہ دس ہزار کی کمائی سے کیا نتیجہ نکلتا رہا ہے"...... عمران کے لہجے میں نفرت کا عنصر نمایاں تھا۔

"نتیجہ ۔ کیا مطلب ۔ میں سمجھا نہیں"...... آغا سلیم نے کہا۔

"ان سار کسم گیس کے سلنڈروں کو ہوا میں فائر کیا جاتا تھا اور اس گیس کے پھیلانے سے وہ لوگ جن کی آنکھوں میں سیاہ موتیے

کی بیماری کے اثرات موجود ہوتے اچانک اپنی بینائی کھو دیتے اور اس بیماری کے علاج میں جو انجکشن استعمال ہوتے ہیں ان میں سے ایک انجکشن دس ہزار روپے کا ہے اور ساٹھ انجکشنز کا کورس ہے اس طرح علاج کے لئے چھ لاکھ روپے چاہئیں اور ہسپتال کے اخراجات چار لاکھ روپے مزید ہیں ۔ مطلب یہ ہے کہ اس بیماری کے علاج کے لئے دس لاکھ روپے چاہئیں ۔ جو ظاہر ہے غریب تو کیا اچھے بھلے متوسط طبقے کے افراد بھی افورڈ نہیں کر سکتے ۔ اس طرح بے شمار لوگ مستقل طور پر اپنی بینائی کھو بیٹھتے ہیں وہ کام کاج نہ کر سکنے کی بنیاد پر ان کا خاندان تباہ ہو جاتا ہے ۔ تمہیں احساس ہے کہ تمہارے دس ہزار کمانے سے روزانہ کتنے خاندان تباہ ہو جاتے تھے"...... عمران نے ایسے لہجے میں کہا جیسے کوئی [illegible] رہا ہو۔

"وہ ۔ وہ ۔ یہ ۔ یہ کیسے ہو سکتا ہے ۔ مم ۔ مم ۔ میں نے تو صرف عام سی گیس سپلائی کی تھی"...... آغا سمیم کی آنکھیں خوف سے پھیلتی چلی گئیں ۔ اس کے منہ سے الفاظ نہ نکل رہے تھے۔

"تمہیں خود اندازہ ہونا چاہئے تھا کہ جو گیس بازار میں عام ملتی ہے وہ اس پراسرار انداز میں تمہارے ذریعے کیوں حاصل کی جا رہی ہے ۔ لیکن تمہیں تو صرف دولت نظر آ رہی تھی اس لئے تمہاری سزا موت ہے"...... عمران نے انتہائی سرد لہجے میں کہا۔

"مم ۔ مم ۔ مجھے معاف کر دو ۔ میں بے گناہ ہوں ۔ مجھے مت مارو"...... آغا سلیم نے یکلخت خوف کی شدت سے چیختے ہوئے کہا۔

"جوانا"...... عمران نے کہا تو دوسرے لمحے تڑتڑاہٹ کی آوازوں کے ساتھ ہی گولیاں آغا سلیم کے سینے میں اترتی چلی گئیں اور اس کی چیخ اس کے حلق میں ہی گھٹ کر رہ گئی۔ اس کی آنکھیں بے نور ہو چکی تھیں۔

"اب اسے ہوش میں لے آؤ"...... عمران نے سرد لہجے میں کہا تو جوزف تیزی سے آگے بڑھا اور اس نے جیب سے وہی پہلے والی شیشی نکال کر جس سے اس نے آغا سلیم کو ہوش دلایا تھا اس کا ڈھکن ہٹا کر شیشی کا دہانہ جونی کی ناک سے لگا دیا۔ چند لمحوں بعد اس نے شیشی ہٹائی اور ڈھکن لگا کر اس نے اسے واپس جیب میں ڈالا اور پیچھے ہٹ کر عمران کی کرسی کے قریب کھڑا ہو گیا۔ چند لمحوں بعد جونی نے کراہتے ہوئے آنکھیں کھول دیں۔

"یہ۔ یہ کیا مطلب۔ یہ میں کہاں ہوں۔ اوہ۔ اوہ۔ عمران صاحب"...... جونی نے ہوش میں آتے ہی انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔ وہ چونکہ انڈر ورلڈ سے تعلق رکھتا تھا اس لئے اس نے جلد ہی اپنے آپ پر قابو پا لیا تھا۔

"تم مجھے جانتے ہو جونی"...... عمران نے سرد لہجے میں کہا۔

"ہاں جناب۔ آپ کو کون نہیں جانتا۔ مگر یہ کیا ہے"...... جونی نے کہا۔

"تمہارے ساتھ جس آدمی کی لاش پڑی ہے اس کا نام آغا سلیم ہے اور یہ انڈسٹریل اسٹیٹ کی پی کاک کیمیکلز انڈسٹری میں پرچیز

آفیسر تھا اور یہ تمہارے کلب میں بھی آتا رہتا تھا اور تم نے اس کے ذریعے روزانہ دس سلنڈر سپر کسمہ گیس کے حصول کا سودا کیا۔ کیا میں درست کہہ رہا ہوں"...... عمران نے سرد لہجے میں کہا۔

"نہیں عمران صاحب۔ میرا کسی گیس یا انڈسٹری سے کیا تعلق میں تو اسے جانتا بھی نہیں"...... جونی نے کہا لیکن عمران سمجھ گیا کہ وہ جھوٹ بول رہا ہے۔

"اس کا مطلب ہے کہ تم مجھے نہیں جانتے ورنہ اس طرح میرے سامنے جھوٹ نہ بولتے۔ تمہیں معلوم ہے کہ ابھی جب تمہارے جسم کی تمام ہڈیاں ٹوٹ جائیں گی تو سچ خود بخود تمہارے منہ سے باہر آ جائے گا۔ لیکن پھر یہ ہڈیاں دوبارہ نہیں جڑ سکیں گی"...... عمران نے پہلے سے زیادہ سرد لہجے میں کہا۔

"مم۔ مم۔ میں سچ کہہ رہا ہوں عمران صاحب۔ میں واقعی اسے نہیں جانتا"...... جونی نے اپنے آپ کو سنبھالتے ہوئے کہا۔

"آخری بار تمہیں موقع دے رہا ہوں۔ تم مجھے یہ بتا دو کہ تم نے گیس کی خریداری کس کے کہنے پر کی ہے اور یہ گیس کہاں لے جائی جاتی تھی۔ پوری تفصیل بتا دو"...... عمران نے کہا۔

"میں سچ کہہ رہا ہوں عمران صاحب۔ میرا کوئی تعلق گیس سے نہیں رہا"...... جونی ظاہر ہے انڈر ورلڈ کا آدمی تھا اس لئے وہ اپنی بات پر ڈٹا ہوا تھا۔

"جوانا"...... عمران نے جوانا سے مخاطب ہو کر کہا۔

"یس ماسٹر"...... جوانا نے جواب دیا۔

"جونی کی ایک آنکھ نکال دو"...... عمران نے سرد لہجے میں کہا۔

"یس ماسٹر"۔ جوانا نے کہا اور تیزی سے جونی کی طرف بڑھ گیا۔

"رک جاؤ۔ رک جاؤ۔ میں سچ کہہ رہا ہوں۔ رک جاؤ"...... جونی نے چیختے ہوئے کہا لیکن دوسرے لمحے اس کے حلق سے انتہائی کربناک چیخ نکلی اور اس نے دائیں بائیں اس طرح سر پٹکنا شروع کر دیا جیسے اس کی گردن میں سپرنگ لگ گئے ہوں۔ جوانا نے بجلی کی سی تیزی سے اپنی کھڑی انگلی اس کی آنکھ میں مار دی تھی۔ پھر اس نے خون آلود انگلی جونی کے لباس سے ہی صاف کر لی۔

"اب بولو ورنہ دوسری آنکھ بھی نکل جائے گی اور تم ہمیشہ کے لئے اندھے ہو جاؤ گے"...... عمران نے سرد لہجے میں کہا۔

"تم۔ تم کیا کر رہے ہو۔ تم ظالم ہو"۔ جونی نے چیختے ہوئے کہا۔

"جوانا۔ اس کی دوسری آنکھ بھی نکال دو"...... عمران نے سرد لہجے میں کہا۔

"رک جاؤ۔ میں بتاتا ہوں۔ رک جاؤ"...... یکلخت جونی نے ہذیانی انداز میں چیختے ہوئے کہا۔

"سچ بول دو گے تو بچ جاؤ گے ورنہ تمہارا حشر عبرتناک ہو گا"۔ عمران نے انتہائی سرد لہجے میں کہا۔

"میں سچ بتاؤں گا۔ یہ کام مجھے ایک ملٹی نیشنل ڈرگ کمپنی کے نمائندے جیکسن نے دیا تھا۔ اس نے مجھے کہا تھا کہ انہیں کسی

خاص دوائی کی تیاری کے لئے سار کسم گیس کے دس سلنڈر روزانہ چاہئیں۔ وہ اسے خود براہ راست نہیں خرید سکتا کیونکہ اس دوائی کی تیاری ممنوع ہے۔ اس نے خاصی بھاری رقم مجھے دی تھی اس لئے میں نے آغا سلیم سے کہا اور دس سلنڈر روزانہ وہ میرے آدمیوں کو دے دیتا تھا۔ پھر چند روز پہلے جیکسن نے روک دیا کہ ابھی ایک ہفتے تک سپلائی نہیں جائے گی۔ چنانچہ میں نے آغا سلیم کو روک دیا"...... جونی نے کہا۔

"یہ جیکسن وہی ہے جو لارڈ سنونا کمپنی کا نمائندہ ہے اور جس کا آفس لکی پلازہ میں ہے"...... عمران نے کہا۔

"ہاں۔ ہاں۔ وہی ہے"...... جونی نے کہا۔

"وہ اس وقت کہاں موجود ہو گا تاکہ میں تمہاری اس سے بات کرا دوں اور تم مجھے کنفرم کرا دو کہ تم نے جو کچھ کہا ہے وہ سچ ہے"...... عمران نے کہا۔

"وہ اس وقت اپنی رہائش گاہ پر ہو گا"...... جونی نے جواب دیا۔

"اس کا پتہ۔ فون نمبر اور حلیہ بتا دو"...... عمران نے کہا تو جونی نے پتہ اور فون نمبر کے ساتھ ساتھ حلیہ بھی بتا دیا۔ عمران نے پاس پڑے ہوئے فون کا رسیور اٹھایا اور تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے لیکن دوسری طرف گھنٹی بجنے کی آواز سنائی دیتی رہی لیکن کسی نے رسیور نہ اٹھایا تو عمران نے رسیور رکھ دیا۔

"جونا۔ اس جونی کو آف کر دو"...... عمران نے کہا اور اٹھ کھڑا

ہوا۔ اسی لمحے مشین پسٹل کی تڑتڑاہٹ کی آوازیں سنائی دیں اور ساتھ ہی جونی کے حلق سے کربناک چیخ نکلی لیکن عمران مڑے بغیر تیزی سے بیرونی دروازے کی طرف بڑھتا چلا گیا۔ دوسرے کمرے میں آکر اس نے رسیور اٹھایا اور نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"ایکسٹو"...... رابطہ قائم ہوتے ہی مخصوص آواز سنائی دی۔

"علی عمران بول رہا ہوں طاہر۔ رانا ہاؤس سے۔ اس ساری بھیانک سازش کے پیچھے جیکسن کا ہاتھ ہے اور جیکسن اپنی رہائش گاہ سے غائب ہے۔ اس کے آفس فون کیا جائے تو وہاں سے ہر بار یہی جواب ملتا ہے کہ وہ بزنس ٹور پر ملک سے باہر ہے۔ میں تمہیں اس کی رہائش گاہ کا پتہ اور اس کا حلیہ بتا دیتا ہوں۔ سیکرٹ سروس کو حرکت میں لے آؤ اور اسے ٹریس کر کے دانش منزل لانے کا کہہ دو تاکہ اس سے اصل سازش کے بارے میں مزید معلومات حاصل کی جا سکیں"...... عمران نے سنجیدہ لہجے میں کہا اور ساتھ ہی اس نے رہائش گاہ کا پتہ اور جیکسن کا حلیہ جو جونی نے بتایا تھا تفصیل سے دوہرا دیا۔

"ٹھیک ہے۔ میں جولیا کو کال کر کے کہہ دیتا ہوں"۔ دوسری طرف سے بلیک زیرو نے اس بار اپنے اصل لہجے میں کہا۔

"میں فلیٹ پر جا رہا ہوں۔ جیسے ہی جیکسن دانش منزل پہنچے مجھے فون کر دینا"...... عمران نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔ اسے یقین تھا کہ سیکرٹ سروس جیکسن کو جلد ہی تلاش کر لے گی۔

آرنلڈ اپنے آفس میں موجود تھا کہ اچانک دروازہ کھلا تو آرنلڈ نے چونک کر دیکھا اور اس کے ساتھ ہی اس کے چہرے پر حیرت کے تاثرات ابھر آئے۔

"جیکسن تم اور اس طرح اچانک۔ کیا ہوا ہے"...... آرنلڈ نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا کیونکہ آفس میں داخل ہونے والا جیکسن تھا۔

"غضب ہو گیا باس۔ پہلے اس آغا سلیم کو اس کی رہائش گاہ سے اغوا کیا گیا اور اب جونی کو بھی اغوا کر لیا گیا ہے اور پھر دونوں کی لاشیں ایک ویران علاقے میں اکٹھی پولیس کو ملی ہیں"...... جیکسن نے انتہائی متوحش لہجے میں کہا کہ آرنلڈ بے اختیار اچھل پڑا۔

"کیا۔ کیا کہہ رہے ہو۔ کیا مطلب۔ کون آغا سلیم اور کون جونی"...... آرنلڈ نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"اوہ باس ۔ میں نے آپ کو تفصیلی رپورٹ دی تھی سار کسم گیس پھیلانے والے گروپ کی" ...... جیکسن نے کہا۔

"اچھا ۔ اچھا ۔ ہاں مجھے یاد آگیا ہے ۔ لیکن کس نے انہیں اغوا کیا ہے اور کیوں" ...... آرنلڈ نے حیرت بھرے لہجے میں کہا ۔ شاید اس کے ذہن میں ابھی پوری طرح بات اجاگر نہ ہوئی تھی ۔

"باس ۔ سار کسم گیس کو مختلف علاقوں میں پھیلانے کے لئے میں نے ایک مقامی آدمی کی خدمات حاصل کی تھیں لیکن سار کسم گیس کے دس سلنڈر روزانہ حاصل کرنے اور پولیس تک معاملات کو پہنچنے سے بچانے کے لئے میں نے ماسٹر کلب کے جونی کو بھاری رقم دی تھی اور جونی نے انڈسٹریل اسٹیٹ میں واقع پی کاک کیمیکلز انڈسٹری کے پرچیز آفیسر آغا سلیم کو اس کام کے لئے ہائر کر لیا اور پھر گیس پھیلانے والا گروپ روزانہ اس آغا سلیم کی رہائش گاہ سے دس سلنڈر لے کر مختلف علاقوں میں پھیلاتا تھا کہ اچانک سپیشل پولیس نے سار کسم گیس کے بارے میں انکوائری شروع کر دی اور پھر وہ آغا سلیم تک پہنچ گئے" ...... جیکسن نے کہا۔

"ہاں ۔ مجھے یاد آگیا ہے ۔ تم نے رپورٹ دی تھی ۔ پھر" ۔ آرنلڈ نے کہا۔

"گو سپیشل پولیس مطمئن ہو کر واپس چلی گئی تھی لیکن ہم نے ایک ہفتے کے لئے سار کسم گیس پھیلانے کا کام روک دیا تھا ۔ اس طرح گو ہماری سیل یکلخت ڈاؤن ہو گئی تھی لیکن ہم بہرحال ذاتی طور

پر محفوظ ہو گئے ۔ آج میں نے سوچا کہ دوبارہ کام شروع کر دیا جائے ۔ چنانچہ میں جونی کے پاس گیا تو پتہ چلا کہ جونی اپنی کسی دوست لڑکی کے فلیٹ میں تھا اور اس لڑکی کو بے ہوش کر دیا گیا ۔ پھر جب اسے ہوش آیا تو اس نے کلب فون کر کے بتایا کہ فلیٹ کا دروازہ کھلا ہوا تھا اور جونی فلیٹ سے غائب تھا ۔ اس سے صاف ظاہر ہے کہ جونی کو اغوا کیا گیا ہے ۔ اس پر میں نے آغا سلیم کو فون کیا تو پتہ چلا کہ آغا سلیم اپنی رہائش گاہ پر موجود تھا کہ اچانک غائب ہو گیا ۔ البتہ ایک کار عقبی طرف کھڑی دیکھی گئی تھی ۔ اس پر میں بے حد پریشان ہوا ۔ پھر مجھے کلب سے اطلاع ملی کہ آغا سلیم اور جونی دونوں کی لاشیں پولیس کو ایک ویران علاقے سے ملی ہیں ۔ دونوں کو گولیاں مار کر ہلاک کیا گیا ہے ۔ یہ اطلاع ملتے ہی میں اپنی رہائش گاہ سے سیدھا یہاں آگیا ہوں تاکہ آپ سے مل کر اب آگے کا لائحہ عمل طے کیا جا سکے" ...... جیکسن نے کہا۔

"اس کا مطلب ہے کہ سپیشل پولیس مطمئن نہیں ہوئی تھی بلکہ انہوں نے اصل بات کا سراغ لگا لیا ۔ کیا آغا سلیم اور جونی دونوں تمہیں جانتے تھے" ...... آرنلڈ نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔

"آغا سلیم تو میری اصلیت سے واقف نہ تھا میں اس سے ٹام کے نام سے ملا تھا ۔ البتہ جونی نہ صرف میرے بارے میں جانتا تھا بلکہ میری رہائش گاہ سے بھی واقف تھا کیونکہ مجھے خصوصی شراب وہی سپلائی کرتا تھا اور اس کا آدمی شراب براہ راست میری رہائش گاہ پر

"پہنچاتا تھا" ...... جیکسن نے جواب دیا۔

"اس کا مطلب ہے کہ انہوں نے جونی سے تمہاری رہائش گاہ اور تمہارا حلیہ سب کچھ معلوم کر لیا ہے اور وہ کسی بھی وقت تم پر ہاتھ ڈال سکتے ہیں اور تم ان کے ہاتھ آ گئے تو پھر سب کچھ سامنے آ جائے گا یہ سب بہت برا ہوا" ...... آرنلڈ نے کہا۔

"پھر آپ جیسے حکم دیں باس" ...... جیکسن نے اور زیادہ پریشان ہوتے ہوئے کہا۔

"میں لارڈ صاحب سے بات کرتا ہوں" ...... آرنلڈ نے چند لمحے خاموش رہنے کے بعد کہا اور فون کا رسیور اٹھا کر تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"یس۔ لارڈ سنو نا بول رہا ہوں" ...... رابطہ قائم ہوتے ہی لارڈ کی بھاری سی آواز سنائی دی۔

"آرنلڈ بول رہا ہوں چیف۔ پاکیشیا سے۔ ایک اہم مسئلہ پیش آ گیا ہے" ...... آرنلڈ نے کہا۔

"کیا ہوا ہے" ...... دوسری طرف سے چونک کر کہا گیا تو آرنلڈ نے جیکسن کی رپورٹ دوہرا دی۔

"اوہ۔ ویری بیڈ۔ اس کا مطلب ہے کہ ہمیں پاکیشیا میں اپنا نیٹ ورک اب ختم کرنا ہو گا ورنہ کسی بھی لمحے تم لوگ ان کے قابو میں آ سکتے ہو اور اگر تم ان کے ہاتھ آ گئے تو پھر کمپنی پوری دنیا میں بدنام ہو جائے گی" ...... لارڈ نے کہا۔

"تو اب کیا ہونا چاہئے لارڈ" ...... آرنلڈ نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"جیکسن کہاں ہے" ...... لارڈ نے پوچھا۔

"میرے پاس موجود ہے" ...... آرنلڈ نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"تم دونوں فوری طور پر پاکیشیا چھوڑ کر کافرستان چلے جاؤ۔ جس طرح پہلے جیکسن گیا تھا۔ ابھی چلے جاؤ۔ فوراً۔ لیکن خیال رکھنا ہو سکتا ہے کہ سپیشل پولیس جیکسن کو تلاش کر رہی ہو" ...... لارڈ نے کہا۔

"لارڈ۔ پھر کیوں نہ جیکسن کو بھجوا دیا جائے۔ مجھے تو یہاں کوئی جانتا ہی نہیں اور میں تو اپنی رہائش گاہ سے باہر نہیں جاتا کیونکہ میرا کام تو صرف رابطے کا ہے" ...... آرنلڈ نے کہا۔

"تم وہاں رک کر کیا کرو گے اور اگر جیکسن ان کے ہاتھ لگ گیا تو وہ تم تک بھی پہنچ جائیں گے اور تمہارے ذریعے مجھ تک بھی" ...... لارڈ نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ پھر جیسے آپ کہیں" ...... آرنلڈ نے کہا تو دوسری طرف سے بغیر کچھ کہے رابطہ ختم ہو گیا۔

"یہ کیا ہوا۔ لارڈ صاحب نے اچانک رابطہ کیوں ختم کر دیا"۔ جیکسن نے چونک کر حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"اس طرح انہوں نے مجھے اجازت دے دی ہے" ...... آرنلڈ نے مسکراتے ہوئے کہا اور رسیور کریڈل پر رکھ کر اس نے میز کی دراز

کھول لی۔

"کس بات کی اجازت"...... جیکسن نے چونک کر کہا۔

"تمہیں ہلاک کرنے کی"...... آرنلڈ نے بڑے دوستانہ انداز میں کہا اور اس کے ساتھ ہی اس کا ہاتھ میز کی کھلی دراز سے باہر آیا تو اس کے ہاتھ میں ایک چھوٹا سا پسٹل موجود تھا۔ پھر اس سے پہلے کہ جیکسن کچھ کہتا آرنلڈ نے ٹریگر دبا دیا۔ دوسرے لمحے ہلکا سا دھماکہ ہوا اور اس کے ساتھ ہی جیکسن چیختا ہوا کرسی سمیت نیچے فرش پر جا گرا اور چند لمحے تڑپنے کے بعد ساکت ہو گیا تو آرنلڈ نے ایک طویل سانس لیا اور پھر پسٹل واپس دراز میں رکھ کر اس نے فون کا رسیور اٹھایا اور نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"یس۔ روڈی بول رہا ہوں"...... ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

"روڈی۔ جیکسن کو لارڈ صاحب نے موت کی سزا دے دی ہے کیونکہ اس کی وجہ سے پورا نیٹ ورک اوپن ہو رہا تھا۔ تم اس کی لاش میرے آفس سے اٹھا کر لے جاؤ اور برقی بھٹی میں ڈال دو"۔ آرنلڈ نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے کریڈل دبایا اور ٹون آنے پر تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"یس۔ جیکسن اینڈ کمپنی"...... دوسری طرف سے ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

"آرنلڈ بول رہا ہوں مارشیا"...... آرنلڈ نے کہا۔

"اوہ آپ۔ فرمائیے"...... دوسری طرف سے مؤدبانہ لہجے میں کہا

گیا۔

"جیکسن کو لارڈ صاحب نے مستقل طور پر ایکریمیا واپس بلوا لیا ہے اور وہ وہاں جا چکا ہے۔ اب جیکسن کی جگہ لارنس کو یہاں بھیجا جا رہا ہے اور وہ دو تین روز تک پہنچ جائے گا۔ تم اتنے دن چھٹی کر سکتی ہو۔ اگر چاہو تو آفس بند کر کے میرے پاس آ جاؤ۔ تمہیں میری آفر تو معلوم ہے"...... آرنلڈ نے کہا۔

"اوہ۔ کیا واقعی۔ پہلے کی طرح آپ اس بار بھی ایک رات کے دس ہزار ڈالر دیں گے۔ کیا واقعی"...... دوسری طرف سے مارشیا نے چونک کر مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ہاں۔ کیوں نہیں۔ تم چیز ہی ایسی ہو۔ تم پر کروڑوں ڈالرز بھی نچھاور کئے جا سکتے ہیں۔ یہ تو میں جیکسن کی وجہ سے مجبور تھا ورنہ تو میں تمہیں مستقل طور پر ہی اپنے پاس رکھ لیتا"...... آرنلڈ نے بڑے عاشقانہ لہجے میں کہا۔

"پھر تو میں فوراً آ رہی ہوں۔ بے حد شکریہ"...... مارشیا نے انتہائی مسرت بھرے لہجے میں کہا تو آرنلڈ نے رسیور رکھ دیا۔ پھر تھوڑی دیر بعد دروازہ کھلا اور ایک نوجوان اندر داخل ہوا۔ اس نے آرنلڈ کو سلام کیا اور پھر اس نے فرش پر پڑی ہوئی جیکسن کی لاش کو اٹھایا اور کاندھے پر ڈال کر واپس مڑ گیا۔

"جیکسن کی سیکرٹری مارشیا آ رہی ہے۔ اسے میرے آفس میں بھجوا دینا روڈی"...... آرنلڈ نے کہا۔

"یس باس" ..... روڈی نے کہا اور لاش اٹھا کر باہر نکل گیا۔

"مجبوری تھی جیکسن ۔ تمہارے سامنے آنے کی وجہ سے میں اور لارڈ سب کچھ اوپن ہو جاتا جبکہ ابھی میں نے یہاں ٹارگٹ کور کرنا ہے" ..... آرنلڈ نے بڑبڑاتے ہوئے کہا اور پھر تقریباً ایک گھنٹے بعد دروازہ کھلا اور ایک نوجوان لڑکی ہاتھ میں بیگ لٹکائے اندر داخل ہوئی ۔ یہ مارشیا تھی۔

"آؤ بیٹھو مارشیا" ..... آرنلڈ نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"کیا واقعی ۔ آپ دوبارہ مجھے دس ہزار ڈالر دیں گے ۔ کیا واقعی" ..... مارشیا نے ایسے لہجے میں کہا جیسے اسے یقین نہ آ رہا ہو۔

"ہاں ضرور ۔ لیکن مجھے بتاؤ کہ آفس بند کر کے آئی ہو یا نہیں" ..... آرنلڈ نے کہا۔

"بالکل جناب ۔ آفس بند کر کے میں نے اس پر پلیٹ لگا دی ہے کہ آفس ایک ہفتے کے لئے بند رہے گا" ..... مارشیا نے جواب دیا۔

"تم نے یہاں آنے سے پہلے کسی کو اس کے بارے میں اطلاع تو نہیں دی" ..... آرنلڈ نے کہا تو مارشیا بے اختیار چونک پڑی۔

"اطلاع ۔ کیسی اطلاع" ..... مارشیا نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"یہی کہ تم میرے پاس جا رہی ہو" ..... آرنلڈ نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"نہیں ۔ میں نے کسے اطلاع دینی تھی ۔ اکیلی رہتی ہوں ۔ کس

نے میرا انتظار کرنا تھا" ..... مارشیا نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"اوکے" ..... آرنلڈ نے اطمینان بھرے لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ایک بار پھر میز کی دراز کھولی اور ایک بار پھر پسٹل نکال لیا اور پھر اس سے پہلے کہ مارشیا کچھ سمجھتی آرنلڈ نے ٹریگر دبا دیا اور اس کے ساتھ ہی مارشیا کے حلق سے انتہائی کربناک چیخ نکلی اور وہ بھی جیکسن کی طرح کرسی سمیت نیچے فرش پر جا گری اور چند لمحے تڑپ کر ساکت ہو گئی۔

"مجبوری تھی مارشیا ۔ جیکسن نہ ملتا تو سپیشل پولیس تمہیں گھیر لیتی اور تم بھی میرے بارے میں جانتی تھی ۔ اب میں مکمل طور پر محفوظ ہو چکا ہوں" ..... آرنلڈ نے بڑبڑاتے ہوئے کہا اور پسٹل واپس میز کی دراز میں ڈال کر اس نے فون کا رسیور اٹھایا اور یکے بعد دیگرے دو نمبر پریس کر دیئے۔

"یس ۔ روڈی بول رہا ہوں" ..... دوسری طرف سے روڈی کی آواز سنائی دی جو جیکسن کی لاش لے گیا تھا۔

"کیا ہوا جیکسن کی لاش کا" ..... آرنلڈ نے پوچھا۔

"آپ کے حکم کی تعمیل کر دی گئی ہے ۔ اس کی لاش برقی بھٹی میں جل کر راکھ ہو چکی ہے باس" ..... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"اوکے ۔ اب آ کر مارشیا کی لاش لے جاؤ اور اسے بھی برقی بھٹی میں ڈال دو" ..... آرنلڈ نے کہا۔

"اوہ ۔ اوہ ۔ باس ۔ کیا مارشیا کو بھی لارڈ صاحب نے سزا دی

ہے"...... روڈی نے چونک کر اور حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ہاں۔ کیونکہ جیکسن اور مارشیا دونوں کے پیچھے سپیشل پولیس لگ گئی تھی اور اگر انہیں موت کے گھاٹ نہ اتارا جاتا تو یہ ہماری نشاندہی کر دیتے"...... آرنلڈ نے کہا۔

"یس سر۔ میں سمجھ گیا ہوں جناب۔ ٹھیک ہے۔ میں آ رہا ہوں"...... روڈی نے کہا تو آرنلڈ نے رسیور رکھ دیا۔

"اب ایک ہفتہ مزید خاموش رہنے کے بعد میں کافرستان سے رچرڈ کو کال کر لوں گا اور پھر سارکسم گیس کا نیا سیٹ اپ کام شروع کر دے گا تاکہ ہمارا ٹارگٹ پورا ہو سکے"...... آرنلڈ نے اطمینان بھرے انداز میں بڑبڑاتے ہوئے کہا اور پھر تھوڑی دیر بعد روڈی دروازے سے اندر داخل ہوا اور مارشیا کی لاش اٹھا کر لے گیا تو آرنلڈ نے فون کا رسیور اٹھایا اور تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"یس"...... رابطہ قائم ہوتے ہی دوسری طرف سے لارڈ کی آواز سنائی دی۔

"آرنلڈ بول رہا ہوں چیف"...... آرنلڈ نے کہا۔

"ہاں۔ کیا ہوا جیکسن کا"...... لارڈ نے چونک کر پوچھا۔

"میں نے اسے اور اس کی سیکرٹری کو فوری طور پر کافرستان بھجوا دیا ہے"...... آرنلڈ نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ اب تم محفوظ ہو۔ ابھی یہاں کتنا ٹارگٹ باقی رہتا ہے"...... لارڈ نے اطمینان بھرے لہجے میں کہا۔

"پچھتر فیصد تو مکمل ہو چکا ہے۔ پچیس فیصد باقی رہتا ہے"...... آرنلڈ نے جواب دیا۔

"تو اب کیا پروگرام ہے تمہارا"...... لارڈ نے پوچھا۔

"میرا خیال ہے کہ کافرستان سے رچرڈ کو کال کر کے نئے سرے سے سیٹ اپ قائم کر کے باقی پچیس فیصد ٹارگٹ بھی مکمل کر لیا جائے"...... آرنلڈ نے کہا۔

"ہاں۔ ٹھیک ہے۔ لیکن جلدی ٹارگٹ مکمل کرو کیونکہ میں نے نئی بیماری کراٹو کی بکنگ کر لی ہے اور اب وہ پورے مشرقی وسطیٰ میں پھیلانا باقی ہے۔ اس کا علاج اتنا مہنگا تو نہیں ہے لیکن اس میں بچت کافی ہے"...... لارڈ نے جواب دیا۔

"کراٹو۔ یہ کون سی بیماری ہے لارڈ"...... آرنلڈ نے پوچھا۔

"شمالی افریقہ کے گھنے جنگلات میں ایک قبیلہ رہتا ہے کراٹو۔ وہاں صدیوں سے ایک خاص وائرس پایا جاتا ہے جسے کراٹو وائرس کہا جاتا ہے۔ اس وائرس کی وجہ سے مریض کو انتہائی تیز بخار ہو جاتا ہے اور اس قدر تیز کہ اس کا تصور بھی نہیں کیا جا سکتا۔ اسے کراٹو بخار کہا جاتا ہے۔ گو یہ بخار ایک ہفتے میں ختم ہو جاتا ہے لیکن اس کا مریض ہمیشہ کے لئے مفلوج ہو جاتا ہے۔ اس کا علاج ابھی حال ہی میں سامنے آیا ہے۔ اب اس کراٹو بیماری کو پھیلانا ہے"۔ لارڈ نے کہا۔

"اس کا تو وائرس پھیلانا ہو گا"...... آرنلڈ نے کہا۔

"ہاں۔ لیکن یہ انتہائی آسانی سے پیدا بھی کیا جا سکتا ہے اور پھیلایا بھی جا سکتا ہے۔ اس کی فکر مت کرو۔ تم سی بی کا ٹارگٹ پورا کرو تاکہ مچھر کراٹو بخار کو پھیلایا جا سکے"...... لارڈ نے کہا۔

"اوکے لارڈ"...... آرنلڈ نے مسرت بھرے لہجے میں کہا کیونکہ ظاہر ہے اگر اس نئی بیماری کی ڈرگ میں بچت زیادہ ہو گی تو اس کا کمیشن بھی بڑھ جائے گا اور یہ اس کے لئے واقعی خوشخبری تھی۔

عمران دانش منزل کے آپریشن روم میں داخل ہوا تو بلیک زیرو احتراماً اٹھ کھڑا ہوا۔

"بیٹھو"...... عمران نے رسمی سلام دعا کے بعد کہا اور خود بھی اپنی مخصوص کرسی پر بیٹھ گیا۔

"کوئی رپورٹ ملی ہے اس جیکسن کے بارے میں"...... عمران نے پوچھا۔

"نہیں عمران صاحب۔ سیکرٹ سروس اسے دو روز سے پورے دارالحکومت میں تلاش کرتی پھر رہی ہے لیکن وہ تو گدھے کے سر سے سینگوں کی طرح غائب ہو گیا ہے۔ اس کا آفس بند ہے اور اس پر پلیٹ لگی ہوئی ہے کہ آفس ایک ہفتے کے لئے بند رہے گا۔ اس کی سیکرٹری جس کا نام مارشیا بتایا گیا ہے وہ بھی غائب ہو گئی ہے۔ اس کی رہائش گاہ بھی بند ہے جبکہ جیکسن کی رہائش گاہ بھی خالی پڑی ہوئی

ہے۔یوں لگتا ہے کہ دونوں اچانک غائب ہو گئے ہوں"...... بلیک زیرو نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"وہ کہیں ملک سے باہر نہ چلے گئے ہوں"...... عمران نے کہا۔

"لگتا تو ایسے ہی ہے"...... بلیک زیرو نے جواب دیا۔

"سیکرٹ سروس کو کوئی نہ کوئی کلیو تو بہرحال ڈھونڈھنا ہی چاہئے تھا"...... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھایا اور تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے لیکن پھر اچانک اس نے رسیور رکھ دیا۔

"پہلے یہ بتاؤ کہ جولیا نے کب آخری بار تمہیں رپورٹ دی تھی"۔ عمران نے بلیک زیرو سے پوچھا۔

"ابھی ایک گھنٹہ پہلے۔کیوں"...... بلیک زیرو نے چونک کر کہا۔

"کیا جولیا خود بھی اس تلاش میں شامل ہے یا صرف رپورٹس لے رہی ہے"...... عمران نے پوچھا۔

"نہیں۔وہ سب سے رپورٹس لے رہی ہے"...... بلیک زیرو نے جواب دیا تو عمران نے ایک بار پھر ہاتھ بڑھا کر فون کا رسیور اٹھایا اور نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"جولیا بول رہی ہوں"...... رابطہ قائم ہوتے ہی جولیا کی آواز سنائی دی۔

"ایکسٹو"...... عمران نے مخصوص لہجے میں کہا۔

"یس چیف"...... جولیا کا لہجہ یکلخت مؤدبانہ ہو گیا تھا۔

"جیکسن کی سیکرٹری مارشیا کی رہائش گاہ کہاں ہے"...... عمران نے پوچھا تو دوسری طرف سے جولیا نے رہائش گاہ کا پتہ بتا دیا۔

"کیا تم نے خود جا کر اس بارے میں معلومات حاصل کی ہیں"۔ عمران نے کہا۔

"نہیں جناب۔صفدر اور تنویر اس لڑکی مارشیا کو تلاش کر رہے ہیں جبکہ باقی ٹیم جیکسن کو تلاش کر رہی ہے"...... جولیا نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"تمہارے اندر ان سب سے زیادہ صلاحیتیں ہیں جولیا۔مجھے یقین ہے کہ اگر تم خود کوشش کرتی تو اب تک کوئی نہ کوئی کلیو مل چکا ہوتا"...... عمران نے کہا۔

"تھینک یو سر۔اب میں خود بھی کوشش کرتی ہوں"...... جولیا نے مسرت بھرے لہجے میں کہا۔ظاہر ہے ایکسٹو کی طرف سے اس کی اس طرح کھلے عام تعریف نے اسے مسرور تو کرنا ہی تھا۔

"میں عمران کو تمہارے پاس بھیج رہا ہوں۔تم نے عمران کے ساتھ مل کر مارشیا کو تلاش کرنا ہے"...... عمران نے کہا تو سامنے بیٹھا ہوا بلیک زیرو بے اختیار مسکرا دیا۔

"چیف۔عمران کو بھیجنے کی ضرورت نہیں ہے۔میں اکیلی اسے تلاش کر لوں گی"...... جولیا نے کہا۔

"مجھے مارشیا اور جیکسن دونوں فوراً چاہئیں اور تم اور پوری

سیکرٹ سروس ابھی تک معمولی سا کلیو بھی حاصل نہیں کر سکے۔ یہ جذباتی معاملہ نہیں ہے۔ سمجھی۔ بلکہ ہمارے سامنے ملکی مفادات ہیں"...... عمران نے مخصوص لہجے میں غراتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے سر۔ میں انتظار کرتی ہوں"...... جولیا نے بگڑے ہوئے لہجے میں کہا تو عمران نے رسیور رکھا اور اٹھ کھڑا ہوا۔

"جولیا اب آپ سے الرجک ہو چکی ہے عمران صاحب"۔ بلیک زیرو نے بھی اٹھتے ہوئے مسکرا کر کہا۔

"دیکھو کب تک رہتی ہے الرجک"...... عمران نے بھی مسکراتے ہوئے جواب دیا اور تیزی سے مڑ کر بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ تھوڑی دیر بعد اس کی کار تیزی سے اس بلڈنگ کی طرف بڑھی چلی جا رہی تھی جہاں جولیا کا فلیٹ تھا۔ بلڈنگ کی پارکنگ میں کار روک کر عمران نیچے اترا اور پھر کار لاک کر کے وہ سیڑھیوں کی طرف بڑھ گیا۔ تھوڑی دیر بعد وہ جولیا کے فلیٹ کے بند دروازے پر موجود تھا۔ اس نے کال بیل کا بٹن پریس کر دیا۔

"کون ہے"...... ڈور فون سے جولیا کی آواز سنائی دی۔

"علی عمران ہوں۔ مس جولیانا فٹزواٹر"...... عمران نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"اچھا"...... جولیا کی آواز سنائی دی اور اس کے ساتھ ہی کٹک کی آواز کے ساتھ ہی ڈور فون بند کر دیا گیا۔ چند لمحوں بعد دروازہ کھلا اور جولیا باہر آ گئی۔ وہ شاید پہلے سے تیار بیٹھی تھی۔

"اندر بیٹھ کر پہلے مجھے بریف کرو پھر باہر جائیں گے"...... عمران نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"اوہ اچھا۔ آؤ"...... جولیا نے چونک کر کہا اور پھر دروازہ کھول کر وہ اندر جا کر ایک طرف ہٹ کر کھڑی ہو گئی۔ عمران خاموشی سے اندر داخل ہوا اور پھر تیز تیز قدم اٹھاتا ہوا خود ہی سٹنگ روم میں کرسی پر بیٹھ گیا۔ جولیا دروازہ بند کر کے واپس آئی تو اس کے چہرے پر حیرت کے تاثرات تھے۔

"کیا پینا پسند کرو گے"...... جولیا نے کہا۔

"کچھ نہیں۔ بیٹھو اور مجھے بتاؤ کہ مارشیا کے بارے میں تمہارے پاس کیا معلومات ہیں"...... عمران نے انتہائی خشک لہجے میں کہا۔

"کیا بات ہے۔ تمہارا رویہ اس طرح کیوں ہے"...... جولیا نے یکلخت تیز لہجے میں کہا۔

"سوری مس جولیانا فٹزواٹر۔ میں نے وہ کام کرنا ہے جو چیف نے میرے ذمے لگایا ہے اور میرے پاس فضولیات کے لئے وقت نہیں ہوتا"...... عمران کا لہجہ پہلے سے بھی زیادہ خشک ہو گیا تھا۔ اس کے چہرے پر پتھریلی سنجیدگی اور آنکھوں میں ایسی اجنبیت تھی جیسے وہ جولیا سے کبھی واقف ہی نہ رہا ہو۔

"تو میں اب فضولیات میں شامل ہو گئی ہوں۔ اٹھو اور دفع ہو جاؤ۔ نکلو یہاں سے۔ ابھی اور اسی وقت اور آئندہ مجھے نظر مت آنا"...... جولیا نے یکلخت پھٹ پڑنے والے لہجے میں کہا اور اس کے

ساتھ ہی وہ اٹھ کر باتھ روم کی طرف دوڑ گئی تو عمران کے لبوں پر ہلکی سی مسکراہٹ ابھر آئی۔

"بس۔ فی الحال اتنا ہی کافی ہے"...... عمران نے بڑبڑاتے ہوئے کہا اور پھر اس نے خود ہی اٹھ کر ریفریجریٹر کھول کر اس میں سے جوس کا ایک ٹن نکالا اور واپس آکر اسے کھول کر سپ کرنا شروع کر دیا۔ تھوڑی دیر بعد جولیا واپس آئی تو اس کی سوجی ہوئی آنکھیں بتا رہی تھیں کہ وہ باتھ روم میں روتی رہی ہے۔

"تم۔ تم ابھی تک بیٹھے ہوئے ہو"...... جولیا نے کہا۔

"ارے۔ یہ تو تم نے بتایا ہی نہیں کہ میں کہاں جاؤں۔ تمہارے علاوہ میں تو اور کسی کو جانتا ہی نہیں"...... عمران نے بڑے نرم لہجے میں کہا۔

"تم۔ تم گرگٹ ہو۔ آدمی نہیں ہو۔ تم یقیناً انسان نہیں ہو"۔ جولیا نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"ایک جوس کا ٹن پی لو۔ اس سے تمہارا ہائی بلڈ پریشر نارمل ہو جائے گا۔ ایک بات ہے۔ اب تم پہلے سے زیادہ خوبصورت لگنے لگی ہو"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو جولیا نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا اور پھر اس نے اٹھ کر ریفریجریٹر سے جوس کا ٹن نکال لیا۔

"تم نے اس انداز میں مجھے ٹریٹ کیوں کیا تھا جیسے تم واقعی مجھے جانتے تک نہیں"...... جولیا نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"ارے۔ وہ تو میں نے تمہیں مزید خوبصورت بنانے کے لئے دل پر پتھر رکھ کر ڈائیلاگ بولے تھے۔ بہرحال اس مارشیا کے بارے میں تمہیں جو معلومات ہوں وہ بتا دو۔ چیف انہیں تلاش کرنے کے لئے بے چین ہو رہا ہے اور اگر اسے غصہ آگیا تو پھر میں تم سے بھی زیادہ خوبصورت لگنے لگ جاؤں گا"...... عمران نے کہا تو جولیا بے اختیار ہنس پڑی۔

"تم واقعی دنیا کے سب سے سخت پتھر ہو۔ انتہائی سخت"۔ جولیا نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

"ارے۔ وہ تو میرا پیر و مرشد کرنل فریدی ہے۔ ہارڈ سٹون۔ لیکن اس ہارڈ سٹون میں بھی سوراخ ہونا شروع ہو گئے ہیں۔ ملیکا نے یہ کارنامہ سرانجام دے دیا ہے"...... عمران نے کہا۔

"تم سب مرد ایک جیسے ہوتے ہو۔ قطعی ایک جیسے"...... جولیا نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"مظلوم واقعی ایک جیسے ہی ہوتے ہیں۔ صرف مظلوم۔ بہرحال وہ مارشیا کے بارے میں تم بتا رہی تھی"...... عمران نے کہا۔

"کیا بات ہے۔ تم اس میں ضرورت سے زیادہ دلچسپی لینے لگ گئے ہو۔ کیوں"...... جولیا نے یکلخت چونک کر کہا تو عمران مسکرا دیا جولیا کے اس ردعمل نے بتا دیا تھا کہ ایک ہی جھٹکا اس کے لئے کافی ثابت ہوا ہے۔

"میں نہیں۔ تمہارا چیف اس میں دلچسپی لینے لگا ہے۔ پہلے بھی

اس نے مجھے فون پر کہا تھا کہ اگر میں نے مارشیا کو تلاش نہ کیا تو وہ مجھ پر انتہائی سخت سزا نافذ کر دے گا"...... عمران نے کہا تو جولیا بے اختیار ہنس پڑی۔

"مارشیا کی رہائش گاہ وارٹن روڈ پر واقع سٹار پلازہ کے فلیٹ نمبر ایک سو آٹھ میں ہے۔ بس مجھے اتنا معلوم ہے"...... جولیا نے کہا۔

"تو پھر آؤ چلیں۔ آج کسی خاتون کے کمرے کی تلاشی لے کر دیکھیں کہ کیا ملتا ہے"...... عمران نے اٹھتے ہوئے کہا۔

"کیا مطلب۔ تمہارا کیا خیال ہے۔ وہاں سے کیا ملے گا"۔ جولیا نے بھی اٹھتے ہوئے چونک کر کہا۔

"وہ ایک شاعر نے کہا ہے کہ میرے مرنے کے بعد میرے گھر سے دو چیزیں ہی مل سکتی ہیں۔ چند تصویر بتاں اور چند حسینوں کے خطوط۔ اس لئے مارشیا کے کمرے سے بھی شاید ایسا ہی کچھ ملے"۔ عمران نے مڑ کر دروازے کی طرف بڑھتے ہوئے کہا تو جولیا بے اختیار ہنس پڑی۔ وہ واقعی اب نارمل دکھائی دے رہی تھی۔

"یہ تصویر بتاں کا کیا مطلب۔ کیا وہ شاعر ہندو تھا جو بتوں کی تصویریں اس کے پاس تھیں"...... جولیا نے فلیٹ سے باہر آتے ہوئے کہا تو اس بار عمران بے اختیار ہنس پڑا۔

"بتاں سے شاعر کا مطلب محبوب ہوتا ہے کیونکہ شاعر اپنے محبوب کی پوجا بالکل اسی طرح کرتا ہے جس طرح بتوں کی پوجا کی جاتی ہے اور یہ بت اس پوجا کے باوجود بت ہی رہتے ہیں۔ وہ کوئی رد عمل

ظاہر ہی نہیں کرتے اس طرح محبوب بھی شاعر کی پوجا کے باوجود بت کی طرح رد عمل ظاہر ہی نہیں کرتا"...... عمران نے باقاعدہ وضاحت کرتے ہوئے کہا۔

"یہ شاعر بھی تمہاری طرح کسی اور دنیا کے رہنے والے ہوتے ہیں"...... جولیا نے فلیٹ کا دروازہ لاک کرتے ہوئے کہا تو عمران بے اختیار ہنس پڑا۔

"ہاں۔ تمہاری بات درست ہے۔ شاعر دراصل خفیہ عاشق ہوتے ہیں۔ بے چارے کھلے عام پتھر کھانے سے ڈرتے ہیں اس لئے گھما پھرا کر شاعری میں بات کرتے ہیں"...... عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"عمران۔ مجھے اس کیس کی سمجھ نہیں آئی۔ آخر یہ کس قسم کا کیس ہے"...... اچانک جولیا نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"جب تک شادی نہ ہو کیس کیسے سمجھ میں آ سکتا ہے"۔ عمران نے سنجیدہ لہجے میں جواب دیا۔

"کیا۔ کیا مطلب۔ مشن کیس اور شادی میں کیا تعلق"۔ جولیا شاید عمران کی بات کا مطلب نہ سمجھ سکی تھی۔

"ارے۔ تم مشن کیس کی بات کر رہی ہو۔ میں سمجھا لیڈی ڈاکٹر والے کیس کی بات کر رہی ہو"...... عمران نے کہا تو جولیا کا چہرہ یکلخت بگڑ سا گیا۔

"تم اب انتہائی گھٹیا باتیں کرنے لگے ہو۔ نانسنس۔ کیا اب

تمہیں تمیز ہی نہیں رہی کہ کسی سے کس طرح بات کی جاتی ہے"۔
جولیا نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"ارے۔ارے۔ تم تو خواہ مخواہ غصے میں آ گئی۔اب مجھے چیف
سے بات کرنا پڑے گی کہ وہ ممبران کا باقاعدہ سالانہ نہیں بلکہ ماہانہ
طبی معائنہ کرایا کرے"...... عمران نے کہا۔

"کیا۔کیا کہہ رہے ہو۔تم یہ گھٹیا بات کر رہے ہو"...... جولیا کا
چہرہ سرخ ہو گیا تھا۔اس نے شاید طبی معائنے کا لنک لیڈی ڈاکٹر
والے کیس سے جا ملایا تھا۔

"تمہیں جس طرح غصہ آنے لگ گیا ہے یہ ہائی بلڈ پریشر کی نشانی
ہے اور ہائی بلڈ پریشر کو طبی لحاظ سے خاموش قاتل کہا جاتا ہے اس
لئے طبی معائنہ ضروری ہے تاکہ ایسی خطرناک بیماریوں کا پتہ چلایا
جاسکے"...... عمران نے جلدی سے وضاحت کرتے ہوئے کہا۔

"تم نے بات ہی ایسی کی تھی۔بلڈ پریشر تو ہائی ہونا ہی تھا"۔
جولیا نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"میں نے کوئی غلط بات نہیں کی۔مشن کیس اس وقت سمجھ
میں آ سکتا ہے جب آدمی شادی شدہ ہو۔یہ مشن ایک ایسی بیماری
سے متعلق ہے جسے سی بی کہا جاتا ہے۔اس بیماری میں آنکھوں اور
دماغ کا رابطہ بلاک ہو جاتا ہے اور انسان مکمل اندھے پن کا شکار ہو
جاتا ہے اور شادی شدہ آدمی کے بارے میں بھی یہی کہا جاتا ہے کہ
باوجود آنکھوں کے اسے کچھ نظر نہیں آتا۔اس کا مطلب ہے کہ اس کی

بھی آنکھوں اور دماغ کا رابطہ بلاک ہو جاتا ہے۔میں نے کوئی غلط
بات تو نہیں کی تھی۔تم نے خود ہی نجانے میری بات سے کیا
مطلب اخذ کر لیا"...... عمران نے اس بار سنجیدہ لہجے میں وضاحت
کرتے ہوئے کہا تو جولیا بے اختیار ہنس پڑی۔

"تم سے باتوں میں نہیں جیتا جا سکتا۔بہرحال میں یہ پوچھ رہی
تھی کہ یہ مشن کیا ہے۔اگر مصنوعی طور پر یہ بیماری پھیلائی جا رہی
ہے تو اس سے کیا ہوتا ہے۔علاج تو بہرحال موجود ہے"...... جولیا
نے کہا۔

"علاج بے حد مہنگا ہے اور ہر آدمی یہ علاج کرانے کی استطاعت
نہیں رکھتا۔اب تم خود سوچو اگر پاکیشیا کے پندرہ کروڑ افراد میں
سے دو تین کروڑ افراد بھی اندھے ہو جائیں تو ملک کی کیا حالت ہو گی
جبکہ یہ ظالم لوگ صرف منافع کمانے کے چکر میں پوری دنیا کے افراد
کو نابینا کرنے کے خواہشمند ہیں"...... عمران نے کہا تو جولیا نے بے
اختیار ایک طویل سانس لیا۔اس دوران وہ دونوں کار میں بیٹھ کر
سٹار پلازہ کی طرف روانہ ہو چکے تھے۔کار عمران کی تھی۔تھوڑی دیر
بعد وہ سٹار پلازہ پہنچ گئے۔عمران نے کار موڑی اور اس رہائشی پلازہ
کی پارکنگ کی طرف بڑھ گیا جو ایک سائیڈ پر بنی ہوئی تھی۔وہاں
پہلے سے کافی تعداد میں کاریں موجود تھیں۔عمران نے کار سائیڈ پر
روکی اور پھر وہ دونوں نیچے اتر آئے اور تھوڑی دیر بعد وہ دونوں مارشیا
کے فلیٹ کے بند دروازے کے سامنے موجود تھے۔دروازے پر مارشیا

کے نام کی پلیٹ بھی موجود تھی۔ عمران نے جیب سے ایک تار نکالی اور چند لمحوں بعد وہ دروازہ کھول کر اندر داخل ہو چکے تھے۔ راہداری چونکہ خالی پڑی ہوئی تھی اس لئے وہ اطمینان سے اندر آگئے اور عمران نے دروازہ بند کر دیا۔

"یہاں کی تلاشی لی جا چکی ہے"...... جولیا نے منہ بناتے ہوئے کہا کیونکہ اتنی بات تو وہ سمجھ گئی تھی کہ عمران یہاں تلاشی لینے آیا تھا ورنہ مارشیا تو یہاں موجود نہیں تھی۔

"اسی لئے تو تمہیں ساتھ لے کر آیا ہوں۔ عقلمند وہی ہوتا ہے جو عقل سے کام لے"...... عمران نے آگے بڑھتے ہوئے کہا۔

"کیا مطلب"...... جولیا نے مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

"کسی خاتون کی رہائش گاہ کی تلاشی خاتون ہی بہتر انداز میں لے سکتی ہے۔ مرد نہیں لے سکتا"...... عمران نے وضاحت کرتے ہوئے کہا تو جولیا بے اختیار ہنس پڑی۔

"تمہارے پاس ہر بات کا پیشگی جواب تیار ہوتا ہے"...... جولیا نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"فرمانبرداری اسی کو کہتے ہیں اور میں فرمانبرداری میں اول آ سکتا ہوں"...... عمران نے قدرے رومانس بھرے لہجے میں کہا۔

"بس۔ بس۔ اب یہ باتیں مجھ پر اثر انداز نہیں ہو سکتیں"۔ جولیا نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے خود آگے بڑھ کر فلیٹ کی تلاشی لینی شروع کر دی جبکہ عمران ایک طرف کرسی پر اس انداز میں بیٹھ

گیا جیسے اس کا کسی معاملے سے سرے سے کوئی تعلق ہی نہ ہو۔

"سوری۔ یہاں واقعی کوئی ایسی چیز نہیں ہے جسے مشکوک کہا جا سکے"...... جولیا نے مکمل اور تفصیلی تلاشی لینے کے بعد فیصلہ کن لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"کمال ہے۔ خاتون ہونے کے باوجود تم تلاشی نہیں لے سکی۔ حیرت ہے"...... عمران نے کرسی سے اٹھتے ہوئے کہا۔

"کیا مطلب۔ میں کہہ رہی ہوں کہ یہاں کوئی مشکوک چیز نہیں ہے اور واقعی نہیں ہے"...... جولیا نے کاٹ کھانے والے لہجے میں کہا۔

"تمہارے نزدیک مشکوک چیز کیا ہوتی ہے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"کوئی ڈائری، کوئی کارڈ، کوئی فون نمبر یا کوئی ایسی چیز جس سے اسے ٹریس کیا جا سکے"...... جولیا نے کہا۔

"لیکن میں دیکھ رہا ہوں کہ تم نے اس کا جیولری باکس دیکھنے میں ہی سارا وقت لگا دیا تھا"...... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا تو جولیا کا چہرہ غصے سے لال بھبھوکا سا ہو گیا۔

"نانسنس۔ میں چیک کر رہی تھی کہ اس جیولری باکس میں کوئی خفیہ خانہ تو نہیں ہے اور بس"...... جولیا نے پھاڑ کھانے والے لہجے میں جواب دیا۔

"چلو۔ میں جیولری دیکھ لیتا ہوں۔ شاید قیمتی ہو تو مجھے آسانی ہو

جائے گی"...... عمران نے اس الماری کی طرف بڑھتے ہوئے کہا جس کے نچلے خانے میں جیولری باکس موجود تھا۔

"کیسی آسانی"...... جولیا نے چونک کر کہا۔

"منہ دکھائی میں جیولری دینی پڑتی ہے اور میں بے چارہ مفلس اور قلاش آدمی ہوں۔ میں جیولری تو ایک طرف جیولری باکس بھی نہیں خرید سکتا۔ اس طرح یہ جیولری میں اپنی طرف سے آسانی سے دے کر سرخرو ہو جاؤں گا"...... عمران نے جواب دیا۔

"تو تم چوری کی جیولری دو گے منہ دکھائی میں"...... جولیا نے بے اختیار ہنستے ہوئے کہا۔

"ارے۔ چوری تو تب ہو جب میں اسے مالک کی اجازت کے بغیر باہر لے جاؤں۔ لیکن اگر یہیں کھڑے کھڑے منہ دکھائی دے دی جائے تو پھر چوری کیسے ہو گئی"...... عمران نے جیولری باکس اٹھا کر اسے سائیڈ میز پر رکھتے ہوئے کہا۔

"پہلے تمہاری یہ باتیں مجھ پر جادو سا اثر کرتی تھیں لیکن اب ایسا نہیں ہوتا۔ اس کی کیا وجہ ہو سکتی ہے"...... اچانک جولیا نے قدرے پریشان ہوتے ہوئے کہا۔

"وجہ موجود ہے"...... عمران نے جیولری باکس کھولتے ہوئے کہا۔

"کیا"...... جولیا نے چونک کر کہا۔

"اس لئے کہ تم اب مایوس ہوتی جا رہی ہو اور مایوسی کا رد عمل

یہی ہوتا ہے"...... عمران نے ٹاپس کی ایک جوڑی میں سے ایک ٹاپس اٹھا کر اسے روشنی کی طرف کرتے ہوئے کہا۔

"تمہاری بات درست ہے اور ایسا ہونا بھی چاہئے۔ پھر میں نجانے کیوں خواہ مخواہ خوش فہمیوں میں مبتلا رہتی ہوں"...... جولیا نے طویل سانس لیتے ہوئے کہا تو عمران بے اختیار مسکرا دیا۔ اس دوران عمران نے جیولری باکس کی ایک ایک چیز کو چیک کیا اور انہیں میز پر رکھتا گیا۔ لیکن یہ سب واقعی عام سی جیولری تھی۔ عمران نے باکس کو اٹھایا اور اسے پلٹ کر اس نے میز پر رکھا اور دوسرے لمحے نہ صرف عمران بلکہ جولیا بھی چونک پڑی کیونکہ باکس کے نچلے حصے میں ایسی لکیر نظر آ رہی تھی جیسے وہاں کوئی خفیہ خانہ ہو عمران نے انگوٹھے سے سائیڈ کو دبایا تو چند لمحوں بعد کھٹاک کی آواز کے ساتھ ہی ایک خانہ کھل گیا۔ اس کے اندر ایک بینک رسید موجود تھی۔ عمران نے رسید اٹھائی اور اسے کھول کر پڑھنا شروع کر دیا۔ اس کے چہرے پر گہری سنجیدگی کے تاثرات ابھر آئے تھے۔

"کیا ہے یہ"...... جولیا نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"دس لاکھ ڈالر کا چیک مارشیا نے بینک میں جمع کرایا تھا۔ دو ماہ پہلے کی تاریخ میں۔ یہ اس کی رسید ہے"...... عمران نے کہا۔

"تو اس میں کیا خاص بات ہے"...... جولیا نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"ایک عام سی سیکرٹری کو دس لاکھ ڈالر کا چیک بغیر کسی وجہ

کے نہیں دیا جا سکتا اور اگر یہ اس مارشیا کے لئے عام سی بات ہوتی تو وہ اس رسید کو اس طرح یہاں جیولری باکس کے خفیہ خانے میں چھپا کر نہ رکھتی۔ اس کا مطلب ہے کہ دس لاکھ ڈالر اس کے لئے واقعی ایک بڑی رقم تھی جس کی رسید بھی اس نے سنبھال کر رکھی ہوئی ہے"...... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے میز پر رکھے ہوئے فون کا رسیور اٹھایا اور تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"انکوائری پلیز"...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

"گرینڈ بینک رحمت چوک برانچ کا نمبر دیں"...... عمران نے رسید سے بینک کا نام پڑھتے ہوئے کہا تو دوسری طرف سے نمبر بتا دیا گیا اور عمران نے کریڈل دبایا اور ٹون آنے پر اس نے ایک بار پھر نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"گرینڈ بینک"...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

"مینجر سے بات کرائیں۔ میں ڈپٹی ڈائریکٹر سنٹرل انٹیلی جنس بول رہا ہوں"...... عمران نے سرد لہجے میں کہا۔

"یس سر۔ ہولڈ کریں"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ہیلو۔ مینجر حسن عابدی بول رہا ہوں جناب"...... چند لمحوں بعد ایک مردانہ آواز سنائی دی۔ لہجہ مؤدبانہ تھا۔ ظاہر ہے اسے بتا دیا گیا

ہو گا کہ سنٹرل انٹیلی جنس کا ڈپٹی ڈائریکٹر بات کر رہا ہے۔

"حسن عابدی صاحب۔ ایک اکاؤنٹ نمبر نوٹ کریں۔ اس اکاؤنٹ میں دو ماہ پہلے دس لاکھ ڈالر کا چیک جمع کرایا گیا ہے۔ آپ اس چیک کے بارے میں معلوم کر کے مجھے بتائیں کہ یہ چیک کس نے جاری کیا ہے اور اس کی دیگر تفصیلات کیا ہیں"...... عمران نے کہا۔

"یس سر۔ بتائیں"...... دوسری طرف سے اسی طرح مؤدبانہ لہجے میں کہا گیا تو عمران نے اسے رسید پر دیکھتے ہوئے تفصیل بتا دی۔

"ہولڈ کریں جناب۔ میں معلوم کراتا ہوں"...... مینجر نے کہا۔

"درست طور پر چیکنگ کریں۔ یہ انتہائی اہم ملکی معاملہ ہے"۔ عمران نے کہا۔

"یس سر"...... دوسری طرف سے کہا گیا اور پھر لائن پر خاموشی طاری ہو گئی۔

"ہیلو سر۔ کیا آپ لائن پر ہیں"...... تھوڑی دیر بعد دوسری طرف سے کہا گیا۔

"یس"...... عمران نے جواب دیا۔

"سر۔ دس لاکھ ڈالر کا یہ چیک سٹی بینک کی کینٹ برانچ کا ہے اور اسے جاری کرنے والے کا نام آرنلڈ ہے"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"اس کی باقی تفصیلات کیا ہیں تاکہ سٹی بینک سے اسے کنفرم

کیا جا سکے "...... عمران نے کہا تو دوسری طرف سے تفصیل بتا دی گئی۔

"اب یہ کہنے کی تو ضرورت نہیں کہ اٹ از اسٹیٹ سیکرٹ ۔ آپ نے اسے کسی پر اوپن نہیں کرنا"...... عمران کا لہجہ یکلخت سرد ہو گیا۔

"یس سر۔ آپ بے فکر رہیں سر"...... دوسری طرف سے کہا گیا تو عمران نے کریڈل دبایا اور پھر ٹون آنے پر اس نے ایک بار پھر انکوائری کے نمبر پریس کر کے انکوائری سے سٹی بینک کی کینٹ برانچ کا نمبر لیا اور پھر یہ نمبر پریس کر دیا۔

"سٹی بینک کینٹ برانچ"...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

"ڈپٹی ڈائریکٹر سنٹرل انٹیلی جنس بول رہا ہوں ۔ مینجر سے بات کرائیں"...... عمران نے سرد لہجے میں کہا۔

"یس سر۔ ہولڈ کریں"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ہیلو مینجر سٹی بینک کینٹ برانچ بول رہا ہوں"...... چند لمحوں بعد ایک بھاری سی مردانہ آواز سنائی دی۔

"ڈپٹی ڈائریکٹر سنٹرل انٹیلی جنس بول رہا ہوں"...... عمران نے کہا۔

"یس سر۔ فرمائیے"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"آپ کے پاس ایک اکاؤنٹ ہے اس کے بارے میں تفصیلات سنٹرل انٹیلی جنس کو چاہئیں"...... عمران نے کہا۔

"کون سا اکاؤنٹ جناب"...... دوسری طرف سے چونک کر کہا گیا تو عمران نے تفصیل بتا دی۔

"کس قسم کی معلومات جناب"...... مینجر نے کہا۔

"اکاؤنٹ ہولڈر کا مکمل نام و پتہ اور فون نمبر وغیرہ"...... عمران نے کہا۔

"یس سر۔ ہولڈ کریں"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ہیلو سر۔ کیا آپ لائن پر ہیں"...... تھوڑی دیر بعد دوبارہ مینجر کی آواز سنائی دی۔

"یس"...... عمران نے کہا۔

"اکاؤنٹ ہولڈر مسٹر آرنلڈ جیکب ہیں ۔ ان کا پتہ تھری ایسٹ کالونی ہے ۔ فون نمبر بھی نوٹ کر لیں"...... دوسری طرف سے کہا گیا اور ساتھ ہی فون نمبر بھی بتا دیا گیا۔

"ان کا پیشہ کیا ہے"...... عمران نے پوچھا۔

"ہولڈ کریں ۔ میں معلوم کرتا ہوں"...... مینجر نے کہا تو عمران سمجھ گیا کہ وہ کمپیوٹر میں فیڈ معلومات چیک کر کے بتا رہا ہے۔

"ہیلو سر"...... چند لمحوں بعد مینجر کی آواز سنائی دی۔

"یس"...... عمران نے کہا۔

"جناب ۔ مسٹر آرنلڈ میڈیسن امپورٹر ہیں"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ان کے آفس کا پتہ ہے آپ کے پاس"...... عمران نے پوچھا۔

"نو سر۔ ہمارے پاس صرف رہائش گاہ کا پتہ ہے"....... مینجر نے جواب دیا۔

"اب یہ کہنے کی ضرورت تو نہیں کہ اٹ از اسٹیٹ سیکرٹ اسے اوپن نہیں ہونا چاہئے"....... عمران کا لہجہ یکلخت سرد ہو گیا۔

"نو سر۔ میں سمجھتا ہوں سر"....... دوسری طرف سے کہا گیا تو عمران نے ایک بار پھر کریڈل دبایا اور ٹون آنے پر نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"یس"....... ایک مردانہ آواز سنائی دی۔ لہجہ بے حد سخت تھا اور بولنے والا یقیناً غیر ملکی تھا۔

"مسٹر آرنلڈ جیکب سے بات کرائیں۔ میں رونالڈ بول رہا ہوں گریٹ لینڈ سے"....... عمران نے کہا۔

"سوری مسٹر۔ آپ ان کے بزنس مینجر سے بات کر لیں۔ وہ ان دنوں بیمار ہیں اس لئے کسی کاروباری معاملے کو ڈیل نہیں کر سکتے"....... دوسری طرف سے اسی طرح سرد لہجے میں کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا۔

"آؤ۔ اب یہاں سے چلیں"....... عمران نے رسیور رکھتے ہوئے کہا۔

"کیا یہ آرنلڈ بھی مشکوک ہو سکتا ہے"....... جولیا نے کہا۔

"ہاں۔ اس کا تعلق میڈیسن سے ہے اور یہی بات اسے مشکوک کر رہی ہے"....... عمران نے کہا۔

"کیا تم اس سے ملاقات کرنا چاہتے ہو"....... جولیا نے کہا۔

"نہیں۔ اس طرح ملاقات کا کوئی فائدہ نہیں۔ میں یہ رپورٹ چیف کو دوں گا اور چیف اس کی نگرانی کرائے گا۔ اس کا فون ٹیپ ہو گا اور پھر اگر کوئی مشکوک بات ثابت ہوئی تو چیکنگ بھی ہو سکتی ہے۔ بہرحال نہ ہونے سے کچھ ہونا بہتر ہے"....... عمران نے بیرونی دروازے کی طرف بڑھتے ہوئے کہا تو جولیا نے مثبت میں سر ہلا دیا۔

آرنلڈ اپنے آفس نما کمرے میں بیٹھا ہوا تھا کہ سامنے میز پر رکھے ہوئے فون کی گھنٹی بج اٹھی تو آرنلڈ نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"یس"...... آرنلڈ نے کہا۔

"روڈی بول رہا ہوں باس"...... دوسری طرف سے اس کے سیکرٹری اور مینجر روڈی کی آواز سنائی دی۔

"یس۔ کیوں فون کیا ہے۔ کوئی خاص بات"...... آرنلڈ نے کہا۔

"باس۔ ابھی ابھی ایک کال ہے۔ کوئی رونالڈ بول رہا تھا۔ اس نے کہا کہ وہ گریٹ لینڈ سے بات کر رہا ہے اور آپ سے بات کرنا چاہتا ہے"...... روڈی نے کہا۔

"گریٹ سے۔ کون ہے یہ رونالڈ"...... آرنلڈ نے چونک کر اور حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"باس۔ اصل بات یہ ہے کہ میں نے کمپیوٹر سے چیک کیا ہے یہ فون کال گریٹ لینڈ کی بجائے یہیں سے اور مارشیا کے فلیٹ سے کی جا رہی تھی"...... روڈی نے کہا تو آرنلڈ بے اختیار اچھل پڑا۔

"اوہ۔ اوہ۔ ویری بیڈ۔ کیا مطلب۔ مارشیا کا فلیٹ تو بند ہو گا۔ کیا مطلب"...... آرنلڈ نے بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔

"باس۔ میرا خیال ہے کہ مارشیا اور جیکسن کی گمشدگی کو چیک کیا جا رہا ہے اور مارشیا کے فلیٹ سے یقیناً کوئی ایسا کلیو انہیں ملا ہے جس کی وجہ سے وہ آپ تک پہنچے ہیں اور اب ہو سکتا ہے کہ وہ یہاں سرکاری طور پر ریڈ کریں"...... روڈی نے کہا۔

"یہاں انہیں کیا ملے گا۔ ہم کوئی جرم تو نہیں کر رہے اور نہ ہی ہم کسی مشکوک سرگرمی میں ملوث ہیں اور بظاہر ہمارا مارشیا اور جیکسن سے کوئی لنک بھی نہیں تھا۔ پھر"...... آرنلڈ نے کہا۔

"باس۔ یہ ایشیائی لوگ اس قدر مہذب نہیں ہوتے کہ باقاعدہ پوچھ گچھ کریں۔ یہاں تو پولیس اور انٹیلی جنس معزز ترین افراد پر بھی تھرڈ ڈگری استعمال کرتی ہے اور اگر انہوں نے ایسا آپ کے ساتھ کیا تو سب کچھ سامنے آ جائے گا"...... روڈی نے کہا۔

"اوہ۔ اوہ۔ ویری بیڈ۔ تو اب کیا ہونا چاہئے"...... آرنلڈ نے گھبرائے ہوئے لہجے میں کہا۔

"آپ لارڈ صاحب سے بات کریں۔ پھر جیسے وہ حکم دیں ویسے ہی کرنا ہو گا"...... روڈی نے کہا۔

"اوہ اچھا"...... آرنلڈ نے کہا اور کریڈل دبا کر اس نے ٹون آنے پر تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"یس"...... رابطہ قائم ہوتے ہی لارڈ کی مخصوص آواز سنائی دی یہ ان کا براہ راست فون نمبر تھا۔

"آرنلڈ بول رہا ہوں پاکیشیا سے"...... آرنلڈ نے کہا۔

"یس۔ کیا ہوا۔ کوئی خاص بات"...... لارڈ نے چونک کر پوچھا تو آرنلڈ نے روڈی سے ہونے والی بات چیت دوہرا دی۔

"اوہ۔ ویری بیڈ۔ اس کا مطلب ہے کہ جس مقصد کے لئے جیکسن اور مارشیا کو ہلاک کیا گیا تھا وہ پورا نہیں ہو سکا اور انٹیلی جنس کو تمہارا کلیو مل گیا ہے۔ روڈی ٹھیک کہہ رہا ہے کہ وہ تمہارے حلق میں انگلی ڈال کر سب کچھ اگلوا لیں گے۔ ویری بیڈ"۔ لارڈ نے کہا۔

"پھر اب میرے لئے کیا حکم ہے جناب"...... آرنلڈ نے خوفزدہ سے لہجے میں کہا۔

"تم فوری طور پر کسی چارٹرڈ طیارے کے ذریعے ایکریمیا واپس آ جاؤ۔ روڈی کو بھی ساتھ لے آؤ اور اپنی رہائش گاہ سے سب کلیو ختم کر دو۔ لیکن یہ سب کچھ انتہائی تیز رفتاری سے ہونا چاہئے۔ جتنی جلد ممکن ہو سکے اور سنو۔ بہتر ہے کہ تم پاکیشیا سے طیارہ چارٹرڈ کرا کر کافرستان پہنچ جاؤ ورنہ ایکریمیا پہنچنے میں کافی وقت لگ سکتا ہے اور کوئی بھی چکر اس دوران چل سکتا ہے۔ کافرستان تم جلدی پہنچ جاؤ

گے۔ پھر وہاں سے تم ایکریمیا اطمینان سے آ سکتے ہو"...... لارڈ نے کہا۔

"وہ ٹارگٹ۔ اس کا کیا ہو گا"...... آرنلڈ نے کہا۔

"فی الحال سب کچھ بھول جاؤ۔ بعد میں دیکھیں گے"...... لارڈ نے کہا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو آرنلڈ نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے رسیور رکھا اور اٹھ کر بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا تاکہ روڈی کو تیار کر کے وہ فوراً پاکیشیا چھوڑ سکے۔

عمران دانش منزل کے آپریشن روم میں موجود تھا۔ وہ جولیا کو اس کے فلیٹ پر ڈراپ کر کے سیدھا دانش منزل پہنچا تھا اور اس نے یہاں سے کال کر کے صفدر کو کہہ دیا تھا کہ وہ کیپٹن شکیل کو ساتھ لے کر آرنلڈ جیکب کی رہائش گاہ تھری ایسٹ کالونی کی نگرانی کرے اور اس کا فون بھی ٹیپ کیا جائے اور اس سے ملنے کے لئے آنے والے لوگوں کی بھی چیکنگ کی جائے۔

"عمران صاحب۔ آپ اسے براہ راست کیوں نہیں چیک کرنا چاہتے"...... بلیک زیرو نے کہا۔

"ہو سکتا ہے کہ یہ دس لاکھ ڈالر والا سلسلہ کوئی اور ہو اور پھر اگر آرنلڈ کا تعلق واقعی اسی چکر سے ہے تو یقیناً اس کے دوسرے رابطے بھی ہوں گے۔ جب تک ان تمام رابطوں کو چیک نہ کر لیا جائے یہ

خوفناک بزنس کرائم ختم نہیں ہو سکتا اور آرنلڈ کہیں بھاگا تو نہیں جا رہا"...... عمران نے کہا تو بلیک زیرو نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ تھوڑی دیر بعد فون کی گھنٹی بج اٹھی تو عمران نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"ایکسٹو"...... عمران نے مخصوص لہجے میں کہا۔

"صفدر بول رہا ہوں جناب۔ ایئر پورٹ سے"...... دوسری طرف سے صفدر کی مؤدبانہ آواز سنائی دی تو عمران کے ساتھ ساتھ بلیک زیرو بھی بے اختیار چونک پڑا۔

"ایئر پورٹ سے کیوں"...... عمران نے سرد لہجے میں کہا۔

"میں اور کیپٹن شکیل تھری ایسٹ کالونی پہنچے تو ہمیں فوراً احساس ہو گیا کہ کوٹھی خالی ہے۔ چنانچہ ہم عقبی طرف سے اندر گئے تو واقعی کوٹھی خالی پڑی تھی اور کوٹھی کی حالت سے لگتا تھا کہ اسے خالی ہوئے زیادہ وقت نہیں گزرا۔ ہم نے باہر آکر ارد گرد سے معلومات حاصل کیں تو ایک کوٹھی کے چوکیدار نے بتایا کہ ہمارے پہنچنے سے تقریباً آدھا گھنٹہ پہلے کوٹھی میں رہائش پذیر مسٹر آرنلڈ اور اس کا ملازم سرخ رنگ کی کار میں کوٹھی سے نکل کر گئے ہیں۔ کار کے بارے میں بھی اس سے تفصیلات مل گئیں جس پر میں نے کیپٹن شکیل کو وہیں چھوڑا اور خود کار کو چیک کرنے کے لئے گیا۔ کالونی کے مین گیٹ سے مجھے معلوم ہو گیا کہ کار میں واقعی آرنلڈ اور اس کا ملازم روڈی تھا۔ یہ کالونی پرائیویٹ ہے اور پوری کالونی کے

گرد اونچی چار دیواری ہے اور اس کالونی کی تمام کوٹھیاں ایک پراپرٹی گروپ کی ملکیت ہیں جو انہیں فرنشڈ حالت میں کرائے پر دیتے ہیں۔ اس گروپ کا آفس مین گیٹ کے قریب ہے۔ جہاں سے کوٹھیاں کرائے پر لی جا سکتی ہیں یا اگر کوٹھی خالی کرنی ہو تو اس کی اطلاع بھی یہاں دینی پڑتی ہے۔ وہاں سے معلوم ہوا کہ آرنلڈ صاحب اپنے ملازم کے ساتھ کافرستان جا رہے ہیں۔ جہاں سے وہ ایکریمیا جائیں گے۔ البتہ انہوں نے کوٹھی چھوڑنے کی بجائے اس کا دو ماہ کا پیشگی کرایہ بھی ادا کر دیا ہے تاکہ کوٹھی کسی اور کو نہ دی جائے۔ یہ معلومات ملنے کے بعد ایئر پورٹ پہنچا تو وہ سرخ کار وہاں موجود تھی اور پھر یہاں تھوڑی سی انکوائری کرنے سے ہی معلوم ہو گیا کہ آرنلڈ اور اس کا ملازم روڈی دونوں چارٹرڈ طیارے کے ذریعے کافرستان روانہ ہو گئے ہیں اس لئے میں ایئر پورٹ سے ہی آپ کو رپورٹ دے رہا ہوں"...... صفدر نے تفصیل سے رپورٹ دیتے ہوئے کہا۔

"ان دونوں کے حلیئے تو تم نے معلوم کئے ہوں گے۔ وہ تفصیل بتا دو"...... عمران نے کہا تو دوسری طرف سے حلیئے بتا دیئے گئے۔

"کب روانہ ہوئے ہیں وہ اور اس طیارے کی کیا تفصیل ہے"...... عمران نے کہا۔

"میرے ایئر پورٹ پہنچنے سے دس منٹ پہلے طیارہ روانہ ہوا ہے"...... صفدر نے کہا اور ساتھ ہی اس نے مزید تفصیل بھی بتا دی۔

"اوکے"...... عمران نے کہا اور پھر کریڈل دبا کر ٹون آنے پر اس نے تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"ناٹران بول رہا ہوں"...... دوسری طرف سے ناٹران کی آواز سنائی دی۔

"ایکسٹو"...... عمران نے مخصوص لہجے میں کہا۔

"یس سر"...... ناٹران نے اس بار مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"دو ایکریمین دس پندرہ منٹ پہلے چارٹرڈ طیارے سے پاکیشیا سے کافرستان روانہ ہوئے ہیں۔ وہ یقیناً پندرہ منٹ بعد کافرستان پہنچ جائیں گے۔ ان کے حلیئے نوٹ کر لو۔ انہیں تم نے بے ہوش کر کے دوبارہ پاکیشیا بھجوانا ہے۔ فوری حرکت میں آ جاؤ"...... عمران نے مخصوص لہجے میں کہا اور ساتھ ہی اس نے دونوں کے حلیئے، نام اور طیارے کی تفصیلات بتا دیں۔

"یس سر"...... دوسری طرف سے کہا گیا تو عمران نے رسیور رکھ دیا۔

"ان کا اس طرح فرار ہونا بتا رہا ہے کہ ہم اصل آدمیوں تک پہنچ گئے ہیں"...... بلیک زیرو نے کہا۔

"ہاں۔ لیکن یہ لوگ یہاں کے سیٹ اپ کے ذمے دار ہوں گے اور اصل آدمی یقیناً ایکریمیا میں ہو گا۔ ہو سکتا ہے کہ وہ خود لارڈ سنوٹا ہو یا اس کا کوئی اور آدمی"...... عمران نے کہا۔

"اصل مسئلہ یہ ہے کہ آئندہ کے لئے انہیں کیسے روکا جائے"۔

بلیک زیرو نے کہا۔

" پہلے یہ گروپ ہاتھ لگ جائے پھر ان سے سب کچھ معلوم ہو جائے گا کہ ان کا طریقہ واردات کیا ہے اور ان کے علاوہ اور کون کون سے گروپ یہ کام کر رہے ہیں۔ پھر اس معاملے کو بھی دیکھ لیں گے"...... عمران نے کہا تو بلیک زیرو نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ پھر تقریباً ایک گھنٹے بعد فون کی گھنٹی بج اٹھی تو عمران نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"ایکسٹو"...... عمران نے مخصوص لہجے میں کہا۔

"ناٹران بول رہا ہوں چیف"...... دوسری طرف سے ناٹران کی آواز سنائی دی۔

"یس۔ کیا رپورٹ ہے"...... عمران نے پوچھا۔

" دونوں کو بے ہوش کر کے خصوصی پوائنٹ پر پہنچا دیا گیا ہے جناب۔ اب آپ فرمائیں کہ انہیں کس ذریعے سے بھجوایا جائے"۔ ناٹران نے کہا۔

" کیسے کام کیا ہے۔ تفصیل بتاؤ"...... عمران نے کہا۔

" باس۔ میں نے ایئرپورٹ پر موجود اپنے آدمی کو ہوشیار کر دیا کیونکہ وقت بے حد کم تھا۔ پھر یہ دونوں ایئرپورٹ پر پہنچ کر ہوٹل سن شائن گئے۔ میرا آدمی ان کا تعاقب کرتا رہا۔ پھر اس ہوٹل سے انہیں بے ہوش کر کے خفیہ راستے سے نکال کر سپیشل پوائنٹ پر پہنچا دیا گیا اور اب یہ وہاں موجود ہیں"...... ناٹران نے جواب دیا۔

" کس ذریعے سے یہ جلد از جلد اور محفوظ انداز میں پاکیشیا پہنچ سکتے ہیں"...... عمران نے پوچھا۔

" سمندر کے راستے جناب۔ سپیشل ٹرالر کے ذریعے یہ آٹھ گھنٹوں کے اندر پاکیشیا پہنچ جائیں گے"...... ناٹران نے کہا۔

" کہاں پہنچایا جائے گا انہیں تاکہ انہیں وہاں سے پک کر لیا جائے"...... عمران نے کہا۔

" دارالحکومت کے رلوائی گھاٹ پر جناب۔ سپیشل ٹرالر کے بارے میں تفصیلات آپ تک پہنچ جائیں گی"...... ناٹران نے کہا۔

" اوکے۔ بھجوا دو"...... عمران نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔ پھر تقریباً ایک گھنٹے بعد ناٹران نے فون کر کے ٹرالر کے بارے میں اور اس کے ساتھ آنے والے آدمی کے بارے میں تفصیل بتا دی تو عمران نے رانا ہاؤس فون کر کے جوزف اور جوانا کو کہہ دیا کہ وہ رلوائی گھاٹ سے ان دونوں افراد کو خصوصی ویگن کے ذریعے رانا ہاؤس پہنچا کر اسے اطلاع دیں اور اس کے ساتھ ہی اس نے کریڈل دبا کر دوبارہ نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

" گراہم بول رہا ہوں"...... رابطہ قائم ہوتے ہی دوسری طرف سے ایکریمیا میں پاکیشیا سیکرٹ سروس کے خصوصی فارن ایجنٹ کی آواز سنائی دی تو بلیک زیرو چونک پڑا۔ ظاہر ہے وہ سمجھ نہ سکا تھا کہ عمران نے گراہم کو کیوں کال کیا ہے۔

"چیف بول رہا ہوں"...... عمران نے مخصوص لہجے میں کہا۔

"یس سر"...... دوسری طرف سے گراہم کا لہجہ یکلخت مؤدبانہ ہو گیا۔

"ایکریمیا میں میڈیسن کے بڑے بڑے ڈسٹری بیوٹرز گروپ ہیں جو میڈیسن تیار کرنے والی ملٹی نیشنل کمپنیوں سے ان کی ادویات کی بڑی کھیپیں اٹھاتے ہیں اور پھر اپنے طور پر انہیں دنیا کے مختلف ممالک میں چھوٹے ڈسٹری بیوٹرز کے ذریعے فروخت کرتے ہیں۔ کیا تمہیں اس بارے میں معلومات ہیں"...... عمران نے کہا۔

"نہیں جناب۔ میڈیسن بزنس سے میرا کبھی کوئی تعلق نہیں رہا"...... گراہم نے جواب دیا۔

"ایکریمیا میں ایسا ہی ایک بڑا میڈیسن ڈسٹری بیوٹر گروپ ہے جس کا نام لارڈ سنونا میڈیسن انٹرنیشنل ڈسٹری بیوٹرز ہے اور ولنگٹن میں اس کا ہیڈ آفس ہے۔ اس کا مالک یا چیئرمین لارڈ سنونا ہے۔ یہ لارڈ سنونا صرف میڈیسن فروخت نہیں کرتا بلکہ انہیں زیادہ سے زیادہ فروخت کرنے ۔۔۔ اور انتہائی منافع کمانے کے لئے یہ گروپ پہلے اس بیماری کو مصنوعی طور پر پھیلاتا ہے جس کی انہوں نے اس ملک میں مارکیٹنگ کرنی ہوتی ہے اور بھی ایسے گروپ ہوں گے لیکن یہ گروپ سب سے زیادہ اس ناجائز کام میں ملوث ہے۔ اس گروپ نے ابھی حال ہی میں پاکیشیا میں اندھے پن کی بیماری پھیلانے کے لئے مصنوعی اور مجرمانہ طریقے استعمال کئے ہیں کہ پاکیشیا کے تمام بڑے شہروں میں مسلسل ایسی گیس فضا میں

پھیلائی جاتی رہی ہے جس سے اس بیماری کے مریض سینکڑوں ہزاروں کی تعداد میں سامنے آنے لگے ہیں اور پھر اس گروپ نے یہاں کے محکمہ صحت کے اعلیٰ حکام کو بھاری رشوتیں دے کر اس بیماری کے علاج کے انجکشنز کی قیمت اس قدر زیادہ مقرر کرائی ہے کہ عام غریب آدمی تو ایک طرف متوسط طبقے کے افراد بھی یہ علاج کرانے کی استطاعت نہیں رکھتے۔ اس بیماری کے علاج کے لئے ایک مریض کو فوری طور پر دس لاکھ پاکیشیائی روپے خرچ کرنے پڑتے ہیں۔ اس کا نتیجہ یہ نکلا کہ یہاں ہزاروں مریض ایسے سامنے آئے ہیں جو علاج نہ کرانے کی وجہ سے ہمیشہ کے لئے اندھے پن کا شکار ہو گئے ہیں"...... عمران نے مسلسل بولتے ہوئے کہا۔

"اوہ چیف۔ یہ تو عجیب اور نیا جرم ہے۔ میں نے تو کبھی سوچا بھی نہ تھا کہ اس انداز میں بھی جرم کیا جا سکتا ہے۔ لیکن چیف مریض علاج ہی نہ کرا سکیں گے تو پھر اس گروپ کو اس کا کیا فائدہ ہو گا"...... گراہم نے کہا۔

"یہی بات بتانے کے لئے تمہیں تفصیل بتائی گئی ہے"۔ عمران نے سرد لہجے میں کہا۔

"یس چیف"...... دوسری طرف سے گراہم نے کہا۔

"عام حالات میں اس بیماری کے مریض اکا دکا ہوتے ہیں۔ یعنی ان کی تعداد بے حد کم ہوتی ہے۔ اگر پاکیشیا کی آبادی کو مدنظر رکھ کر تناسب نکالا جائے تو پندرہ کروڑ کی آبادی میں سے اس بیماری کے

مریض ایک سو سے بھی کم ہوں گے اور ظاہر ہے اس قدر کم مریضوں
سے ملٹی نیشنل کمپنی اور لارڈ سنونا گروپ کیا منافع کما سکے گا اس لئے
اسے مصنوعی طور پر پھیلانے کی منصوبہ بندی کی گئی تاکہ یہ تعداد
لاکھوں میں پہنچ جائے اور لازماً لاکھوں میں سے غریب اور متوسط طبقے
کو نکال کر امرا۔ طبقے سے نصف تعداد ایسے مریضوں کی ہو گی جو علاج
کرا سکیں گے اور اگر اس بیماری کو مصنوعی طور پر پورے پاکیشیا
میں پھیلا دیا جائے اور مسلسل پھیلایا جاتا رہے تو مریضوں کی تعداد
کروڑوں میں جا سکتی ہے ۔ اس طرح اس کمپنی اور ڈسٹری بیوٹرز
گروپ کا صرف اس بیماری کے علاج کے ناجائز منافع کا اندازہ لگایا جا
سکتا ہے لیکن اس طرح یقیناً پندرہ کروڑ افراد میں سے کم از کم دو کروڑ
افراد ایسے ہوں گے جو علاج نہ کرا سکیں گے اور ہمیشہ کے لئے نابینا
ہو کر معذور ہو جائیں گے ۔ اس طرح پورے ملک پر بوجھ بڑھ جائے
گا ۔ چنانچہ ہم نے اس کا نوٹس لیا اور پھر پاکیشیا میں ان کا سیٹ اپ
ختم کر دیا گیا لیکن لارڈ سنونا جو اس سارے بزنس کرائم کے پیچھے ہے
وہ یقیناً آسانی سے یہاں دوسرا گروپ بھیج سکتا ہے اس لئے میں نے
فیصلہ کیا ہے کہ اس کرائم کے خاتمہ کے لئے اس کا خاتمہ کر دیا
جائے اور یہ کام تم نے اس انداز میں کرنا ہے کہ اس لارڈ سنونا کو
اغوا کر کے اپنے کسی مخصوص پوائنٹ پر لے جاؤ ۔ میں یہاں سے
عمران کو ایکریمیا بھیج رہا ہوں ۔ وہ اس سے نمٹ لے گا"...... عمران
نے کہا۔

" عمران صاحب نے اسے ہلاک ہی کرنا ہے ۔ یہ کام میں بھی کر
لوں گا چیف"...... گراہم نے کہا۔

" اگر لارڈ سنونا کو ویسے ہی ہلاک کر دیا گیا تو اس ساری کارروائی
کا کوئی فائدہ نہیں ہو گا ۔ دوسرے گروپ اور لارڈ سنونا کا گروپ یہ
کام کرتا رہے گا اور ہم کب تک اور کہاں تک انہیں روک سکتے ہیں
اس لئے عمران اسے مجبور کر دے گا کہ وہ پوری دنیا کے سامنے اپنے
اس خوفناک بزنس کرائم کو خود اوپن کرے اور اس کی تفصیلات
بتائے تاکہ پوری دنیا اور خاص طور پر ایکریمین حکام کو اس کا علم ہو
سکے کہ ان کی ملٹی نیشنل کمپنیاں اور ڈسٹری بیوٹرز گروپ کس سطح
کے بزنس کرائم میں ملوث ہیں ۔ اس کے نتیجے میں پوری دنیا اس
انداز کے بزنس کرائم سے آگاہ ہو جائے گی اور پھر دوبارہ یہ خوفناک
کھیل نہ کھیلا جا سکے گا"...... عمران نے تیز لہجے میں کہا۔

" اوہ ۔ یس چیف ۔ آپ واقعی انتہائی گہرائی میں سوچتے ہیں ۔
ٹھیک ہے چیف ۔ آپ عمران صاحب کو بھجوا دیں ۔ میں اپنا کام ان
کے پہنچنے تک آسانی سے مکمل کر لوں گا"...... گراہم نے کہا۔

" تم اس کے بارے میں تمام معلومات حاصل کر لو اور اسے اغوا
کرنے کی تیاری مکمل کر لو لیکن اسے اس وقت تک اغوا نہ کرنا جب
تک تمہیں اس کا باقاعدہ حکم نہ دیا جائے"...... عمران نے کہا۔

" یس چیف ۔ جیسے آپ کا حکم ہو"...... دوسری طرف سے کہا گیا
تو عمران نے مزید کچھ کہے بغیر رسیور رکھ دیا۔

"آپ خود ایکریمیا جائیں گے عمران صاحب"....... بلیک زیرو نے کہا۔

"ہاں ۔ اس لارڈ سنونا کو عالمی میڈیا کے سامنے اس انداز میں لانے کے لئے کہ وہ اس خوفناک بزنس کرائم کی تمام تفصیلات اپنے منہ سے خود سب کو بتائے ۔ مجھے وہاں جا کر بے حد محنت کرنی پڑے گی"....... عمران نے کہا۔

"لیکن اس طرح یہ ساری کارروائی صرف ایکریمین میڈیا کے سامنے ہی آئے گی اور اس سے کوئی فائدہ نہیں ہو گا"....... بلیک زیرو نے کہا۔

"نہیں ۔ اس بزنس کرائم کے سلسلے میں پہلے پورے عالمی میڈیا پر باقاعدہ اعلانات کئے جائیں گے اور جب پوری دنیا اس کی طرف متوجہ ہو جائے گی تو پھر ایک ایسی پریس کانفرنس میں اس لارڈ سنونا کو سامنے لایا جائے گا جس میں پوری دنیا کے ٹی وی چینلز، اخبارات اور ریڈیو کے نمائندے شامل ہوں گے اور ایکریمیا کے ماحول کے مطابق لارڈ سنونا سے آزادانہ سوالات بھی پوچھے جائیں گے ۔ اس طرح یہ بزنس کرائم پوری دنیا میں اوپن ہو جائے گا اور پوری دنیا نہ صرف اس سے آگاہ ہو جائے گی بلکہ آئندہ کے لئے اس کی روک تھام میں بھی یقیناً مدد ملے گی"....... عمران نے کہا۔

"آپ نے واقعی بہت گہری بات سوچی ہے ۔ لیکن ناٹران جن دو افراد کو بھجوا رہا ہے ان کا کیا کرنا ہے"....... بلیک زیرو نے کہا۔

"ان دونوں کو بھی میں مریض بنا کر چارٹرڈ طیارے کے ذریعے ایکریمیا لے جاؤں گا جہاں یہ دونوں بھی لارڈ سنونا کے ساتھ ساتھ میڈیا کو اس بزنس کرائم کی عملی صورتوں کے بارے میں بتائیں گے"....... عمران نے کہا۔

"لیکن عمران صاحب یہ بہت بڑا کام ہے ۔ آپ اکیلے اور وہ بھی ایکریمیا میں اسے کیسے کریں گے"....... بلیک زیرو نے چند لمحے خاموش رہنے کے بعد کہا۔

"مجھے معلوم ہے جو کچھ تم سوچ رہے ہو ۔ تم فکر نہ کرو ۔ ایکریمیا کے چیف سیکرٹری لارڈ مارٹن میرے انکل بھی ہیں اور سر سلطان کی طرح انتہائی اصول پسند بھی ۔ جب سب کچھ ان کے سامنے لایا جائے گا تو وہ مجھ سے زیادہ جوش سے اس کی روک تھام کے لئے کام کریں گے"....... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اوہ ہاں ۔ واقعی لارڈ مارٹن کی وجہ سے واقعی جو کچھ آپ سوچ رہے ہیں وہ ممکن ہو جائے گا ۔ لیکن عمران صاحب اس طرح اس کا کریڈٹ ایکریمیا لے جائے گا"....... بلیک زیرو نے کہا۔

"میں نے بتایا تو ہے کہ لارڈ مارٹن سر سلطان کی طرح اصول پسند آدمی ہیں اس لئے بے فکر رہو ۔ اس کا کریڈٹ پاکیشیا سیکرٹ سروس کے پاس ہی رہے گا"....... عمران نے کہا۔

"عمران صاحب ۔ میرا خیال ہے کہ آپ مجھے ایکریمیا سے فون کر کے بتا دیں کہ یہ سب کچھ کب ہو گا تاکہ میں پاکیشیا سیکرٹ سروس

کو میٹنگ ہال میں کال کر کے انہیں بھی یہ ساری کارروائی دکھا سکوں"...... بلیک زیرو نے کہا۔

" ٹھیک ہے ۔ میں اطلاع کر دوں گا"...... عمران نے کہا اور اٹھ کھڑا ہوا ۔ اس کے اٹھتے ہی بلیک زیرو بھی احتراماً اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔

دانش منزل کے میٹنگ ہال میں اس وقت سیکرٹ سروس کے تمام ارکان موجود تھے ۔ انہیں ایکسٹو نے کال کر کے بلایا تھا اور وہ سب حیران تھے کہ اس طرح اچانک انہیں کیوں کال کیا گیا ہے اور اسی بارے میں وہ آپس میں بات چیت کر رہے تھے ۔ تقریباً سب کا خیال تھا کہ کوئی نیا کیس شروع ہونے والا ہے اور اس کی بریفنگ کے لئے انہیں یہاں کال کیا گیا ہے اور یہ مشن اس قدر اہم ہے کہ پوری سیکرٹ سروس کو کال کیا گیا ہے۔

" لیکن اگر واقعی کوئی نیا اور بڑا کیس ہوتا تو عمران صاحب لازماً یہاں موجود ہوتے"...... اچانک کیپٹن شکیل نے کہا تو سب بے اختیار چونک پڑے۔

" اس کی کیا ضرورت ہے ۔ وہ سیکرٹ سروس کا ممبر تو نہیں ہے ۔ صرف کرائے کا آدمی ہے"...... تنویر نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"تمہارے اندر آخر عمران کے لئے کیوں اس قدر زہر بھرا ہوا ہے کہ تم اس کا نام سنتے ہی زہر اگلنا شروع کر دیتے ہو"...... جولیا نے انتہائی خشک لہجے میں کہا۔

"میں سچ بولتا ہوں مس جولیا اور ہمیشہ سچ بولتا رہوں گا"۔ تنویر نے اس سے بھی زیادہ خشک لہجے میں کہا۔

"تنویر۔ سچ اس انداز میں بولنا چاہئے کہ اس سے دوسروں کی دل شکنی نہ ہو۔ عمران ہمارا ساتھی ہے اور وہ کرائے کا آدمی نہیں ہے۔ اگر وہ صرف کرائے کا آدمی ہوتا تو اسرائیل پوری دنیا کے یہودیوں کی دولت دے کر بھی اسے ہائر کرنے پر تیار ہو جاتا۔ وہ دراصل اپنی مرضی کا مالک ہے اور آزاد منش آدمی ہے اس لئے وہ سیکرٹ سروس میں شامل نہیں ہوتا ورنہ تم بھی جانتے ہو کہ اگر وہ سیکرٹ سروس میں شامل ہونا چاہے تو چیف ایک لمحہ بھی دیر نہ لگاتے"...... صفدر نے خشک لہجے میں کہا۔

"ہونہہ۔ تم سب پر اس نے جادو کر رکھا ہے۔ تم اسی کا ہی دم بھرتے ہو"...... تنویر نے منہ بناتے ہوئے کہا اور پھر اس سے پہلے کہ مزید کوئی بات ہوتی اچانک ٹرانسمیٹر کے آن ہونے کی آواز سنائی دی تو وہ سب چوکنا ہو گئے۔

"کیا تم سب ممبرز آ گئے ہو"...... چیف کی مخصوص آواز سنائی دی۔

"یس چیف۔ سوائے عمران کے سب موجود ہیں"...... جولیا نے

مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"عمران کی کارکردگی دکھانے کے لئے تو میں نے تم سب کو یہاں کال کیا ہے تاکہ تمہیں معلوم ہو سکے کہ عمران پاکیشیا کے مفادات کے تحفظ کے لئے اپنے طور پر بھی کیا کرتا رہتا ہے۔ تمہارے درمیان ہونے والی بات چیت مجھ تک پہنچتی رہتی ہے اور مجھے معلوم ہے کہ تنویر نے عمران کے بارے میں کیا ریمارکس پاس کئے ہیں اور تم نے اور صفدر نے کیا ریمارکس دیئے ہیں۔ یہ درست ہے کہ عمران سیکرٹ سروس کا رکن نہیں ہے لیکن عمران پاکیشیا کا ایسا سرمایہ افتخار ہے جس کا نعم البدل پوری دنیا میں نہیں ہے۔ یہی وجہ ہے کہ میں اس کی فضولیات سننے کے باوجود اسے کوئی سزا نہیں دیتا"...... چیف نے اپنے مخصوص لہجے میں بات کرتے ہوئے کہا تو تنویر نے بے اختیار ہونٹ بھینچ لئے جبکہ باقی سب افراد کے چہروں پر چمک سی ابھر آئی۔

"چیف۔ عمران کی کس کارکردگی کی بات آپ کر رہے ہیں"۔ جولیا نے کہا۔

"تمہیں معلوم ہے کہ سی بی بیماری کے سلسلے میں یہاں کام ہوتا رہا ہے۔ تم سب نے بھی اس میں تھوڑا سا حصہ لیا ہے لیکن چونکہ یہ کیس سیکرٹ سروس کے دائرہ کار میں نہیں آتا تھا اس لئے میں نے اس معاملے میں تم لوگوں کو زیادہ کام کرنے کی اجازت نہیں دی۔ لیکن عمران چونکہ آزاد آدمی ہے اس لئے اپنے طور پر وہ اس خوفناک

سازش کے پیچھے لگا رہا اور پھر اس نے نہ صرف اس کا تار و پود بکھیر کر رکھ دیا بلکہ اس نے اس کرائم کی مستقل روک تھام کے لئے ایسے اقدامات کئے ہیں کہ مجھے یقین ہے کہ کم از کم اس طرح کا بھیانک بزنس کرائم دوبارہ جلد وقوع پذیر نہ ہو سکے گا۔ اس کرائم کو بزنس کرائم کا نام عمران نے دیا ہے اور یہ واقعی اس کا بہترین نام ہے" چیف نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"یس چیف۔ لیکن"...... جولیا نے قدرے الجھے ہوئے لہجے میں کہا۔

"میں سمجھتا ہوں کہ تم کیا کہنا چاہتی ہو۔ لیکن تھوڑی دیر انتظار کرو۔ سب کچھ تمہارے سامنے آ جائے گا"...... چیف نے کہا اور اس کے ساتھ ہی چیف کی آواز سنائی دینا بند ہو گئی اور ٹرانسمیٹر پر جلنے والا بلب بجھ گیا۔

"آج تو چیف بھی عمران کی تعریف کرنے پر مجبور ہو گیا ہے۔ کوئی خاص بات ہی لگتی ہے"...... صفدر نے مسکراتے ہوئے کہا اور پھر تھوڑی دیر بعد اچانک چٹک کی آواز کے ساتھ ہی سامنے موجود دیوار کا ایک حصہ الماری کے پٹ کی طرح کھسک کر سائیڈ پر ہو گیا اور وہ سب چونک کر ادھر دیکھنے لگے جہاں چند لمحے پہلے دیوار تھی۔ اب وہاں ٹی وی سکرین موجود تھی اور پھر ٹی وی آن ہو گیا اور دوسرے لمحے جھماکے سے اس پر ایک ایکریمین چینل آن ہو گیا جس میں ایک بہت بڑے ہال کا منظر نظر آ رہا تھا جس میں تقریباً ہر قومیت

کے مرد اور عورتیں بیٹھی ہوئی نظر آ رہی تھیں۔ سامنے ایک سٹیج تھا جس پر ایک ڈائس موجود تھا۔ ہال میں ہر طرف کیمرے لگے ہوئے تھے۔ وہ سب حیرت سے یہ منظر دیکھ رہے تھے کہ اچانک منظر بدلا اور سکرین پر ایک اناؤنسر نظر آنے لگا۔

"اس وقت ہمارا یہ چینل پوری دنیا کے تمام چینلز کے ساتھ منسلک کر دیا گیا ہے اس لئے اس وقت جو کچھ ہمارے چینل پر پیش کیا جا رہا ہے وہی پوری دنیا کے تمام چینلز پر نظر آ رہا ہو گا اور جیسا کہ گزشتہ دو روز سے پوری دنیا کے چینلز پر اعلانات کئے جا رہے تھے کہ بزنس کرائم کے سلسلہ میں ایک خصوصی پریس کانفرنس پیش کی جائے گی۔ اس وقت وہی کانفرنس پیش کی جا رہی ہے اس پریس کانفرنس میں پوری دنیا کے الیکٹرانک اور پرنٹ میڈیا کے نمائندگان موجود ہیں۔ اس پریس کانفرنس کا انعقاد ایکریمیا کے چیف سیکرٹری لارڈ مارٹن صاحب کی خصوصی ہدایت پر کیا جا رہا ہے تاکہ ایکریمیا سمیت پوری دنیا کی حکومتیں اور عوام اس خوفناک بزنس کرائم سے آگاہ ہو سکیں۔ اس سلسلے میں تمام کارروائی پاکیشیا کے ایک انسان دوست جناب علی عمران صاحب نے کی ہے اور وہی اس پریس کانفرنس کے سٹیج سیکرٹری ہیں۔ جناب علی عمران صاحب فرام پاکیشیا"...... اناؤنسر نے کہا اور اس کے ساتھ ہی جھماکے کے ساتھ دوبارہ ہال کا منظر سامنے آیا تو اب عمران سٹیج کے اوپر ڈائس کے پیچھے کھڑا نظر آ رہا تھا۔ اس نے ملٹی کلر لباس پہنا ہوا تھا اور اس کے چہرے

پر حماقتوں کی آبشار پوری روانی سے بہہ رہی تھی۔ وہ اس طرح ہال میں موجود افراد کو آنکھیں پھاڑ پھاڑ کر دیکھ رہا تھا جیسے اسے یقین نہ آ رہا ہو کہ اتنے لوگ یہاں موجود ہو سکتے ہیں۔

"اوہ۔ اوہ۔ اب یہ بکواس شروع کر دے گا اور پوری دنیا میں پاکیشیا کی بے عزتی اور رسوائی ہو گی"...... تنویر نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"ہاں۔ کاش چیف اسے اس موقع پر نہ بھیجتا"...... جولیا نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"لیڈیز اینڈ جنٹلمین۔ میرا نام حقیر فقیر پر تقصیر ہیچ مدان بندہ نادان علی عمران ایم ایس سی۔ ڈی ایس سی (آکسن) ہے اور میں براعظم ایشیا کے عظیم ترین ملک پاکیشیا کا شہری ہوں اور اللہ تعالیٰ کا انتہائی عاجز بندہ ہوں"...... عمران کی آواز میٹنگ روم میں گونجنے لگی اور ہال میں یکلخت قہقہے بلند ہونے لگے۔ ظاہر ہے عمران نے جن الفاظ سے اپنا تعارف کرایا تھا اس نے سب کو ہنسنے پر مجبور کر دیا تھا۔

"آپ نے لفظ فقیر استعمال کیا ہے۔ کیا آپ گداگر ہیں"۔ ایک کافرستانی نے اٹھ کر اونچی آواز میں کہا۔

"میں نے لفظ فقیر کا گریٹ لینڈ زبان میں اس لئے ترجمہ نہیں کیا کہ لفظ فقیر کا مطلب گداگر یا بیگر نہیں ہے۔ آپ کو نمائندگی بغیر پڑھے لکھے مل گئی ہے تو میں آپ کو اس کا مطلب بتا دیتا ہوں۔ فقیر کا مطلب ہے فقر کرنے والا یعنی درویش، قناعت پسند۔ ایسا آدمی جو

دوسروں سے حسد تو ایک طرف رشک بھی نہیں کرتا۔ یہ کلمہ فخر ہے نہ کہ کلمہ تحقیر"...... عمران نے جواب دیا تو وہ آدمی جس نے کھڑے ہو کر بات کی تھی بے اختیار سر جھکا گیا لیکن پھر اس سے پہلے کہ مزید کوئی بات ہوتی سٹیج کے عقب میں دروازہ کھلا اور ایک ادھیڑ عمر بھاری جسم اور چوڑے چہرے کا مالک نمودار ہوا۔

"استقبال کیجئے۔ ایکریمیا کے چیف سیکرٹری لارڈ مارٹن صاحب جو میرے انکل ہیں اور جن کی وصیت میں اپنا نام لکھوانے کے لئے ان کی منتیں کرتا رہتا ہوں"...... عمران نے کہا تو ہال میں ایک بار پھر قہقہے گونج اٹھے۔ لارڈ مارٹن جو کرسی پر بیٹھنے گئے تھے بجائے بیٹھنے کے مڑے اور سیدھے ڈائس پر آ گئے۔ عمران بڑے مؤدبانہ انداز میں پیچھے ہٹ گیا۔

"لیڈیز اینڈ جنٹلمین۔ یہ نوجوان علی عمران جس نے آکسفورڈ یونیورسٹی سے ڈاکٹر آف سائنس کی ڈگری حاصل کی ہوئی ہے صرف پاکیشیا کا ہی نہیں پوری دنیا کا قابل افتخار سرمایہ ہے۔ یہ نوجوان پاکیشیا سیکرٹ سروس کے لئے کام کرتا ہے اور دنیا میں جرائم کے مقابل سب سے سخت چٹان کا درجہ رکھتا ہے۔ پورے دنیا کے مجرم اور بین الاقوامی مجرم تنظیمیں اس سے خوفزدہ رہتی ہیں۔ اس وقت جو کچھ آپ کے سامنے پیش کیا جا رہا ہے یہ ایسے جرم کی بابت ہے جسے بزنس کرائم کہا جا سکتا ہے اور مجھے شرمندگی ہے کہ اس بزنس کرائم میں ایکریمیا کی ایک فرم ملوث ہے۔ اس کی تفصیل علی عمران آپ

کو خود بتائے گا"..... لارڈ مارٹن نے کہا اور پھر وہ مڑ کر کرسی پر جا کر بیٹھ گئے۔

"لیڈیز اینڈ جنٹلمین"...... عمران نے اس بار سنجیدہ لہجے میں کہا اور پھر اس نے پاکیشیا میں پھیلنے والی سی بی بیماری کے بارے میں تفصیل بتانی شروع کر دی اور پھر اس نے جب اس کے پیچھے ہونے والے اصل جرم کی تفصیلات بتانی شروع کیں تو پورے ہال پر جیسے سکوت سا طاری ہو گیا۔

"صرف منافع کمانے کی غرض سے لاکھوں کروڑوں افراد کو خوفناک بیماریوں میں جبراً مبتلا کیا جا رہا اور جناب لارڈ مارٹن نے بھی اس بزنس کرائم کو عالمی میڈیا کے سامنے لانے کے لئے یہ سب کچھ کیا ہے تاکہ تاجروں کے روپ میں ایسے افراد جو خود تاجروں کے لئے بھی باعث شرم ہیں دوسرے شکلوں میں یہ لوگ تاجروں کے طبقے کی کالی بھیڑیں ہیں۔ انہیں ساری دنیا کے سامنے لایا جانا ضروری تھا"...... عمران نے کہا اور پھر وہ مسلسل بولتا چلا گیا۔ اس نے بزنس کرائم کی جو تفصیلات بتائیں انہیں سن کر میٹنگ روم میں بیٹھے ہوئے سیکرٹ سروس کے ارکان کے جسموں میں بھی بے اختیار سردی کی لہریں سی دوڑنے لگیں۔ پھر ایک آدمی کو سٹیج پر لایا گیا۔ اس نے اپنا نام آرنلڈ بتایا اور اس نے بتایا کہ اس نے کس طرح پاکیشیا اور دوسرے ممالک میں مصنوعی بیماریاں پھیلائی تاکہ زیادہ سے زیادہ منافع کمایا جا سکے۔ اس نے سب کچھ پوری تفصیل سے بتایا

اس کے بعد ایک لمبے قد اور بھاری جسم کے آدمی کو لایا گیا۔ بظاہر یہ شخص لارڈ مارٹن کی طرح رعب دار شخصیت کا حامل تھا لیکن جب عمران نے بتایا کہ اس کا نام لارڈ سنونا ہے اور اس بزنس کرائم کے پیچھے اصل آدمی یہی ہے تو سب حیرت سے اسے دیکھنے لگے۔ اس کے بعد لارڈ سنونا نے خود ہی بزنس کرائم کے بارے میں تفصیلات بتانا شروع کر دیں۔ اس نے بتایا کہ وہ کس طرح کام کرتے رہے ہیں اور اس کی آئندہ پلاننگ کیا تھی۔ لارڈ سنونا کے اعتراف جرم کے بعد پریس کانفرنس کے شرکاء کو ان سے سوالات کرنے کی اجازت دے دی گئی اور پورے ہال میں موجود افراد نے اس بزنس کرائم کے بارے میں سوالات کر کے مزید تفصیلات معلوم کرنا شروع کر دیں۔

"لارڈ سنونا۔ آپ نے بتایا ہے کہ آپ بزنس کرائم کے دوران اس ملک میں جہاں آپ مصنوعی طور پر بیماریاں پھیلاتے تھے وہاں ان بیماریوں کے بارے میں ڈاکٹر صاحبان کے سیمینار بھی کراتے تھے اور الیکٹرانک اور پرنٹ میڈیا پر بھی کروڑوں ڈالرز خرچ کر کے عام لوگوں کو اس بیماری کے خلاف جدوجہد اور آگاہی کا موقع دیتے تھے۔ کیا یہ سب کچھ آپ کے اس بزنس کرائم کے خلاف نہیں ہے"...... ایک ایکریمین نے کھڑے ہو کر کہا۔

"بظاہر تو یہ سب کچھ نیک مقاصد کے لئے کیا جاتا تھا اور ڈاکٹر صاحبان بھی یہ سمجھ کر ان سیمینارز میں حصہ لیتے تھے کہ وہ لوگوں کو

بیماری کے بارے میں آگاہ کرنے کا نیک کام کر رہے ہیں لیکن دراصل اس سے ہمارا مقصد اس بیماری کا مجموعی طور پر اس قدر خوف پیدا کرنا ہوتا ہے کہ لوگ جوق در جوق اس بیماری کے حفاظتی انجکشن اور اس کے علاج پر بھاری رقوم خرچ کرنے پر آمادہ ہو جائیں۔ ان سیمینارز، اخبارات کے اشتہارات اور ٹی وی پروگرامز سے اس ملک میں اس بیماری کے بارے میں اس قدر خوف پیدا ہو جاتا تھا کہ جو لوگ اس کے علاج کی عام حالات میں استطاعت نہ رکھتے تھے وہ بھی اپنا قیمتی اثاثہ فروخت کر کے اس بیماری کے علاج یا تحفظ پر خرچ کرنے پر تیار ہو جاتے تھے۔ اس طرح ہمارا منافع تیزی سے بڑھتا چلا جاتا"...... لارڈ سنونا نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"یہ انتہائی خوفناک جرم ہے۔ ایسا جرم جس کے بارے میں کسی نے آج تک سوچا ہی نہ تھا۔ پوری دنیا کے اربوں لوگ جناب علی عمران صاحب کے مشکور ہیں کہ انہوں نے اس جرم سے پردہ ہٹایا ہے"...... ایک یورپی ملک کے نمائندے نے کھڑے ہو کر کہا اور پھر تو جیسے ہال میں موجود تمام افراد عمران کی تعریفیں کرنے میں ایک دوسرے پر سبقت لے جانے کی کوشش میں مصروف ہو گئے۔

"مم۔ مم۔ مجھے شرم آ رہی ہے۔ میں جا رہا ہوں"...... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ مڑ کر اندرونی دروازے سے باہر چلا گیا اور ہال بے اختیار قہقہوں سے گونج اٹھا۔ اس کے ساتھ ہی چٹک کی آواز کے ساتھ ٹی وی سکرین آف ہو گئی اور پھر سرر کی آواز کے

ساتھ ہی دیوار بھی برابر ہو گئی۔ سیکرٹ سروس کے تمام ممبران اس طرح بیٹھے ہوئے تھے جیسے انہیں سکتہ ہو گیا ہو۔

"یہ۔ یہ انسان نہیں ہے۔ یہ واقعی انسان نہیں ہے۔ یہ تو فرشتہ ہے فرشتہ"...... سب سے پہلے تنویر نے کہا تو سب بے اختیار چونک پڑے۔

"عمران صاحب انسان ہی ہیں لیکن وہ انسان جس میں انسانیت کوٹ کوٹ کر بھر دی گئی ہو"...... صفدر نے گہرا سانس لیتے ہوئے کہا۔

"ہمیں فخر ہے کہ عمران صاحب نہ صرف پاکیشیائی ہیں بلکہ ہمارے ساتھی ہیں"...... صالحہ نے کہا اور پھر میٹنگ روم میں بھی جیسے عمران کی تعریف کرنے میں سب ساتھی ایک دوسرے سے سبقت لے جانے کی کوشش میں مصروف ہو گئے۔ اسی لمحے چٹک کی آواز سنائی دی اور وہ سب ٹرانسمیٹر کی طرف متوجہ ہو گئے۔

"آپ لوگوں نے یہ سب کچھ دیکھ لیا ہے۔ عمران نے نہ صرف پاکیشیا کا نام پوری دنیا میں سربلند کر دیا ہے بلکہ اس نے اس طرح اس خوفناک بزنس کرائم کے راستے میں ایسی رکاوٹ کھڑی کر دی ہے کہ اب ایسے بزنس کرائم دوبارہ آسانی سے نہ کئے جا سکیں گے۔ میری لارڈ مارٹن سے بات ہوئی ہے۔ لارڈ مارٹن نے کہا ہے کہ یہ سب کچھ معلوم ہونے پر انہوں نے ایکریمیا میں ایسا قانون نافذ کرنے کے لئے کام شروع کر دیا ہے جس کے تحت ایسے بزنس کرائم کا مکمل

طور پر خاتمہ ہو سکے گا اور آئندہ ایکریمیا کی کوئی ملٹی نیشنل کمپنی یا کوئی ڈسٹری بیوٹرز فرم اس انداز میں دوبارہ ایسے بزنس کرائم کی جرأت ہی نہ کر سکے گی"۔۔۔۔۔۔ چیف کی آواز سنائی دی۔

"چیف ۔ ایسا قانون بین الاقوامی سطح پر نافذ ہونا چاہئے تاکہ پوری دنیا کے عوام کو ایسے بزنس کرائم سے نجات مل سکے"۔ کیپٹن شکیل نے کہا۔

"ہاں ۔ ایسا ہی ہو گا اور اس سلسلے میں سر سلطان کو آگے لایا جائے گا کیونکہ سر سلطان کے تعلقات تقریباً پوری دنیا کے اعلیٰ حکام سے بے حد اچھے ہیں"۔۔۔۔۔ چیف نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"چیف ۔ اس سارے سلسلے کو صرف عمران کا کریڈٹ بنا کر پیش کیا گیا ہے حالانکہ اس پر سیکرٹ سروس نے بھی کام کیا ہے ۔ کیا یہ کریڈٹ پاکیشیا سیکرٹ سروس کو نہیں دیا جا سکتا تھا"۔ جولیا نے منہ بناتے ہوئے کہا تو سب چونک کر جولیا کو دیکھنے لگے ۔ ظاہر ہے انہیں اس بات پر حیرت ہو رہی تھی کہ جولیا جو پہلے تمام کریڈٹ عمران کو ملنے پر خوش تھی اب صرف عمران کو کریڈٹ ملنے پر ناخوش نظر آ رہی تھی۔

"کیا تمہیں عمران کو کریڈٹ ملنے پر کوئی خوشی نہیں ہوئی"۔ چیف نے سرد لہجے میں کہا۔

"اس حد تک تو ضرور ہوئی ہے چیف کہ عمران پاکیشیا کا شہری ہے اور عمران کا کریڈٹ دراصل پاکیشیا کا کریڈٹ ہے لیکن عمران کو

اب پاکیشیا سیکرٹ سروس کے برابر حیثیت تو نہیں دی جا سکتی ۔ پاکیشیا سیکرٹ سروس پاکیشیا کا سب سے اہم ادارہ ہونے کی وجہ سے پورے پاکیشیا کے سرکاری کریڈٹ کی نمائندگی کرتی ہے جبکہ عمران بہرحال ایک فرد ہے"۔۔۔۔۔ جولیا نے باقاعدہ دلائل دیتے ہوئے کہا۔

"یہ اصول کے خلاف بات ہے کہ جب کیس پر تمام کام عمران نے کیا ہے تو اسے پاکیشیا سیکرٹ سروس کے کھاتے میں ڈال دیا جائے ۔ دوسری بات یہ کہ اس ٹائپ کے کریڈٹ پاکیشیا سیکرٹ سروس کے دائرہ کار میں نہیں آتے اس لئے ایسے کریڈٹس پر پاکیشیا سیکرٹ سروس کا نام آنا اس ادارے کی توہین ہے اور آخری بات یہ کہ پاکیشیا سیکرٹ سروس کا کام زیادہ اچھالا جانا سیکرٹ سروس کے حق میں نہیں جاتا اس لئے ایسا ممکن نہ تھا"۔۔۔۔۔ چیف نے سرد لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی کلک کی آواز کے ساتھ ہی ٹرانسمیٹر آف ہو گیا تو جولیا نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا۔

"چیف نجانے کس مٹی کا بنا ہوا ہے کہ اسے شہرت کی طلب ہی نہیں ہے"۔۔۔۔۔ جولیا نے کہا۔

"عمران کی طرح چکنی مٹی کا جس پر کوئی اثر ہوتا ہی نہیں"۔ صفدر نے بے ساختہ انداز میں جواب دیا تو سب بے اختیار ہنس پڑے۔

ختم شد

عمران سیریز میں ایک دلچسپ اور منفرد ناول

سپیشل مشن

مصنف
مظہر کلیم ایم اے

سپیشل سیکشن
پاکیشیا ملٹری انٹیلی جنس کا ایک سیکشن جسے عمران اور پاکیشیا سیکرٹ سروس کے مقابل کے طور پر تیار کیا گیا تھا۔

سپیشل سیکشن
جسے ایسی تربیت دی گئی تھی کہ وہ کسی صورت بھی کارکردگی کے لحاظ سے پاکیشیا سیکرٹ سروس سے کم نہ رہے۔

سپیشل سیکشن
جس کی منظوری پاکیشیا سیکرٹ سروس کے چیف نے بھی دے دی۔ کیوں؟

سپیشل سیکشن
جسے ایک یورپی ملک میں اپنا پہلا مشن مکمل کرنا تھا۔ سپیشل مشن جس پر اس کے مستقبل کا انحصار تھا۔

میجر آصف درانی
سپیشل سیکشن کا سربراہ جو اپنے آپ کو کسی صورت بھی عمران سے کم نہ سمجھتا تھا۔ کیا وہ واقعی ایسا تھا۔ یا؟

وہ لمحہ جب پاکیشیا سیکرٹ سروس اور سپیشل سیکشن دونوں کو ایک ہی مشن مکمل کرنے کے لئے بھیج دیا گیا۔ پھر ——؟

وہ لمحہ
جب عمران اور اس کے ساتھی سپیشل سیکشن کی کارکردگی دیکھ کر حیران رہ گئے۔

سپیشل سیکشن
جس نے جرات اور بہادری کی اپنے پہلے ہی مشن میں لازوال مثالیں قائم کر دیں۔ ایسی مثالیں کہ عمران اور اس کے ساتھیوں کو ان کی کارکردگی پر یقین ہی نہ آ رہا تھا۔

سپیشل سیکشن
جس کے ممبران اپنی بے پناہ کارکردگی سے سیکرٹ سروس کے منجھے ہوئے اور تربیت یافتہ ممبران کو بھی پیچھے چھوڑ گئے۔

سپیشل سیکشن
ایک ایسی ٹیم جو پاکیشیا کے مستقبل کے لئے سرمایہ ثابت ہو سکتی تھی۔

کیا عمران اور پاکیشیا سیکرٹ سروس سپیشل سیکشن کے مقابل کمتر ثابت ہوئے یا۔